

TIGHT BINGING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224825

UNIVERSAL
LIBRARY

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

روداد

جلسہ عطاے سند دارالعلوم
ندوة العلماء

منعقدہ ۱۵-۱۶ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱-۲ مارچ ۱۹۰۷ء روز جمعہ شنبہ۔ واقعہ لکھنؤ

مفصل رپورٹ العلوم از ابتدا اقیام تا حال

مرتبہ
شبلی نعمانی

حاصل
مجلس انتظامیہ ندوة العلماء



اشتیاق و تلمیذین کمال احسن شریعتی

استہار

Checked 1989

علم الکلام

مصنفہ

شبلی نعمانی

اس کتاب میں نہایت تفصیل سے علم کلام کی تاریخ لکھی ہے، یعنی علم کلام و عقائد کب پیدا ہوئے، کن اسباب سے پیدا ہوئے، کس طرح عہد بعہد بڑھا، کون کون فرقتے قائم ہوئے ان کے کیا کیا اصول تھے، ان پر تبصرہ و تنقید، اس کے ساتھ متکلمین کے مختصر حالات، چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط چھاپا گیا ہے، قیمت عرص

الکلام

مصنفہ

شبلی نعمانی

اس کتاب میں تمام حقایق اسلامی کو فلسفہ حال کے مقابلہ میں ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱۲

درخواستیں دارالعلوم ندوہ لکھنؤ کے پتہ سے آئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا المرسلین علیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

عمریت کہ افسانہ متصور کہمن شد	من از سر نو جلوه دہم دار و رسا
-------------------------------	--------------------------------

ندوۃ العلماء کی ابتدائی تاریخ اگرچہ شروع سے اخیر تک، اس قدر دلچسپ واقعات سے بھری ہوئی ہے کہ اُن پر نظر ڈالنے کے ساتھ ہی دفعۃً قوم کے جوش، ہمت، فیاضی، بلند حوصلگی، زمانہ شناسی، کی مجسم تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے، لیکن ان واقعات میں سب عجیب تر اُسکی ترقی و تنزل کا واقعہ ہے، ترقی و تنزل بجائے خود ایک ہی چیز ہے، ایسے ہم کو صرف اُسکے اسباب و علل پر غور کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے ندوہ کی آیندہ کامیابیوں کا راستہ صاف ہوگا،

شروع شروع میں قوم کی موجودہ حالت کے لحاظ سے، چونکہ ندوۃ العلماء کی ضرورت کا مسئلہ ایک جدید مسئلہ تھا، ایسے رؤسا، امرا، علما، غرض ہر طبقے کے لوگوں نے، اس پر مختلف حقیقتوں سے جھینکین، جسکے نتائج مختلف صورتوں میں ظاہر ہوئے، چنانچہ قوم کا ایک بہت بڑا گروہ اُنکی نظر اس دور و شور کے ساتھ لبیک کی صدائیں بلند کرتا ہوا بڑھا، کہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا لیکن اُنکے بخلاف ایک جماعت نے، اپنے شور و غل سے اس صدا کے دبانے کی کوشش کی

اس لحاظ سے مذکورہ کے متعلق نہایت ابتدائی زمانے سے موافقانہ اور مخالفانہ دونوں طرح کی کوششیں شروع ہو گئی تھیں، مگر باوجود اس کشمکش کے نہ وہ کی ترقی کا ہر ہر قدم آگے تھا، لیکن چند سال سے مذکورہ کی جو حالت ہے، وہ اس لحاظ سے اگرچہ مسرت خیز ہے، کہ اب بظاہر اسکا اُفتخ و مخالفتوں کے گرد و غبار سے صاف نظر آتا ہے، تاہم اس حیثیت سے نہایت افسوسناک ہے، کہ اب اسکی ترقی کی رفتار ایک خاص حد تک پونچکر رک گئی ہے۔

یہ حالت روز بروز زیادہ نمایاں ہوتی جاتی تھی، یہاں تک کہ اراکین انتظامیہ نے خاص طور پر اس کے اسباب و علل پر توجہ کی، اور واقعات، اور متواتر تجربہ کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا، کہ جب تک مذکورہ اپنی حقیقی کامیابی کا کوئی نمایاں ثبوت قوم کے سامنے نہ پیش کرے گا، یہ حالت نہیں بدل سکتی، اسلئے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ قوم کے سامنے سب سے پہلے مذکورہ کی طرز تعلیم کا نمونہ پیش کیا جائے، جو اسکی تمام کامیابیوں کا سنگ بنیاد ہے، جو وقت یہ خیال پیدا ہوا، خوش قسمتی سے طلباء دارالعلوم کی ایک جماعت نے اپنی طالب العلماء زندگی کے تمام مراحل طر کر لیے تھے، اس لیے اس خیال کو بہت جلد عملی صورت میں لانے کی کوشش کی گئی، چنانچہ نومبر ۱۹۵۷ء میں جلسہ دستار بندی کا ایک عام اشتہار شائع کیا گیا، اور ۲۵ نومبر ۱۹۵۷ء کو ایک شنبہ مطابق ۸ شوال ۱۳۷۶ ہجری جلسہ کے انعقاد کی تاریخ قرار پائی یہ اشتہار عام طور پر اخباروں میں چھپ چکا تھا، اور اراکین انتظامیہ کے پاس شرکت جلسہ کا خط بھی جا چکا تھا، کہ بعض اتفاقی و بالغیش اسلئے جمہور اچند دنوں کے لیے جلسہ کو ملتوی کرو دیا پڑا، لیکن چونکہ قطعی ارادہ ہو چکا تھا، اور قوم بھی نہایت بھینٹی سے اس مبارک دن کے منتظر تھی، اسلئے چند دنوں کے بعد دوسرا اشتہار دیا گیا، جس میں تاریخ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ محرم ۱۳۷۶ ہجری، مطابق ۱-۲-۳ مارچ مقرر کی گئی، اور نہایت سرگرمی کے ساتھ تاریخ معینہ پر جلسہ کر دیا گیا۔

ندۃ العلماء کی تاریخ زندگی میں یہ جلسہ اپنی اہمیت، اور جدت کے لحاظ سے چونکہ بالکل ایک نئی حیثیت رکھتا تھا، اسلئے اسکو تمام جلسوں سے زیادہ پُر عظمت اور شان دار بنانے کی کوشش کی گئی تھی، لیکن افسوس ہے کہ چند ناگزیر واقعات سے، اسمین ناکامیابی ہوئی، اس قسم کے جلسوں کی شان بڑھانے کے لیے، امراء و سادات علماء، منتظران انجمنہائے اسلامیہ، طلباء وغیرہ کی شرکت ایک لازمی چیز ہے، مگر یہ قسمتی سے عین جلسہ کے زمانے میں لکھنؤ طاعون کی غارتگری سے پامال ہو رہا تھا، اسلئے عام طور پر جلسہ کو ان بزرگوں کی شرکت کا فخر حاصل نہ ہو سکا، امراء اور روسا کا یہ حال تھا کہ خود مقامی اصحاب میں سے اکثر لوگ شہر چھوڑ چکے تھے، اور جو لوگ بگئے تھے، وہ بھی گویا پاد رکاب تھے، اسکے علاوہ ناکامیابی کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ جنسری کے روسے جلسہ کی جو تاریخ معین کی گئی تھی، اسمین اگرچہ عام طور پر ہر جگہ ہولی کی تعطیل تھی، لیکن قسبیتی سے اودھ اس سے مشتقی تھا، اسلئے اکثر ملازمت پیشہ اصحاب شریک جلسہ نہ ہو سکے چنانچہ اکثر لوگوں نے اس بنا پر شکایت کے خطوط لکھے کہ خود ہم نے انکو شرکت جلسہ کا موقع نہیں دیا، حالانکہ ہم نے اس تعطیل کو عام تعطیل سمجھ کر تاریخ معین کی تھی اور ہم سے زیادہ کون شخص ان کی شرکت کا مشتاق ہو سکتا تھا۔

علماء کے مقدس گروہ میں سے بجز چند افراد کے کسی بزرگ نے ہماری عزت افزائی نہیں کی، جناب شاہ سلیمان صاحب نے بے شائبہ ایک خط لکھا، ارکان کی مایوسی کو کسی قدر مبداء امید کر دیا تھا، جسکی نقل حسب ذیل ہے۔

خط جناب شاہ سلیمان صاحب قادری حشتی

مولانا۔ تسلیم۔ مین۔ ۹۔ محرم کو یا ۱۲۔ محرم کو ضرور بالضرورت انتہاء اللہ تعالیٰ لکھنؤ پہنچ جاؤ گا

اس جلسہ میں مولوی حاجی احمد علی صاحب مدرس مدرسہ میرٹھ، اور جناب مولوی منعمت علی صاحب دیوبند، اور جناب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی کو ضرور بلائیے۔

میں چونکہ جلسہ تعلیم نسوان کلکتہ کا باضابطہ مقرر ہوا ہوں، اور تاریخ کیٹی ۵۔ مارچ ہے، باین لحاظ میری اقامت لکھنؤ میں کل ۳۔ مارچ تک ہوگی۔ وہاں سے براہ راست میں کلکتہ چلا جاؤں گا، والسلام۔

محمد سلیمان قادری چشتی۔

از پھلوا ری ضلع پٹنہ

۱۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

لیکن سو اتفاق سے وہ اسی اتنا میں جلیل ہو گئے، ایسے چند ہی دنوں کے بعد ان کا دوسرا معذرت نامہ آیا، جس کے الفاظ یہ ہیں،

مولانا، تسلیم میرے دانتوں میں مہرج ہو گیا ہے، درد شدید ہے، ورم بھی آ گیا ہے، کھانے پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے، اور طبیعت اچھی نہیں، ایسے آج میں نے اپنی حاضری کے عزم کو فسخ کیا، اب جلسہ کے موقع پر پہنچنے کی میری امید نہیں ہے، لہذا میں نہایت ہی معذرت کرتا ہوں، اور نہامت کے ساتھ معافی کا خواستگار ہوں، حاشا وکلاء کوئی بہانہ نہیں ہے، میں بہت ہی مجبور ہوں، ورنہ قصد مصمم ہو چکا تھا، اور حاضری میں کوئی عذر نہ تھا، والسلام،

محمد سلیمان قادری چشتی

از پھلوا ری ضلع پٹنہ

۲۶۔ فروری ۱۹۰۶ء

جناب شاہ صاحب کے اس خط نے اگرچہ رہی سہی امید کو بھی خاک میں ملا دیا تھا لیکن تقاضا شوق

تاریخ جلسہ کے ایک روز پہلے اُن کو ارجنٹ تار دیا گیا، مگر اسکا جواب بھی مایوسانہ صورت میں آیا۔
 طلباء دارالعلوم کی حالت یہ تھی، کہ ۲۶- ذیقعدہ سے ۱۰- محرم تک نہ وہ کی سالانہ
 تعطیل تھی اسلئے اکثر اُس کے وقت معینہ پر نہ آ سکے، چنانچہ مولوی عبدالباری، و مولوی کن الہین
 بھی جنکو عطاے سند کا فخر حاصل ہونے والا تھا، شرکت جلسہ سے محروم ہو گئے۔

بر حال ظاہری اسباب کے لحاظ سے، ہر طرف مایوسی کی صورت نظر آتی تھی، لیکن
 یہ عجیب بات ہو کہ جلسہ خلاف توقع نہایت کامیاب رہا، چنانچہ اشتہار میں دو بجے کا وقت
 تھا، لیکن اسکے بہت پہلے عام طور پر سامعین سے کرسیاں بھر چکی تھیں منصفہ (سٹیج) کے
 قریب مقامی ارکان، اور عوام شہر کی ایک معتد بہ جماعت موجود تھی خارجی مقامات سے بھی
 چیدہ، چیدہ صحاب تشریف لائے تھے۔

(چنانچہ ان تمام اصحاب کے اسمائے گرامی رپورٹ کے ضمیمے میں درج ہیں م)
 ان غیر متوقع کامیابیوں کے ساتھ، تقریباً ڈھائی بجے، جلسہ کا افتتاح ہوا، سب سے
 پہلے نہ وہ کے عام قاعدے کے بنا پر جناب قاری میران شاہ نے، مصری لہجے میں قرآن مجید کی
 چند آیتوں کی تلاوت کی، جس نے سامعین کو تھوڑی دیر کے لیے بالکل بخود کر دیا، اسکے بعد
 جناب مولوی سید عبدالحی صاحب معتد دفتر ندوۃ العلماء نے جلسے کی عام کارروائی نہایت مناسب
 طریقے سے شروع کی، سب سے پہلے مولانا موصون نے عالیجناب نواب صاحب مرحوم ریاست
 بہاولپور کی اُن پچسپیوں کا ذکر کرتے ہوئے جو انکو زندہ، اور عموماً مذہبی امور سے تھیں، اُمحی
 جو اہمگی پر نہایت حسرتناک الفاظ میں تمام اراکین انتظامیہ کی طرف سے افسوس ظاہر کیا، اور
 عموماً سامعین سے دعائے مغفرت کی درخواست کی، یہ رزلوشن اتفاقاً پہ ہوا، اور تمام لوگوں
 نے نواب صاحب مرحوم کے لیے نہایت خلوص کے ساتھ دعائے مغفرت کی، پھر جن

بزرگان قوم نے، مصائبِ جلہ، اور انعام طلبا کے لیے چند سے عطا فرمائے تھے، اُن کا عام اعلان کیا، چندہ اس قسم کے جلسوں کے لیے اگرچہ ایک عام چیز ہو تاہم اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جن بزرگوں نے چندے کی رقمیں عطا فرمائی تھیں، انکے نام سے ظاہر ہوتا تھا، کہ اکابر قوم نے اس جلسہ کے ساتھ کس قدر دلچسپی ظاہر فرمائی چنانچہ انکے نام حسب ذیل ہیں،

نمبر شمار	اسماء گرامی جمع پر	تعداد درستم
۱	امیر الامراء، ناصر الاسلام، جناب شیخ بہار الدین صاحب کے - سی۔ ایس آئی مار	
	وزیر ریاست جو ناگڈھ۔	
۲	حسام الملک صفی الدولہ، جناب نواب علی حسن خاں صاحب درمیں بھوپال۔	۱۱
۳	جناب مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔	۵
۴	جناب نواب احمد علی الدین خاں صاحب رئیس مدراس	گھڑی نقو
۵	جناب سید خواجہ رشید الدین صاحب عرف اچھے صاحب۔	۵
۶	جناب خان بہادری حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس آنریری محبٹرٹ فیض آباد	۵
۷	جناب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل ہائیکورٹ۔	۵
۸	جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔	۵
۹	جناب شیخ جان محمد صاحب مالک کارخانہ ہوٹل لکھنؤ۔	۵
۱۰	جناب شیخ نصیر حسین صاحب قدوائی تعلقہ ارگہ یہ ضلع بارہ بنکی	۵
۱۱	جناب شیخ عابد علی صاحب تاجر چکن لکھنؤ۔	۵
۱۲	جناب مرزا احمد علی خان صاحب ممبر کونسل ریاست ٹونک۔	۵
۱۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر عربی مدرسہ العلوم علی گڈھ۔	۵

جب یہ ضروری کارروائیاں ختم ہو چکیں، تو مولانا نے موصوف نے، جلسہ کے اصلی مقاصد کی طرف توجہ مبذول فرمائی، اور جناب مولانا غلام محمد صاحب فضل ہوشیار پوری کے صدر انجمن بنانے کی تحریک کی جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب عد نے اسکی تائید فرمائی، اور مولانا نے مدوح نے اس عہدے کو بطیب خاطر منظور فرما کر، صدارت کی کرسی کو زینت بخشی، اور دارالعلوم ندوہ کے مقاصد و اغراض، اور اس جلسہ کے متعلق ایک مختصر مگر معنی خیز تقریر کی، اسکے بعد جب تحریک جناب صدر انجمن، شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی نے اپنے ترکیب بند کے چند بند نہایت مؤثر لہجے میں پڑھے، جس سے زمانے کے نشیب و فراز، اور قوم کی موجودہ حالت کی تصویر حاضرین کے آنکھوں کے سامنے پھر گئی،

ان واقعات نے سامعین کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا، اور ہر شخص ہمہ تن محو حیرت ہو رہا تھا، اسی حالت میں جناب ابوالوفاء مولانا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی تقریر شروع کی، مولانا نے موصوف نے، جدید تعلیم یافتہ جماعت، اور علما کے فرائض اور ان کے اتحاد و اتفاق کو اس مدلل طریقے سے ثابت کیا تھا، جسکو سن کر کوئی رمانہ شناس شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا، کہ یہ دونوں گروہ اسلام کے دست بازو ہیں، انھوں نے اسلام کو ایک عظیم الشان سلطنت پر تشبیہ دی، اور علما کو مخالفین کے حملہ روکنے کے لیے، اُسکی فوجی طاقت قرار دیا، لیکن کوئی فکر سولین حکام کی مدد سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، ایسے مولانا نے فرقہ جدیدہ کو اسلام کا دوسرا بازو قرار دیا،

بے شبہ جن لوگوں نے، اسلام کی حقیقت پر غور کیا ہو، اور اسکے ساتھ مخالفین کے اعتراضات اور دشمنانک حملوں سے بھی باخبر ہیں، اُن کو اس بیان کے واقعتیہ کیونکر انکار ہو سکتا ہو، لیکن افسوس کہ اُنکی تقریر دائرہ تحریر میں نہ آ سکی، ایسے اس موقع پر درج نہیں

کیجا سکتی ہے، جب اسکی تقریر ختم ہو چکی، تو جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی منصفہ (اسٹیج) پر شریف لائے، مولانا نے موصوف کو ندوۃ العلماء کی ضرورت، اور اُسکے مقاصد و اغراض کے متعلق جو تفصیل کرنا تھی، اُسکو انھوں نے درحقیقت دوسرے روز کے جلسے کے لیے اٹھا رکھا تھا، ایسے آج کے جلسے کے لیے، انھوں نے دارالعلوم کی رپورٹ تیار کی تھی، لیکن چونکہ ابتدا ہی سے لوگ خاص طور پر ندوہ کے مقاصد و اغراض کی طرف متوجہ ہو گئے تھے، اور تمام حاضرین کے چہرے سے، جوش و سرگرمی کے آثار نمایاں تھے، ایسے موقع و محل کے لحاظ سے، مولانا نے، وہ تقریر اسی جلسہ میں کی، تاہم چونکہ رپورٹ کا رتبہ مقدم ہے، ایسے ہم سکولج کی کارروائیوں میں، درج کرتے ہیں، اور اُس تقریر کو دوسرے روز کے جلسے کی کیفیت میں درج کریں گے، چنانچہ وہ رپورٹ حسب ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رپورٹ دارالعلوم

دارالعلوم کی مستقل رپورٹ، اگرچہ ندوۃ العلماء کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ، شائع ہوتی رہی ہے، لیکن چونکہ آج پہلا موقع ہے کہ دو عطاے سند کی رسم ادا کیجاتی ہے، ایسے ضرور ہے کہ اسکی روئداد کے ساتھ اسکی مفصل رپورٹ بھی مرتب اور پیش کیجائے،

دارالعلوم کی ضرورت - دارالعلوم کی نسبت پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکی ضرورت کیا ہے؟ جدید تعلیم یافتہ کہتے ہیں کہ عربی تعلیم آج کس کام کی ہے؟ اس سے کیا نتیجہ ہے؟ آج

تمام قوم کو انگریزی تعلیم کی ضرورت ہے، اسکے بجائے لوگوں کو عربی کی طرف متوجہ کرنا، قومی ضروریات کو پامال کرنا ہے۔

قدیم تعلیم یافتہ لوگوں کے نزدیک اسکا وجود اسیلے بیکار ہے کہ ملک میں اور سیکڑوں ہزاروں عربی مدرسے موجود ہیں، انکے ہوتے کسی نئے مدرسے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے کسی کو اسکا نہیں ہو سکتا کہ انگریزی علوم و فنون کا سیکھنا آج کل نہ صرف ضروری ہے بلکہ لازمہ زندگی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں کے لیے صرف اسی قدر کافی ہے کہ کیا مسلمانوں کو اسکے سوا، اور کسی چیز کی ضرورت نہیں؟ تھوڑی دیر کے لیے فرض کرو کہ تمام قوم نے انگریزی علوم و فنون حاصل کر لیے سیکڑوں ہزاروں اشخاص بڑے بڑے عہدوں پر متنازع ہو گئے، ان کے عدالتوں سے لیکر ہائیکورٹ کی بنچین تک مسلمانوں سے بھر گئیں، اسکے ساتھ دوسری طرف فرض کرو کہ تمام ملک عربی دانوں سے خالی ہو گیا اب قرآن مجید کا مطلب سمجھنا ہو تو سیل صاحب کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، فقہ اسلامی کے مسائل کی تحقیق درکار ہو تو میگزائن صاحب کی ضرورت ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور واقعات کو جاننا چاہتے ہیں تو سرسید، میور، باسور، مگرگولیس کا دیوڑہ گرہنا پڑتا ہے، کیا کوئی مسلمان اس حالت کو گوارا کر سکتا ہے،

بیشک، یہ ممکن ہے اور اسلامی کالج اور اسکول اسی حد تک کر سکتے ہیں کہ عقائد کی چند معمولی باتیں، اور نماز و روزہ کے معمولی مسائل، انگریزی کے ساتھ ساتھ سکھائیے جائیں، لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بی لے اور ایم اے کی بھی ڈگریاں حاصل کرے اور تفسیر میں حدیث میں، فقہ میں، کمال بھی پیدا کر سکے، اور جب یہ ناممکن ہے تو صرف دو صورتیں ہیں یا قرآن حدیث، فقہ، تفسیر سے بالکل بات اٹھا لیا جائے یا انگریزی تعلیم کے ساتھ اس بات کی بھی کوشش کی جائے کہ علما کا بھی ایک گروہ موجود رہے، جو علوم مذہبی کا ماہر، اور محافظ ہو،

اور دارالعلوم کا یہی مقصد ہے۔

قدیم گروہ کا یہ خیال کہ مدارس موجود ہیں، علوم قدیمہ کی تعلیم کا فی طوے سے ہو رہی ہے اسلئے
 زندہ کی کیا ضرورت ہے، صحیح نہیں۔ زندہ کا مقصد صرف علوم قدیمہ کی تعلیم نہیں ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے۔
 آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں جتنے علم پیدا ہوئے سب زمانے کی خاص خاص ضرورتوں سے
 پیدا ہوئے، مثلاً علم کلام، صرف اس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفہ یونان کی تعلیم نے لوگوں
 کے مذہبی خیالات متزلزل کر دیے تھے، اس بنا پر آج بھی چونکہ فلسفہ جدیدہ کی تعلیم نے ہزاروں
 آدمیوں کو مذہب کی طرف سے بیدار کر دیا ہے اسلئے ضرور ہے کہ فلسفہ جدیدہ کے مقابلے میں ایک
 نیا علم کلام ایجاد کیا جائے، نہ صرف اسلئے بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ حسب طبع ہمارے
 قہمانے یونان، ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان میں منتقل کر لیے تھے اسلئے
 یورپ میں جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہیں، ہماری زبان میں منتقل کیے جائیں، اس بنا پر
 اسکی ضرورت ہے کہ تعلیم عربی کے ساتھ علوم جدیدہ، اور یورپ کی زبانوں کی بھی تعلیم
 دی جائے،

اسکے علاوہ یورپ نے خود ہمارے علوم و فنون کو اسقدر ترقی دی ہے کہ انکی تحقیقات
 و تالیفات سے ہم کو استفادہ نہیں ہو سکتا، لغت میں ہمارے یہاں سب سے زیادہ جامع تصنیف
 علامہ مجد الدین فیروز آبادی کی کتاب **قاموس** ہے، اور اس سے بڑھ کر "لسان العرب"
 لیکن آج کل فرانس کے پروفیسر "دو زی" نے پچاس برس کی محنت میں ایک ایسی کتاب لکھی
 عربی فن لغت میں لکھی ہے جس میں مذکورہ بالا کتب کے اوپر صد ہا کیا بلکہ ہزار ہا الفاظ کا
 اضافہ کر دیا۔

ہمارے فن ادب میں سب سے قیمتی ذخیرہ شعر ہے جاہلیت کا کلام ہے لیکن ہمیں سے

ہلے پاس بہت تھوڑا سا حصہ ہے، مثلاً سب سے معلقہ۔ حماسہ وغیرہ، لیکن یورپ نے ”زہیر بن ابی سلمہ“ کے استاد ”اوس بن حجر“، ”لبید بن ربیعہ“ اور بہت سے شعراء کی جاہلیت کا کلام مع شرح اور حل نقلاً طبع کیا ہے اور صد ہا کتابیں اس فن کے متعلق ایسی تلاش کر کے شائع کیں جو بالکل نیا باب تھیں، ایسے ضرور ہیں کہ یورپ کی تحقیقات اور تلاش سے فائدہ اٹھایا جائے، اسکے علاوہ، موجودہ ضرورت اور حالات کے لحاظ سے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ علما کا گروہ بھی بقدر ضرورت انگریزی زبان سیکھے لیکن مدارس عربیہ میں اسکا کوئی سامان نہیں،

ابتدائی تاریخ ابتدا میں جب ندوہ قائم ہوا تو اسکے مقاصد، رفع نزاع، علما، اصلاح نصیب، علما سے کامل الفہن کا طیار کرنا، اشاعت اسلام، دارالافتاء وغیرہ قرار دیے گئے، ان مقاصد کی وسعت اور اہمیت نے دفعتاً تمام ملک کو اپنی طرف متوجہ کر لیا، اور اس سرے سے اُس کے تک، تمام ہندوستان، ندوہ کی آواز سے گونج اٹھا، لیکن جب ندوہ کی کوششیں ہر طرف سے سمٹ کر دارالعلوم تک محدود ہو گئیں تو لوگوں کو تعجب اور افسوس ہوا، اور اس بنا پر ندوہ کے سیکڑوں ہوا خواہ، ندوہ کی طرف سے افسردہ ہو کر رہ گئے،

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ندوہ کے اصلی مقاصد وہی تھے اور اب بھی وہی ہیں، جو ابتدا میں ظاہر کیے گئے یعنی ایسے علما کا طیار کرنا جو کامل الفہن ہوں، وسیع انجیال ہوں، اشاعت اسلام کے قابل ہوں، جدید علوم سے آشنا ہوں، لیکن ایک مدت کے تجربے کے بعد ثابت ہوا کہ اس قسم کے علما اُسی وقت پیدا ہو سکتے ہیں جب ندوہ خود اپنی تجویز کے موافق ایک دارالعلوم قائم کرے، اور مجوزہ طریقے کے موافق تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے، مثلاً ندوہ کا ایک بڑا مقصد علما کی نزاع باہمی کا رفع کرنا تھا لیکن مدت کے تجربے کے بعد یہ ثابت ہوا کہ جب تک تعلیم طریقہ تعلیم و تربیت قائم نہ ہے گا، مناظرہ اور مباحثہ کا وہی ناگوار طریقہ جاری رہے گا جس میں

سخت کلامی، درشت گوئی، لعن و طعن، تکفیر و تفسیق، بڑے ضروری عنصر ہیں، اُسی قدیم طریقہ تربیت کا نتیجہ ہے کہ علما کے گروہ میں وہ نزاعیں اور فسادات قائم رہتے ہیں جو بالآخر سرکاری عدالتوں تک پہنچ کر ختم ہوتے ہیں، اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اختلافی مسائل میں جو کتابیں اور رسالے لکھے جاتے ہیں ان میں اصل مسئلے کی تحقیق بہت کم ہوتی ہے اور زیادہ حصہ، لعن طعن، دشنام دہی اور سخت کلامی میں صرف ہوتا ہے جو بالکل علما کے سلف کے مناظرے و مباحثے میں اس قسم کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا،

اصلاح نصاب اور دیگر امور کا انتظام بھی بغیر ایک خاص دارالعلوم کے ناممکن تھا، غرض ان اسباب سے زدہ نے ارادہ کیا کہ ایک مستقل دارالعلوم قائم کیا جائے چنانچہ اسکے دستور العمل اور قواعد کا ایک مسودہ مرتب ہو کر ۱۲۱۳ھ ہجری میں تمام ملک میں شائع کیا گیا اور علما و فضلا سے اسکے متعلق رائیں طلب کی گئیں چنانچہ نہایت کثرت سے اسکی تائید و تصویب کے متعلق تحریری رائیں آئیں، یہ تمام تحریریں ایک سارے کی صورت میں تجویز دارالعلوم کے نام سے مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہیں، شوال ۱۳۱۳ھ ہجری میں یہ مقام بریلی جب زدہ کا سالانہ جلسہ ہوا تو یہ تحریری رائیں پیش کی گئیں، اور علما نے زبانی تقریریں کیں، بالآخر یہ اتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئی اور صدر انجمن مولانا لطف اللہ صاحب نے اسکی منظوری کا اعلان عام کیا،

افتتاح دارالعلوم ۱۳۱۵ھ ہجری میں بمقام کانپور زدہ کے اجلاس پنجم میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ بغیر ابتدائی پیانے پر دارالعلوم کی ایک شاخ بمقام لکھنؤ کھول دی جائے چنانچہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب جم منشی احتشام علی صاحب کی توجہ اور فیاضی سے ایک مکان نو ہزار دو سو روپے کو خرید اگیلا اسکے بعد حسب منظوری جلسہ انتظامیہ مورخہ ۹۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ مطابق ۶۔ ستمبر ۱۸۹۹ء کو اسکا ابتدائی درجہ کھولا گیا،

افتتاح کی رسم ۱۔ جمادی الاخریٰ ۱۲۸۱ھ ہجری کو نئے استقام سے عمل میں آئی، انگریز حکام
یعنے سٹراڈی صاحب کشتور و سٹراڈی صاحب ڈی کشتور، اور تمام معززین و عمائد شہر، اور
نامور علماء شریک جلسہ تھے،

درجات تعلیم ابتدا میں صرف درجہ ابتدائی قائم ہوا جسکی پڑھائی تین سال تک محدود تھی، اور
جسکا مقصد یہ تھا کہ عربی زبان، اور مذہبی مسائل سے ضروری واقفیت حاصل ہو جائے اور اگر
کوئی طالب علم صرف اس درجے تک پڑھ کر، انگریزی تعلیم میں مصروف ہونا چاہے تو مذہبی مسائل
سے ناواقف نہ رہ جائے،

درجہ متوسط ۱۲۸۹ھ ہجری میں درجہ متوسط کا افتتاح ہوا، یہ درجہ بجائے درس نظامیہ کے ہوا
جسکے تمام کرنے پر درجہ عالیت کی سند ملتی ہے،

درجہ فضیلت یہ درجہ بجائے ایم اے کے ہوا، جسکا یہ مقصد ہے کہ طالب علم، علوم درسی سے
فارغ ہو کر، خاص ایک فن کو لے لے، اور دو برس تک صرف اسی فن کی تکمیل کرے، ندوہ کا یہ مقصد
کہ کامل فن علما پیدا ہوں صرف اسی طریقے سے حاصل ہو سکتا ہو لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک کمی
آمدنی کی وجہ سے یہ درجہ قائم نہ ہو سکا،

اصلاح نصاب تعلیم دارالعلوم کے قائم کرنے کا بہت بڑا مقصد، طریقہ تعلیم اور نصاب
تعلیم میں اصلاح کرنا تھا، اصلاح نصاب کے متعلق ندوہ کے اجلاسوں میں اس قدر بار بار بحثیں
اور تقریریں ہو چکی ہیں کہ اب وہ ایک پامال مضمون ہو گیا ہے اور اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں تاہم موقع
کی ضرورت سے اجلائے عنوانات ذیل میں اسکی طرف اشارہ کیا جاتا ہے،

(۱) موجودہ طریقہ تعلیم میں علوم غیر مقصودہ میں بہت سی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، اور جو علوم اصلی
مقصودہ ہیں ان میں بہت کم، مثلاً نحو و صرف کی بہت سی کتابیں زیر درس میں، اور ادب

دبلاغت کی بہت کم،

(۲) منطق و فلسفہ میں اس قدر کثرت سے کتابیں ہیں کہ تمام علوم و فنون کی کتابوں کا مجموعہ لکھ کر بھی برابر نہیں کر سکتا،

(۳) فن تفسیر جو سب سے ضروری فن ہے، اس میں بیضاوی کے صرف ڈھائی پائے ہیں،

جلالین اتنی مختصر ہو کر اسکے الفاظ، قرآن مجید کے الفاظ سے بھی کم ہیں،

(۴) علم کلام و عقائد جو ہم العلوم ہے، اس میں صرف عقائد نسفی پڑھائی جاتی ہے جو نہایت مختصر اور معمولی درجہ کی کتاب ہے،

(۵) ایسی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں جس میں اصل فن کے مسائل متقح طور سے بیان کیے گئے

ہوں بلکہ عموماً وہ کتابیں درس میں ہیں جن میں خارجی بحثیں زیادہ ہیں اور خشک اخلاق و چمپدیگی کی وجہ سے طالب علم پریشان ہو کر مسائل کو اچھی طرح نہ نہیں شین نہیں کر سکتا،

(۶) علوم جدیدہ کی کوئی کتاب درس میں داخل نہیں،

(۷) انگریزی زبان درس میں داخل نہیں،

ان وجوہ سے اصلاح نصاب کی طرف ابتداء ہی سے توجہ کی گئی، اور تمام علماء و فضلاء سے

مشورہ اور استصواب کیا گیا، چنانچہ اکیس مختلف نصاب علما نے تجویز کر کے بھیجے جس کا مجموعہ ایک

شائع کیا گیا لیکن چونکہ یہ تمام نصاب باہم مختلف تھے، اس لیے کسی پر اتفاق آرا نہ ہو سکا، جب ۱۳۰۲ھ

ہجری مطابق اکتوبر ۱۹۰۲ء میں بمقام امت سر ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد فاروق صاحب

چیرا کوٹی، مولوی محمد علی صاحب ناظم سابق، مولوی سید الزمان خان صاحب اُستاد و حضور نظام

مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارن پوری مولوی حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ دارالعلوم، اور دیگر

علماء و فضلاء شریک تھے، اس جلسہ میں نصاب کے چند اصول طر ہوئے، اسکے بعد شوال ۱۳۰۲ھ

مطابق جنوری ۱۹۷۹ء میں بمقام مدراس ایک جلسہ ہوا جس نے یہ طر کیا کہ حسب اصول طر شدہ ملا عبد القیوم صاحب، مولوی سید عبدالحی صاحب، مولوی شبلی نعمانی، ایک نصاب طیار کردین، چنانچہ وہ نصاب تجویز ہو کر شائع ہو چکا ہے اور رپورٹ کے آخر میں بطور ضمیمہ کے شامل ہے، اس نصاب کے خصوصیات حسب ذیل ہیں،

(۱) ادب اور بلاغت میں اضافہ ہوا، یعنی مختصر المعانی کے علاوہ، دلائل الاعجاز، امام عبدالحق، جرجانی، نقد الشعرا، بن قدامتہ، درس میں داخل کی گئیں، یہ کتابیں ایم فن کی تصنیف میں اور انہیں اصل فن کو محققانہ طریقے سے لکھا ہے،

(۲) تفسیر رضیادی کے پندرہ پارے درس میں داخل کیے گئے اور اس سلسلہ میں ایک نہایت مفید کتاب اہدایہ الی الصراط المستقیم، داخل کی گئی، اس کتاب میں صرف قرآن مجید کی اُن آیتوں کو جمع کر کے انکی تفسیر کی ہے جو عقائد، مسائل فقہیہ، اور اخلاق سے متعلق ہیں، اسی سلسلے میں اعجاز القرآن امام ابو بکر باقلانی کی بھی داخل درس کی گئی جس میں قرآن مجید کے وجوہ اعجاز بیان کیے گئے ہیں، ان سب کے علاوہ، پورا قرآن مجید کا متن بھی درس میں رکھا گیا،

(۳) عقائد و کلام میں، ابن رشد کی کتاب کشف اللات، اور امام غزالی کی اقتصاد و دخل کی گئی، لیکن سال حال میں اقتصاد کے بجائے ابوشکور سلمیٰ کی کتاب تمہید و دخل کی گئی جس میں مسائل کا نہایت استیعاب ہے،

(۴) فلسفہ میں ہر یہ سعیدیہ، شرح حکمت العین اور شرح حکمت الاشراق، داخل کی گئی، شرح حکمت الاشراق میں فلسفہ اشراق کا بیان ہے جس کے متعلق قدیم درس میں کوئی کتاب تھی،

(۵) اسرار شریعت میں شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب حجة الہدایہ لغتہ درس میں داخل کی گئی

(۶) فلسفہ جدیدہ میں ڈورس الاولیہ داخل کی گئی، یہ اس درجہ کی کتاب ہے جیسے کہ کالجوں میں

ایٹ لے کے درجہ میں پڑھائی جاتی ہو،

(۷) جغرافیہ، حساب، اور اقلیدس بھی درس میں داخل ہو،

اس موقع پر یہ امر ظاہر کرنے کے قابل ہو کہ فلسفہ جدیدہ کی جو کتابیں میں شامل کی گئی، اسکی تعلیم میں نہایت دقت پیش آئی، علما چونکہ اصطلاحات جدیدہ سے ناواقف ہیں، ایسے اسکے پڑھانے سے معذور ہیں، جدید تعلیم یافتہ عربی زبان نہیں جانتے اور کتابیں درس عربی زبان میں ہی، یہ ممکن تھا کہ اردو کی کوئی کتاب درس میں داخل کی جاتی، لیکن اردو میں نہایت ابتدائی کتابیں ہیں جو صرف بچوں کی کتابیں ہیں، مجبوری یہ انتظام کیا گیا کہ سال حال میں مولوی حمید الدین صاحب بی لے پروفیسر عربی کالج علی گڑھ کو خاص اس کام کے لیے بلا یا گیا، اور انھوں نے زمانہ تعطیل میں یہاں قیام کر کے، اس کتاب کا درس دیا، لیکن یہ طرعیست کافی نہیں، اور اسکے لیے مستقل انتظام کی ضرورت ہو،

تعلیم انگریزی نہ وہ کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہو کہ ایسے علمائے ہون، جو انگریزی زبان سے واقف ہوں تاکہ زمانہ بحال کی ضروریات کو سمجھ سکیں،

قوم کی ترقی میں ایک بڑا ستارہ یہ بھی ہو کہ قدیم تعلیم اور جدید تعلیم میں کوئی امر مشترک نہیں ہو اور اس وجہ سے دونوں قسم کے تعلیم یافتہ لوگوں میں نہایت اجنبیت اور مغائرت پائی جاتی ہو اور اس وجہ سے قومی قوت کو افراق اور اختلاف کی وجہ سے سخت نقصان پہنچتا ہو، اس بنا پر سوال اس مسئلہ ہجری کے جلسہ انتظامیہ میں یہ رزلویشن منظور ہو کہ انگریزی زبان دارالعلوم میں بطور زبان ثانی (سکنڈ لینگویج) داخل کی جائے،

یہ رزلویشن اگرچہ چند ارکان انتظامی کی موجودگی میں منظور ہو گیا، لیکن بعض ارکان نے سخت مخالفت کی، اور ایک بڑا عظیم الشان نقصان یہ پہنچا کہ سورہ واپا ہوا کا ایک مستقل عطیہ

تقریر کریں جس سے زور تقریر کے ساتھ، انکی وسعت معلومات کا بھی پتہ چلے۔ چنانچہ اس تحریک کی بنیاد مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی کھڑے ہوئے، اور اعجاز القرآن کے متعلق تقریر کی، اسکے بعد مولوی سید سلیمان صاحب لکھے اور فلسفہ قدیمہ و جدیدہ پر حسب ذیل لکچر دیا۔

تقریر مولوی سید سلیمان صاحب متعلم دارالعلوم ندوۃ العلماء

(علوم قدیمہ و جدیدہ)

حضرات ؟

آپلے پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ایک مدت سے جب سے دنیا نے کروٹ بدلی ہو اور مسلمانوں میں علمی احساس پیدا ہوا ہو، یہ غلطہ بلند ہو کہ ”فلسفہ جدیدہ کے ناممکن التبدیل مسائل نے مذہب کے ارکان متزلزل کر دیے، فلسفہ قدیمہ اسکے سامنے تقویم پارینہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، لیکن علماء کا فرض تھا کہ وہ علوم جدیدہ کی طرف لفت ہوتے اور جا پختے کہ اس بلند آواز میں صداقت کا گمان تک عنصر ہو؟ اور اگر یہ سچ ہو کہ علوم جدیدہ مذہب اور مذہبی مسائل کے دشمن ہیں تو وہ تباہ کیا ہیں جس فلسفہ جدیدہ کے حملے باسانی رو کے جاسکیں۔

لیکن ہمارے علماء اس کام کو نہ صرف غیر ضروری سمجھے بلکہ غیر مفید اور تضییع اوقات، کیونکہ انکا اعتقاد ہے کہ فلسفہ ارسطو کے سوا دنیا کے اور فلسفوں کا ایک نقطہ بھی صحیح نہیں، اور نہ یونانی و ماغ کے سوا کوئی اور دماغ اس قابل ہو کہ وہ فلسفہ کے دقائق حل کر سکے، وہ ہر ایک جدید مسئلہ کو نہ محض ناقابل تسلیم خیال کرتے ہیں بلکہ اسکی ہنسی اڑاتے ہیں،

لہٰذا نگلی وقت کی وجہ سے اس تقریر کا نہایت مختصر خلاصہ انھوں نے بیان کیا تھا بلکہ بہت سی باتیں ابھی کہی تھیں مگر اب انھوں نے ہر مفصل تقریر جو ان کے ذرا خیال میں محفوظ تھی لکھ کر دی ہے اسلئے ہم اسکو بعینہ اس موقع پر درج کرتے ہیں کہ ناظرین انکی وسعت خیال کا اندازہ ہوا

اے ہمارے محترم علما! آپ کا یہ فرض تھا کہ بسطح آپ نے یونانی فلسفہ سیکھا اور ایسا سیکھا کہ اسکے
 موجد کھلائے اسکی صحت و اغلاط پر تنقید کی، اُسکے بعض صحیح مسائل کو آپ نے تسلیم کیا، اور غلط مسائل
 کی تردید کی، اسی طرح آپ کا فرض تھا کہ آپ علوم جدیدہ کو حاصل کرتے، انکی تحقیق کرتے، ان پر یو یو لکھتے
 مگر افسوس ہے کہ حدیث شریف کے اس زین اصول پر آپ کا ر بند نہ ہوئے، حکمت مسلمان کا گم شدہ مال ہے، جہاں
 پائے وہ لے لے، بدر عالم سے اسوقت تک بیسیوں مختلف اصول کے فلسفہ ایجاد ہوئے مگر بلا تحقیق
 کون اسکی ہمت کر سکتا ہے کہ انہیں سے ایک کو بالکل صحیح مان کر دوسروں کو غلط کہہ دے، مسئلہ ہے
 الحق مشاع، حقیقت صرف ایک میں محدود نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے، اس بنا پر
 ایک سچے شائق علم کا فرض یہ ہے کہ علوم کے ہر خرمین سے وہ اچھے خوشے چن لے نہ یہ کہ طلب
 صرف ایک ہی خرمین کے جید و ردی دانوں تک محدود ہے تاہج فلسفہ کا جہاں تک حصہ معلوم ہو گا
 ہو اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان، مصر، یونان، قدیم الایام سے فلسفہ کے مخزن تھے، ایران و
 فارس میں فلسفہ کا فیض ہندوستان سے پہنچا فلسفہ کا اول مدون افلاطون تھا، گو اس سے پہلے فلاسفہ
 موجود تھے مگر انھوں نے تدوین فن نہیں کیا، افلاطون کے فلسفہ کا سب سے زیادہ عنصر الہیات
 (تھیالوجی) تھا، فلسفہ کے مسائل ایک مرشد کی تلقین سے حاصل کیے جاتے تھے، فلسفی مرشد کے
 دعویٰ و دلائل کے محتاج نہ ہوتے تھے بلکہ فقط مرشد سے اُنکا سُن لینا، شاگرد کی تشفی کا باعث ہوتا تھا،
 دنیا کے اوجھوں میں بھی اسی قسم کا فلسفہ جاری تھا، فارس میں مدتوں اسی فلسفہ کا غلبہ رہا، ہندوستان
 بھی اس سے خالی نہ تھا، اصطلاح میں اس فلسفہ کو فلسفہ اشراقیہ اور فلسفہ رواقیہ کہتے ہیں کیونکہ ابتک
 فلسفہ تقدس اور مذہبی اسرار میں شمار کیا جاتا تھا،

سنہ سیحی کے چار سو سال قبل ارسطو پیدا ہوا، ارسطو کو افلاطون ہی کے میخانہ تلمذ کا ایک
 سرشار تھا، مگر فطرت سے اسکو تدوین و تالیف علوم کا دماغ ملا تھا، اُسے طرز جدید سے ہر علم کی تدوین

و تالیف کی، فلسفہ النبیہ اور طبعیات کو طرز جدید سے مدون کیا، تحقیق کی اُن مین دلائل کو مدخل دیا
دلائل کے لیے منطق (لاجابک)، ایجاد کی، علم انطبابت (ریٹارک)، علم الشعر کی مدون کی، غرض اسنے
معقولات کی تمام شاخون کو فن بنا ڈالا، فلسفہ کے دور دراز مراحل قریب ہو گئے، ارسطو کی کتابیں مشہور
بنیں، گویا اب ہر طرح ارسطو کی تقلید کی جانے لگی، اس فلسفہ کو فلسفہ مشائئہ کہتے ہیں، ارسطو کے بعد
انھانے فلسفہ مشائئہ ہی کی طرف زیادہ التفات کیا،

اسلام آیا تو فیوض بکات بھی اپنے ساتھ لایا، مشائہ ہجری سے عربی مین تراجم کا زیادہ زور
شروع ہوا، اسلام کا سب سے پہلا فیلسوف یعقوب کندی المتوفی ۳۰۸ھ ہجری یعقوب کے بعد فارابی
المتوفی ۳۲۰ھ پیدا ہوا، فارابی کے بعد ابن سینا المتوفی ۴۲۸ھ آیا، ابن سینا کے بعد ابن رشد
ابن ہر، ابن طفیل، اندلس کی خاک سے اُٹھے جنھوں نے دنیا کو فلسفہ ارسطو سے بھر دیا، ہر خانہ
کو فلسفہ مشائئہ سے مزین کر دیا، انھیں لوگوں کی وساطت سے مدون تک ارسطو کے اقوال عرب
کی یونیورسٹیوں مین داخل ہے،

شیخ الاشراق، مجد الدین جلی، قطب الدین شیرازی بعض ایسے شخص بھی پیدا ہوئے، جو
فلسفہ اشراقیہ کے شاعر اور مدون ہوئے،

تیسرا فرقہ مسلمانوں مین متکلمین کا پیدا ہوا جنکے پیشرو، امام غزالی، امام رازی، غصنیہ
قاضی عسکری، سید شریف تھے، ان لوگوں کا صرف یہ مقصد تھا کہ فلسفہ ارسطو کے اُن مسائل کی تردید
کی جائے جنکا نتیجہ کسی اسلامی مسئلہ سے ٹکراتا ہو،

ایک چوتھا گروہ مسلمانوں مین اور ہوا جو اپنی تعداد مین کم ہے مگر اپنے علوم مقصد، جدت،
پسندی، ایجاد سے سب پر فائق ہے اس گروہ کا یہ مقصد تھا کہ سرے سے ایک نئے اسلامی فلسفہ
کی بنیاد ڈالی جائے، جسکی بنیاد فلاطون کے فلسفہ پر ہوا ورنہ ارسطو کا محتاج ہو، اس گروہ کے

رہبر نظام معتزلی، ابوالبرکات بغدادی، ابن ہشیم مصری، بوزجانی وغیرہ تھے مگر ان سب میں
مسائل کے سوا ان کی قابل قدر رائیں دنیا سے معدوم ہو گئیں، اگر وہ موجود ہوتیں تو آج دنیا کھتی
کہ علوم جدیدہ اور انہیں کتنا مناسب ہے، آج کل انھیں علوم کو علوم قدیمہ اور علوم مشرقیہ سے
تعبیر کرتے ہیں،

علوم جدیدہ کی بنیاد، لارڈ میکین، دیکارٹ، نیوٹن، کپلر، گلیلیو، ہرشل کوپرنیک
وغیرہ نے مشابہت کی سطح پر قائم کی آج اُسی استحکم بنیاد پر علوم جدیدہ کی وہ شاندار عمارت قائم ہو چکی ہے
دنیا کو تحیر میں ڈال رکھا ہے،

اے حضرات اس وقت ہمارا مقصد یہ ہے کہ علوم جدیدہ اور قدیمہ کے متعلق اظہار خیال
کریں، اور علما کے سامنے یہ پیش کریں کہ علوم جدیدہ اس قابل ہیں کہ ان کی طوط علما توجہ کریں اور انھیں
کہ ان کے مسائل ہنسی اُڑانے کے لائق نہیں ہیں، اور ان کے مسائل سرے سے غلط ہیں، ان سباحت
کو مدنظر رکھ کر ہماری تقریر کے تین حصے ہونگے، پہلے حصے میں، علوم قدیمہ و جدیدہ کے بعض مشترک
مسائل پر ریویو ہوگا، دوسرے ٹکڑے میں علوم جدیدہ کے دجہ ترجیح پر بحث ہوگی، آخری مرحلہ ہوگا
کہ علوم جدیدہ نے علوم قدیمہ پر کتنے نئے مسائل اور علوم کا اضافہ کیا،

علوم قدیمہ اور جدیدہ، تو ایک عام لفظ ہیں جن کے تحت میں بیسیوں علوم داخل ہیں جن میں سے
ہر ایک پر بحث کرنا مشکل ہے اس لیے ہم صرف طبیعیات (فیزکس) کے مسائل پیش کریں گے اور دکھائیں گے
کہ جو مسائل علوم قدیمہ و جدیدہ میں مشترک ہیں ان میں علوم جدیدہ کو صحت کا کتنا حصہ ملا ہے،

(۱) ہماری تقریر کا ابتدائی حصہ یہ ہے کہ علوم قدیمہ و جدیدہ کے بعض مشترک مسائل پر ریویو، علوم قدیمہ
و جدیدہ کے طبیعیات (فیزکس) کے مشترک مسائل دو قسم کے ہیں ایک وہ جس پر دونوں کا اتفاق ہے
مثلاً آئس قزح، بارش، زلزلہ، کے اسباب قوت سامعہ کی تفصیل اور سننے کی وجہ، دوسرے مسائل

جنہیں دونوں کا اختلاف ہر مثلاً بصیر کی علت حکمائے قدیم کا خیال تھا کہ آنکھوں سے روشنی کی شعاعیں نکلتی ہیں اور اب حکمائے حال کی تحقیق یہ ہو کہ خود اشیاے مبصرات سے شعاعیں نکل کر آنکھوں پر پڑتی ہیں، اور اسی قسم کے ہزاروں مسئلے ہیں، تنقیدانہ نظر کے لیے اسی قسم کے مسائل درکار ہیں، علوم قدیم کی طبعیات میں جو مسئلہ سب سے زیادہ مدلل ہو وہ ثبوت ہیولیٰ ہو اور اسی پر تمام فلسفہ ارسطوی کی بنیاد قائم ہو اسی لیے تکلمین اسلام نے بڑے شد و مد سے اسکا انکار کیا ہے،

عالم میں سب سے پہلے جو چیز ہیکو اپنی تحقیق کی طرف متوجہ کرتی ہو وہ مادہ (میٹر) ہو جسکو دوسرے لفظ میں ہم جسم بھی کہہ سکتے ہیں، سوال یہ ہو کہ جسم کی ترکیب کن چیزوں سے ہو؟ اور اسکے اجزاء کیا ہیں؟ حکمائے اشرافیہ کا خیال ہو کہ جسم ایک بیلہ (ایلیمنٹری) شے ہو مرکب (کمپونڈ) نہیں ہو فلسفہ مشائیہ کے نزدیک جسم مرکب (کمپونڈ) ہو اور اسکے دو جز ہیں ایک کا نام صورت جسمیہ ہو اور دوسرے کا نام ہیولیٰ ہو اور یہ دونوں جوہر (سبسٹنس) ہیں نظام معنوی کے نزدیک جسم کیا عرض (ایٹری بیوٹ) بھی جوہر (سبسٹنس) سے مرکب ہیں ابن کیسان کی رائے میں اعراض کیا خود جسم بھی مجموعہ اعراض ہو، تکلمین کے نزدیک جسم ایسے چھوٹے چھوٹے ذرات (ایٹمز) سے مرکب ہو جسکی نہ عالم خارج میں تقسیم ہو سکتی ہو، اور نہ وہ ہم عقل میں چلے حال کی لے ہو کہ جسم ایسے چھوٹے ذرات سے مرکب ہو جنکو ہم خارج میں تو دہ نہیں کر سکتے مگر ممکن ہو کہ وہ ہم و خیال کا آلہ اُن کے ٹکڑے کر دئے یورپ میں اس خیال کو سب سے پہلے ویکارٹ نے پھیلایا، قدما میں حکیم دمیقرطیس بھی اسکا قائل تھا اسی انتساب سے ان ذرات کو اجزائے دمیقرطیسی بھی کہتے ہیں، نظام اور ابن کیسان کے خیال کی غلطی تو بالکل ظاہر ہو، تکلمین کی رائے کو صحت سے قریب ہو، مگر بالکل صحیح نہیں ہو، کسی چیز کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ہم و خیال بھی نہیں کر سکتا، وہم ہر نابید اور محال چیز کو پیدا اور ممکن دکھا سکتا ہو، ایسے وہ ہر چھوٹے سے چھوٹے ذرہ کا بھی تجربہ کر سکتا ہو،

فلسفہ مشائیہ کے متعلق میں کچھ تفصیل سے کہنا چاہتا ہوں، مشائیہ کہتے ہیں کہ جسم جو ہر فرد
 (ائنس) سے مرکب نہیں، ایسے کہ جو ہر فرد ان اجز کو کہتے ہیں جنکی کسی طرح تقسیم نہیں ہو سکتی ہو،
 اور دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جسکی تقسیم اور تجزی نہیں ہو سکتی ہو، ریگستان کا چھوٹا سے چھوٹا ذرہ
 اور خرمن کی چھوٹی سی چھوٹی راہی کیون نہوا سیم کم سے کم فوق تحت تو ضرور کلیگا اور فوقانی حصہ
 تحتانی حصہ سے بالبداهت ممتاز ہوگا، اور اسی امتیاز کو دوسرے لفظوں میں تقسیم کہتے ہیں، اور
 جب دنیا سے جو ہر فرد معدوم ہونگے تو کوئی جسم ان سے کیونکر مرکب ہو سکیگا، اور جب یہ ثابت
 ہو چکا کہ جسم الگ الگ ٹکڑوں سے مرکب نہیں ہو تو اسکا نقیض ضرور صادق آئیگا کہ جسم متصل اور
 ایک پیوستہ چیز ہے، یعنی جس طرح ظاہر دیکھنے میں متصل نظر آتا ہے اور اس میں کوئی فصل باہمی نہیں ہے اسطرح
 واقع میں بھی جسم متصل ہے جس میں کوئی فصل اور جوڑ نہیں ہے، اس تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ جسم میں بذاتہ اتصال
 پایا جاتا ہے اسی اتصال کا دوسرا نام صورت جسمیہ ہے ایسے یہ ثابت ہو گیا کہ جسم کا ایک جز صورت
 جسمیہ ہے،

جسم کا دوسرا جز ہیولی ہے، ہیولی کے اثبات پر مشائیہ کی یہ دلیل تھی کوئی جسم اٹھا لو، ایک گز
 کی ایک سلخ ہی اٹھا لو، اور آدھا آدھ گز کے اسکے دو ٹکڑے کر دو اب سوال یہ ہے کہ یہ دونوں ٹکڑے
 نوپیدا ہیں اور ابھی پردہ عدم سے عالم وجود میں آئے ہیں یا اسی پہلے کا کل سلخ کے دو ٹکڑے ہیں
 جو اُس سے نکلے ہیں یہ ظاہر ہو کہ دونوں ٹکڑے نئے اور حادث نہیں ہیں بلکہ اسی سلخ کے یہ دو
 جز ہیں اب دوسرا سوال یہ ہے کہ تم ان ٹکڑوں کو پہلے سلخ کے جز کیون بتاتے ہو جب تک اُس
 کا کل سلخ اور ان ٹکڑوں میں کوئی مشترک چیز نہیں ہے یہ ٹکڑے پہلی سلخ کے جز کیونکر ہو سکتے ہیں
 ایسے یہ ضرور ہے کہ اس کا کل سلخ اور اسکے اجزا میں کچھ مشترک چیز ہے، یہ مشترک چیز اتصال نہیں
 ہے کیونکہ مشترک وہ ہے جو دونوں صورتوں میں ایک ہی طرح پایا جاتا ہو حالانکہ یہ صاف نظر آتا ہے کہ

پہلی سلخ میں ایک گر کا اتصال ہے اور اسکے ٹکڑوں میں آدھ آدھ گر کا اتصال ہے، ایسے کوئی اور چیز اتصال کے سوا ان میں مشترک ہے جس کا نام ہمیولی ہے، دلیل کے ان دونوں ٹکڑوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ جسم دو ٹکڑوں سے مرکب ہے ایک کا نام صورت جسمیہ ہے اور دوسرے کا نام ہمیولی، اے محترم علما! مشائیہ کی یہ دلیل غلط مقدمات کا ایک مجموعہ ہے، اس دلیل کے دراصل تین جزو ہیں، دنیا کے ہر ذرہ کی ایک جانب دوسری جانب سے ممتاز ہے جسم میں اتصال پایا جاتا ہے اور یہ اتصال جسم کی حقیقت میں داخل ہے، اتصال، مشترک شے نہیں بن سکتا،

پہلا مقدمہ ایسے غلط ہے کہ اس سے جس قسم کی تقسیم لازم آتی ہے وہ خیالی اور ذہنی ہے اور خیالی اور ذہنی تقسیمات جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اجزائے ذمیر اطمین کے منافی نہیں ہیں، دوسرا مقدمہ بالکل خلاف مشاہدہ ہے میکروسکوپ دیکھو جسم میں کتنے جوڑ اور سوراخ ہیں اور اگر جسم میں اتصال ثابت بھی ہو جائے تو حقیقت جسم میں اس کا داخل ہونا کیونکر لازم آئے گا اور جو دلیل سپر قائم کی جاتی ہے وہ محض بودی ہے، تیسرا مقدمہ بھی غلط ہے اتصال کی دو قسم ہیں اتصال مطلق، اور اتصال خاص، ایک سلخ کے دو کرنے سے اتصال خاص البتہ جاتا رہتا ہے، اور یہ مشترک نہیں باقی رہتا لیکن اتصال مطلق تو ہر حالت میں باقی ہے، ایسے وہ مشترک جزو جسکی بنا پر ہم ان ٹکڑوں کو اس جسم کے اجزا بتاتے ہیں، نفس اتصال ہے، ایسے ثبوت ہمیولی نہیں ہو سکتا،

اسکے سوا ایک دوسری دلیل بھی مشائیہ اپنے دعویٰ پر قائم کرتے ہیں، جسکی تفصیل کے لیے پہلے دو مقدمے مہند کرنے چاہئیں، اتصال اور انفصال دو متضاد چیزیں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ دو متضاد چیزیں ایک ہی وقت میں ایک جگہ نہیں مجتمع ہو سکتیں، ایسے ایک ہی شے پر اتصال و انفصال ایک وقت ظاہری نہیں ہو سکتا، دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ جب کسی شے میں کسی چیز کے بننے کی صلاحیت ہو، تو جب کبھی یہ صلاحیت قوت سے فعل میں آگئی تو دونوں چیزوں کو ایک وقت میں جو رہنا چاہیے

مثلاً جب ہم یہ کہیں کہ اس مٹی میں صراحی بننے کی قابلیت ہے تو جب کبھی یہی صراحی بن جائیگی مٹی اور صراحی کو ایک وقت میں ایک جگہ مجتمع ہونا چاہیے،

ان مقدمات کے ذہن نشین کرنے کے بعد شائیہ ثبوت ہیولی پر اس طرح دلیل قائم کرتے ہیں کہ جب ہم کسی متصل اور پیوستہ جسم کے دو ٹکڑے کرتے ہیں، اور جسم متصل و منفصل حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے تو ظاہر ہو کہ اتصال فنا ہو جاتا ہے، اب جو جسم پر انفصال طاری ہوا تو اس انفصال کی قابلیت کس میں ہوتی ہے اگر کوہ اتصال میں ہوتی ہے تو غلطی کر کے ایسے کہ دوسرے مقدمہ کی رو سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جب کسی چیز میں کسی شے کے بننے کی قابلیت ہو تو دونوں کو ایک وقت میں جمع ہونا چاہیے تو اگر اتصال میں انفصال کی قابلیت ہو تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اتصال اور انفصال کو ایک وقت میں جمع ہونا چاہیے، حالانکہ پہلا مقدمہ چلا چلا کر رہا ہے کہ اتصال و انفصال جو آپس میں متضاد ہیں کبھی کبھی ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے ایسے انفصال کی قابلیت، اتصال کے سوا جسم کے کسی اور ٹکڑے میں ہے جسکو ہیولی کہتے ہیں،

صاحبو! یہ دوسری دلیل بھی فاحش لغزشوں سے محفوظ نہیں ہے، پہلا مقدمہ محض مخالف الطور اتصال کے دو معنی ہیں ایک لغوی معنی پیوستہ اور ملا ہونا دوسرے اصطلاحی معنی ہیں یعنی فی مقدار ہونا، پہلے معنی کے لحاظ سے البتہ اتصال اور انفصال متضاد ہیں جو ایک ساتھ نہیں جمع ہو سکتے لیکن اس وقت میں اتصال جسم کی حقیقت میں داخل نہوگا، بلکہ ایک صفت ہوگا، اصطلاحی معنی کے لحاظ سے بیشک اتصال جسم کی حقیقت میں داخل ہو سکتا ہے لیکن اتصال اور انفصال میں اب کوئی تضاد نہوگا جو ایک ساتھ جمع نہو سکیں، نیز انفصال طاری معنی سے اتصال خاص جاتا رہا نہ اتصال مطلق، دوسرا مقدمہ بھی صرف دھوکا ہے، کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب کوئی چیز کسی شے کے بننے کے قابل ہو تو دونوں ایک ساتھ جمع بھی ہوں، پانی کون و فساد کی حالت میں ہوا بننے کے قابل ہے لیکن پانی

جب ہوا بن جاتا ہے تو کبھی وہی چیز پانی اور ہوا دونوں میں ہوتی، آدمی مرنے کے قابل ہے لیکن جب آدمی مرجاتا ہے تو وہ آدمی نہیں باقی رہتا یہ کہنا ممکن ہے کہ موت عدی ہے اور عدیات اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں لیکن اسکو بھی نہیں بھولنا چاہیے، کہ الفضل بھی عدی ہے، اور بھی اسکی ہزاروں مثالیں ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہر ساکن متحرک ہونے کے قابل ہے ہر وحشی مہذب بننے کے لائق ہے لیکن متحرک ہونے کی حالت میں وہ ساکن رہتا ہے اور نہ مہذب بنکر وہ وحشی باقی رہتا ہے، اور جب یہ دونوں مقدمات جن پر دلیل کی بنا تھی ہل ہو گئے، تو دلیل خود بخود ٹوٹ گئی، اور میوہ کی کسی طرح نہ ثابت ہوا،

اے حضرات ان اعتراض و جوابات کے بعد ہم اصل مسئلہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یعنی فلسفہ طالع کا یہ دعویٰ ہے کہ اجسام اجزائے دقیقہ طبعی سے مرکب ہیں، اس دعوے پر ہم اسوقت چند دلائل پیش کرتے ہیں۔ یہ دلائل نہ فلسفہ جدیدہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہ ان دلائل سے ماخوذ نہیں ہیں جنکو متکلمین اپنے دعوے میں پیش کرتے ہیں، لیکن ہم کہہ کر متوجہ اور لفظ، الفاظ کا رحم اور طغیہ زائد حال، یہ سب اٹھ کر اور بطبی الحکمر کے سوالات و جوابات سے بغیر نہیں ہیں،

اجزاء و قسم کے ہوتے ہیں اجزائے ترکیبی اور اجزائے تخیلی، اجزائے ترکیبی وہ اجزاء ہیں جو وجود شر سے پہلے موجود ہوتے ہیں جن سے شر مرکب ہوتی ہے،

(۱) مادہ (میٹر) کے اجزائے ترکیبی ہمیشہ ذرات ہونگے، غور فرمائیے ریگستان کا تو وہ کس سے مرکب ہے؟ چھوٹے چھوٹے ذرے سے، غلے کے خرمن کس سے مرکب ہیں چھوٹے چھوٹے دانے سے اگر یہ خرمن اور ریگستان کے تمام دانے اور ذرے مل کر ایک عجائبن تو کیا اب آپ یہ نہ کہیں گے کہ یہ ڈھیر ذرے اور دانے سے مرکب ہے؟ ضرور کہیں گے، خاک پڑی ہے جو نہایت ہی چھوٹے چھوٹے ریزون سے مرکب ہے اسکو آپ بھی تسلیم کریں گے، بارش ہوئی وہ خاک پانی میں گوندھ کر کچر ہو گئی، دھواں اٹھ گیا اور وہ خشک ہو کر کچی اینٹ ہو گئی جس سے ایک عمارت طیار ہو گئی اب فرمائیے یہ عمارت دراصل

کس سے مرکب ہو؟ انھیں چھوٹے چھوٹے ریزون سے، ہمارے سامنے میز پر ایک شمی چادر پڑی ہے، یہ چادر کس سے مرکب ہو؟ دھاگوں سے اور دھاگا نہایت ہی چھوٹے چھوٹے ریشہ سے مرکب ہو، ان مثلاً اور تنقیر سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ کے اجزائے ترکیبی ہمیشہ ذرات ہونگے جنکو اجزائے دقیقہ طبعی کہتے ہیں، مادہ یعنی جسم کے اجزائے ترکیبی ہیولے اور صورت جسمیہ نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ دونوں جو ہر بین اور جب کسی وجہ سے کوئی چیز مرکب ہوگی تو ہمیشہ ممکن ہے کہ ہم تحلیل (اکسینٹ) تقسیم سے (ڈوٹیشن) اُسکے دونوں جوہر اجزاء علیحدہ علیحدہ کر دیں، لیکن کیا آپ کا قاعدہ فلسفی جسم کے ہیولی اور صورت کو کبھی دو کر کے دکھا سکتا ہے؟ یا دکھانے کو جائز رکھتا ہے؟

(۲) مادہ کی تین قسمیں ہیں، جام (سولڈ) سیال (لیکوئڈ) غازی (گیس) جس جسم کے اجزاء تجاذب کی وجہ سے زیادہ ملے اور ٹھوس بہتے ہیں وہ جام ہوتا ہے مثلاً پتھر، لوہا، جسمین اجزاء کا تجاذب اس سے کم رہتا ہے وہ ذرا ڈھیلا اور سیال رہتا ہے مثلاً پانی اور جس جسم کے اجزاء میں بہت کم تجاذب ہے گیس ہوتا ہے مثلاً، ہوا، دھواں، اتھر، اب اگر جسم اجزاء سے مرکب نہیں ہو تو مادہ کی یہ تین شکلیں کیونکر پیدا ہو سکیں،

(۳) اطباء قدیم اور جدید دونوں فرقے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر جسم میں مسامات ہیں خواہ وہ جسم زمی روح ہو یا غیر زمی روح، تو اگر جسم ذرات صغیر سے نہیں مرکب ہو تو مسامات کیونکر پیدا ہو گئے، لے حاضرین جلسہ ان باتوں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جسم کی ترکیب چھوٹے چھوٹے ذرات سے ہو فلاسفہ حال نے ذرات جسم کی تقسیم میں بڑا کمال کیا ہے، ہمارے خیال میں قطرہ سے چھوٹا پانی کا کوئی جز نہیں ہو سکتا ہے، اسٹراپچن (ایک قسم کا زہر ہے جسکا دوا میں استعمال ہوتا ہے) کا ایک قطرہ اگر ہ، قطرہ پانی میں ڈال دیا جائے تو پانی کے ہر قطرہ میں اسکی تلخی موجود ہوگی اسکے معنی یہ ہیں کہ نہر کا ایک قطرہ ہ، اگلے منقسم ہو گیا،

کمرہ بار یک ناگن سے اپنے رہنے کی عمارت کھڑی کرتا ہے اس عمارت کا ہر ناگن چار سو دھاگوں سے مرکب ہے، اور ان چار سو میں سے ہر ایک دھاگا ایک ہزار دھاگوں سے مرکب ہے، بعض جہن علمائی

وقت نظری نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر اس قسم کے ۴۰۰ دھاکے ایک جگہ جمع کیے جائیں تو ایک بال سے زیادہ ان کی ضخامت صاحبو! اسکے بعد اب ہم اپنی تقریر کے دوسرے حصہ کی طرف منتقل ہوتے ہیں کہ وہ کیا وجوہ ہیں جن سے فلسفہ حال کو فلسفہ قدیمہ پر حق تقدم حاصل ہے ہم ترتیب ۱۔ اگر انکو عرض کرتے ہیں،
 (۱) پہلا سپر غور فرمائیے کہ فلسفہ کے کیا معنی ہیں فلسفہ ہر کائنات کے واقعی حالات کے جاننے کا نام اب فرض کیجیے کہ دنیا میں مسیون قسم کے فلسفے موجود ہیں اب اس فلسفہ میں سے کسکو بے فضیلت ہر ظاہر ہے کہ اس فلسفہ کو فضیلت ہے جسکے پاس معلومات کا سب سے زیادہ خزانہ ہے جس نے سب سے زیادہ کائنات کے اسرار رکھوئے ہیں، جس نے فطرت کے قواعد اور نیچر کے قوانین سب سے زیادہ معلوم کیے ہیں، کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے کہ علوم جدیدہ نے اس میں حد سے زیادہ کامیابی نہیں حاصل کی؟

فلسفہ قدیمہ کے طبعیات ہی کا معائنہ کیجیے طبعیات قدیمہ میں کیا مباحث ہیں، ابتدا سے چلیے فلسفہ کی تعریف اور اسکی تقسیم جزاء الذی لایتحیز (انٹرن) کا ابطال، ہیولی کا اثبات، ہیولی صورت کا تلامذہ، صورت نوعیدہ کا بیان، یہ مباحث طبعیات کے دراصل نہیں ہیں، بلکہ الہیات کے ہیں اب خاص طبعیات کے مسائل یعنی چیز و مکان کی بحث، خلا کا ابطال، شکل کا بیان، حرکت و سکون کی بحث، زمانہ کی بحث، جہت کی تفصیل، مجد و جہات یعنی فلک الافلاک کا اثبات اور اس کے متعلقات بساطت عنصریہ کا بیان، حرکت ارض، کون و فساد، مزاج، مرکبات کا بیان، اقالیم کا بیان، کائنات جو مثلاً بارش، ابر، برق، قوس و غیرہ، معادن کا بیان، نباتات کا بیان، حیوانات کا بیان، قولے انسانی جو اس کی بحث، نفس ناطقہ اور اس کے اور اکات کی بحث، انسان، تقریباً دو صفحوں میں تفصیل سے یہ مباحث ختم ہو جاتے ہیں جن میں لفظی اور لاطالی بحثوں کے اور اوراق بھی شامل ہیں اس انھیں اوراق کے کوزہ میں علوم قدیمہ کا اکثر دریابند ہے، الہیات، منطق، ہیات اور باقی ہے،

مگر انکی دوسری طرف علوم جدیدہ پر نظر ڈالیے اکثر وہ مسائل جو ہمارے یہاں ایک دو صفحوں میں طر ہو جاتے تھے وہ آج اتنے بڑھائے گئے ہیں اور انکی اتنی تحقیق کی گئی ہے کہ وہ مستقل فن بن گئے ہیں

آج دو سو صفحے تو صرف میکانکس کی بحث کے لیے درکار ہونگے، نفس کا مسئلہ اگر فضول بحثوں کو نکال دیا
 تو ہمارے یہاں ایک جز میں اسکا بیان وافی طور سے ختم ہو جائے گا، مگر آج علم النفس (پسکولوجیا) ایک
 مستقل فن ہے جسپر بیسیوں تصنیفیں لکھی گئی ہیں، نباتات کا بیان فلسفہ قدیم میں چار صفحوں سے زیادہ میں نہیں
 ہو مگر علوم جدیدہ نے علم النبات (بوٹنی) ایک علم بنا دیا ہے جسپر ہر سال نئی نئی کتابیں اور نباتات کے
 متعلق معلومات شائع ہوتے ہیں فلسفہ قدیم انسان کے متعلق پانچ چھ صفحوں سے زیادہ معلومات
 نہیں رکھتا فلسفہ حال نے علم الانسان (انٹھراپولوجی) ایک فن بنا دیا جسکے متعلق بیسیوں تصنیفات
 ہوتی رہتی ہیں، معادن کا بیان دو صفحوں میں فلسفہ قدیم ختم کر دیتا ہے اور فلسفہ حال میں علم طبقات الارض
 (جیا لوجی) ایک طویل الذیل علم ہے جس میں معدنیات پر ایسی بحثیں ہیں جو ضخیم کتابوں میں تمام ہوتی ہیں جیوگرافیا
 کے متعلق فلسفہ قدیم محض معمولی علم رکھتا ہے جسکا بیان طبعیات کے بالکل مختصر سے گوشہ میں سما جاتا ہے
 مگر فلسفہ حال نے صرف ایک ایک حیوان کا حال ایک ایک جلد میں تمام کیا ہے، ان علوم میں حیوانات
 کی رگ رگ اور نباتات کی پتی پتی کی تحقیق ہوتی ہے معدنیات کی تحقیق میں پہاڑ کے پتھر پتھر کی تلاشی لجاتی
 ہے جسپر سلطنت لاکھوں روپے خرچ کرتی ہے، بیٹاری یا تو ہمارے یہاں لوگ جانتے نہیں اور اگر جانتے بھی
 ہیں تو محض معمولی آج یہ ایک مستقل فن ہے جسپر کتابیں ہیں جسکے لیے ہر جگہ اسکول قائم ہیں، حیوانات
 کے شفا خانے ہیں،

علم طب ہمارے یہاں سب سے زیادہ مدون فن شمار کیا جاتا ہے مگر اسکا بھی یہ حال ہے کہ طب
 کے ایک سارے میں ساری چیزوں کا بیان سما جاتا ہے مگر آج اس علم طب کی ہزاروں شاخیں نکل آئی
 ہیں، ہر عضو انسانی کے متعلق اتنی تحقیق کی گئی ہے کہ ایک ایک فن بن گیا جسکے الگ الگ ماہر واکثر
 ہیں اسکول میں، بیسیوں قسم کے مختلف الاصول طرز علاج نکلے ہیں، علم الاعضاء، علم الادویہ کو خاص
 ترقی دی گئی ہے، کیمیا (کیمسٹری) علم طب کے لیے لازم کر دیا گیا ہے،

حواس کائنات جو یہ قوی انسانی، مادہ کی بحث اس تفصیل اور دقیق سے لکھی گئی ہو کہ دیکھ کر
 ہوتی ہو پس اسے حضرات کیا اب بھی آپ اسکا اقرار کریں گے کہ علوم قدیمہ سے زیادہ علوم
 جدیدہ کائنات کا حال جانتا ہو، اسپر بھی یہ صرف اُن علوم کا حال تھا جو پہلے بھی موجود تھے اور اگر جدیدہ
 علوم کا ان پر اضافہ کیا جائے تو پہلا ہی ضرورت کا بڑا حصہ لے لیا، علم البرق، علم الجبال، علم المذاہب
 علم الاقتصاد، علم النور، میکینکس اجسام متحرکہ، جدیدہ عناصر، نئی دھاتیں، اسٹیم کی قوت، کمرائیت نور
 کے متعلق قوانین، سالمات کے خواص، حرکت کے قوانین، مادہ کے خواص، اجسام متحرکہ کے
 متعلق قاعدے، میکرسکوپ، ٹلسکوپ وغیرہ ہزاروں علوم مسائل، آلات ہیں جنکا فلسفہ قدیمین
 نام و نشان بھی نہیں ہو، علم جغرافیہ اور کیمسٹری قدیم علوم ہیں مگر انکا مقابلہ حال کے جغرافیہ اور کیمسٹری
 سے کرو، اور حیرت کرو، قدیم و جدید علم ہیات میں آسمان و زمین کا فرق معلومات ہو گیا ہو،
 (۲) علوم جدیدہ کو علوم قدیمہ پر ترجیح کی ایک دوسری وجہ اور ہر حکوم تفصیل سے عرض کرتے
 ہیں، علوم قدیمہ میں تمام علوم گڈ تھے، ایک طبعیات کے رسالہ میں، جمادات، نباتات، حیوانات،
 انسان، زمین، سب قسم کے معلومات مختلط تھے علوم جدیدہ نے ان سب کو الگ الگ تقسیم کر دیا
 علم نباتات، علم الحيوانات، علم الانسان، علم طبقات الارض، علحدہ علحدہ فن بنا ڈالا، اس تقسیم کی وجہ سے
 ایک ٹافائدہ یہ ہوا کہ علوم کی ہر شاخ میں کثرت سے معلومات بہم پہنچ رہے ہیں،
 علوم قدیمہ میں ایک اور قسم کا اختلاط تھا، مادی اور غیر مادی، فلسفہ کی تقسیم ضرور موجود تھی،
 لیکن مسائل میں مادی اور غیر مادی کی حیثیت سے تقسیم نہ تھی، مثلاً حواس باطنہ کی بحث، نفس ناطقہ
 کے متعلق مباحث یہ مسائل دراصل غیر مادی علوم کے ہیں، انکو الہیات میں درج کرنا چاہیے تھا، مگر
 فلسفہ قدیمہ نے ان کو طبعیات کے تحت میں لکھا، اب فلسفہ حال میں یہ مباحث فیزکس (طبعیات
 سے خارج کر دیے گئے،

فلسفہ قدیمہ میں ایک اور قسم کا بھی اختلاف تھا، بعض وہ مسائل جو کسی اور علم کے مسائل اور اُس علم میں اُسکا بیان بھی ہو مگر خواہ مخواہ طبعیات میں بھی فلسفہ قدیمہ نے اُسکی تکرار کی ہے جو قوت غاذیہ، قوت ہاضمہ، قوت دافعہ، رحم، ولادت، حمل، کے مسائل کو طب سے تعلق ہے، اور میں اس پر کافی بحث بھی موجود ہے، لیکن فلسفہ قدیمہ نے طبعیات میں بھی اسکا تذکرہ کیا ہے، فلسفہ قدیمہ اور بھی اس قسم کے بہت سے غلط مباحث ہیں،

(۳) علوم جدیدہ کو ایک اور ذوقیت طرزیان کی حیثیت سے ہر شکل سے مشکل مسئلہ معلوم نہ کرنا نہایت آسان اور شیریں عبارت میں ہوتا ہے اور علوم قدیمہ کا آسان سے آسان مشکل اور بھاری عبارت میں ہوتا ہے جسکی وجہ سے طالب علم اچھی طرح مسئلہ کو ذہن نشین نہیں کر سکتا ہر تفصیل کے لیے ایک مسئلہ کے متعلق دونوں کی عبارتیں پڑھ دیتے ہیں فلسفہ قدیمہ کی عبارت ہر سہولت کی طرح عبارت کی تمام کتابوں سے زیادہ سہل ہے اور فلسفہ جدیدہ کی عبارت الکائنات سے لے گئی ہے جو ایک جدید عربی مصری تصنیف ہے، دونوں میں برہان تطبیق کا بیان ہے جو غیر متناسی کے ابطال کی دلیل ہے،

الکائنات

ہدایہ سعیدیہ

تقریر برہان التطبيق ان يفرض خط من نقطة الى غير النهاية واخر من فوقها بمقدار متناه الى غير النهاية ويطبق الواحد على الاخر فان تساوا كانا المتافضين وان لم يأتوا هو محال لان الخط الثاني قد فرض من نقطة فوق النقطة التي كانت مبدء الخط الاول بمقدار معين هو مئة متر مثلا فان الاول اقل من الثاني بمدة متروكة بينهما امر لا يعقل بان لم يتساويا بل زاد الاول على الثاني مئة متر كان الثاني متناهيا	تقریر ۱۰ لوامکن وجود بعد غیر متناہ امکان یغرض منہ قدر متناہ و امکان یطبق بین ما هو قبل الاخر و بین ما بقی بعد تطبیقا اجمالا یطبق المبدء علی المبدء فیکون هذا الجملة متطابقة من جانب المبدء احدهما علی والاخری جزء فانما لا یتناہیا ولا یقطع اما فیلزم متساوی الكل والجزء وهو ضروری الاستحالة او ینقطع الجملة التي هي جزء فنناهی لا محالة والجملة التي هي کل لا تزيد علی تلك الجملة الا بقدر متناه
---	---

والا لم یزد الاول علیه ولما کان الاول زید منہ
مقداراً منہا ہیا فهو ایضاً متناہ لوضوح تنہا
خط طولہ مئة متراً

والزائد علی المتناہی بقدر متناہ
متناہ فیكون الجملة الغیر المتناہیة
متناہیة ہف۔

اسکے علاوہ فلسفہ حال کا طرزیان، شکستہ اور دلکش ہوتا ہے، اور فلسفہ قدیمہ کا طرزیان، خشک اور روکا
چھیکا ہوتا ہے مثلاً ایسکے پیش ہے، بحث یہ کہ طرف مکان کوئی واقعی چیز ہو یا وہی، دونوں فلسفے کہتے
ہیں کہ وہی نہیں واقعی چیز ہو، دلیل یہ کہ "ایک مکان دوسرے طرف کے مکان سے بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا
ہوتا ہے اور جو چیز بڑی چھوٹی ہو سکے وہ واقعی ہوگی" اسی کو دونوں بیان کرتے ہیں،

ترجمہ

جاننا چاہیے کہ مکان عبارت ہو اُس چیز سے جس میں کوئی
جسم سما جائے، اور جہاں کوئی جسم جائے اور جہاں سے اُس
اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جسم حسین سارے گا اور حسین جو
ہوگا اور جسکی طرف اشارہ کیا جاتا ہوگا مثلاً کہا جاتا ہو کہ جسم
یہاں ہے اور وہاں ہے، اور جسکا اندازہ کیا جائے اور تقسیم کیا
اور جو زیادہ کم ہو سکے، اور جسکو چھوٹا بڑا کہیں اور جس سے
کوئی جسم ہٹ جائے، اور جہاں آجائے، وہ یقینی امر واقعی
ہوگا، وہی اور محض اختراعی اور خیالی ہوگا، وگرنہ وہ کبھی
ان اوصاف سے تصف نہوتا،

ترجمہ

اے بے مجربو! اور اے فضا سے وسیع! اور اے غیر محدود
وسعت! احکام نے اکثر تیری نسبت غور کیا مگر ابھی اے کسی
چیز پر نہ ٹھہری، بلکہ تیرے غیر محدود میدان میں ہر گز ان کے

فلسفہ قدیمہ "ہدیہ سعیدہ"

اعلم ان المكان عبارة عما يشغله الجسم ويكون فيه
وينقل منه واليه ولا شبهة في ان ما يشغله
الجسم ويكون فيه وقيل الاشارة الحسية
حيث يقال ان الجسم ههنا وهناك و
يتقدر ويتجزى ويتفاوت زيادة و
نقصانا ويتصف بالصغر والكبر ويتنقل
الجسم منه واليه امر واقعي ليس لاختراعي
محضاً ولا شيئاً بحتاً والام يتصف
هذه الاوصاف الواقعية
فلسفہ حال "الکائنات"

ايها البعد المجرى والفضاء الممتلئ السماء التي
ليس لها نهاية ولا حصر طالما تفكر في ذلك الحكماء فلم يقدروا
فكرهم على شيء بل تاهوا في بيده انك الغیر المتناہیة

وظاواف ظلمات مجهول حقیقتک	اور تیری حقیقت کی ظلمت جہل میں گمراہ ہو گئے، پس توجہ
فانت حیرۃ العقلاء	عقلاء کے لیے باعث حیرت ہو،
لا شک فی وجودک لانک ثابت	اس میں کوئی شک نہیں کہ تو موجود ہوا کیلئے کہ دو ثابت ہو اور
وحقیقۃ یمتاز بعضک عن بعض فیما	واقعہ ہر تیرا ایک حصہ تیرے دوسرے حصہ سے ممتاز ہو،
یسع منک قداما اقل ممّا یسع	تیرے جس حصہ میں ایک فٹ کی وسعت ہو وہ تیرے اُس حصہ
ذراعاً وما یسع ذراعاً اقل ممّا یسع	کم ہر حسین ایک ہاتھ کی وسعت ہوگی، اور تیرے جس حصہ میں
الف ذراع وما یسع مائۃ الف ذراع	ایک ہاتھ کی وسعت ہو وہ اُس حصہ سے کم ہر حسین ایک ہزار
اکثر ممّا یسع الف ذراع وهل	ہاتھ کی وسعت ہو اور تیرے جس حصہ میں ایک لاکھ ہاتھ کی وسعت
المسافة بین الارض والشمس	ہو وہ تیرے اُس حصہ سے بڑا ہر حسین صرف ایک ہزار ہاتھ کی
تساوی المسافة بین الارض	گنیش ہو کیا جو سافت آفتاب زمین کے درمیان ہو اُس فاصلے
وشعری الیمانیۃ	کے برابر ہو چو شعری (ایک ستارہ) اور زمین کے درمیان ہو،

(۳) اے حضرات! آپ اس سے واقف ہن کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے ذاتی، لائق،
اننی، وہ دلیل ہر حسین معلول سے علت دریافت کی جائے، مثلاً، اسوقت دن ہو اور جب
دن ہوگا، آفتاب طلوع ہوگا، ایسے اسوقت آفتاب طلوع ہو، دن کا وجود معلول ہو اور طلوع آفتاب علت
ہو اور اس میں دن کے وجود سے آفتاب کا طلوع، ہونا ثابت کیا گیا ہو، یعنی معلول سے علت دریافت
کی گئی ہو، ایسی یہ دلیل، دلیل انی ہو،

لمسی، وہ دلیل ہر حسین علت سے معلول پر روشنی ڈالی جائے، مثلاً اسوقت آفتاب روشن ہو
اور جب آفتاب روشن ہوگا دن موجود ہوگا، ایسے اسوقت دن موجود ہو، آفتاب کا روشن ہونا علت
ہو اور دن کا موجود ہونا معلول ہو یعنی اس مقدمہ میں علت سے معلول معلوم کیا گیا ہو، ایسی یہ دلیل

دلیل ملی ہو،

ایک دوسرے مقدمہ اسکے ساتھ اور ملائے، علت (کار) ہمیشہ معلول سے خفی اور غیر ظاہر ہوگی، معلول عموماً ظاہر اور گھلا ہوا ہوگا، اسوقت ہمارے سامنے ہزاروں معلولات ہیں، جنکو ہم دیکھتے ہیں، سنہے ہیں چھوہے ہیں مگر انکی علت سے بالکل واقفیت نہیں ہو یہ میز کرسی گلدرت درودیوار سب موجود ہیں اور آپ سب لوگ انسے واقف ہیں مگر کتنے لوگ ہیں؛ جو انکی علت حیات، علت البصار، علت وجود وغیرہ جانتے ہیں، اسلئے علت انی زیادہ روشن ہوتی اور علت ملی پوشیدہ ہوتی ہو فلسفہ حال میں اکثر علت انی سے کام لیا جاتا ہو، اور فلسفہ قدیمہ کا تمام دار مدار علت ملی پر ہو اسی لئے فلسفہ حال کے دلائل زیادہ واضح قابل اطمینان صحیح ہوتے ہیں، اور فلسفہ قدیمہ کے دلائل خفی اور ظاہر فریب ہوتے ہیں،

(۴۴) فلسفہ حال کے دلائل مشاہدات سے ماخوذ ہوتے ہیں، فلسفہ قدیمہ میں دعوے سے زیادہ خود دلیل، دوسری دلیل کی محتاج ہوتی ہو، اسلئے فلسفہ قدیمہ کے دلائل سے فلسفہ حال کے دلائل زیادہ صحیح ہوتے ہیں، فلسفہ حال ایک مسئلہ بیان کرتا ہو اور آلات سے اسکی تصویر دکھاتا ہو اور دل کو اطمینان اور یقین، جاتا ہو وہ مسائل جنکو دیکھ کر آپ کہ اٹھینگے کہ مشاہدہ کبھی اسکے لیے کوئی دلیل نہیں قائم کر سکتا مگر برابر فلسفہ حال اسکے لیے مشاہدات کی مدد سے دلیل قائم کرتا ہو، قدم مادہ کی بحث ایک قدیم بحث ہو، دونوں فلسفی مادہ کی قدامت کے معتقد ہیں، مگر فلسفہ قدیمہ اسکویں ثابت کرتا ہو، مادہ ممکن ہو اور اسکان شی سے پہلے ہوتا ہو، اور نیز ممکن ایک صفت ہو اور مادہ موصوف اور بہر صفت کے لیے موصوف پہلے ہونا چاہیے اسلئے مادہ کو پہلے ہونا چاہیے، یا دوسری دلیل اس طرح پیش کرتے ہیں کہ عالم مؤخر کا محتاج نہیں ہو، اور جو کسی مؤخر کا محتاج نہ وہ قدیم ہو، اسلئے عالم قدیم ہو،

فلسفہ حال مشاہدہ سے ثابت کرنا چاہتا ہو، وہ کہتا ہو مادہ فنا نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک صورت چھوڑ کر دوسری صورت اختیار کر لیتا ہو، مثلاً اگر ہم ایک درخت کو کاٹیں پھر چیر کر ٹکڑے تختہ بنائیں، اور تختوں سے چھت بنائیں اور چھت جل کر خاک ہو جائے، لکڑی فنا ہو گئی، نہیں اب تک موجود ہی ہاں یہ البتہ ہے کہ وہ اپنی پہلی صورت پر نہیں ہے بلکہ خاک کی شکل میں ہے، اور کچھ دھواں کی شکل میں ہے، پروفیسر لاوڑی نے لکڑی جلانی اور اسکا تمام دھواں بخارات خاک کو ملا کر تولا تو ایک رتی بھی لکڑی کا وزن کم نہ تھا اس سے ثابت ہوا کہ مادہ ناقابل فنا شیء ہی اور قدیم ہے،

فلسفہ قدیمہ کے نتائج ذہنی ہی عالم تک محدود ہیں فلسفہ حال ہکودکھا دیتا ہے حلا کو فلسفہ قدیمہ بحال بتاتا ہے، دلیل اس پر یہ قائم ہے کہ خلا کا ہم اندازہ کرتے ہیں کہ یہ ایک گز کا ہے اور دو گز ہے، ایک گز ہونا اور دو گز ہونا صفت ہو اور ہر صفت موصوف کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور خلا کے معنی عدمی ہیں اس لیے ایک گز ہونا دو گز ہونا جو یقیناً وجودی اوصاف ہیں کبھی خلا کے نہیں ہو سکتے اس لیے خلا باطل ہے اور تمام عالم ملا ہے جسکی یہ ایک گز یا دو گز ہونا صفت ہے،

فلسفہ حال کہتا ہے کہ خلا ممکن ہے اور موجود ہے، کہہ ہوا (ایمیسفیر) صرف چند میل تک ہے پھر کچھ نہیں خلا ہے، دلیل کہ مفرغۃ الہوا (ایر پیپ) ہے یہ ایک قسم کا شیشہ کا آلہ ہے جسکے ذریعہ سے کسی برتن کی ہوا نکال سکتے ہیں، باین طرف شیشہ کا ایک فانوس ہوتا ہے اور اسی میں ہوا بھری ہوئی ہے اور یہ فانوس ایک دھات پر رکھا ہوا ہے، اور خوب فانوس سے جا ہوا ہے تاکہ ہوا نہ جاسکے اسی میں ایک نلی لگی ہوئی ہے اس نلی کو اوپر نیچے کھینچنے سے فانوس کے اندر کی ہوا نکل آتی ہے مگر جانیں سکتی ہے اس فانوس کے اندر ایک گھنٹی لگی ہے جب سب ہوا نکل جاتی ہے تو اس گھنٹی کو ایک کل سے بجاتے ہیں مگر اس سے نہ کچھ آواز نکلتی ہے، اور نہ کچھ سنائی دیتی ہے، کیونکہ آواز نکلنا اور سننا تو ہوا ہی

موقوف ہو، اور جب کوئی آواز سنائی نہیں دیتی اور نہ کوئی جانور (اگر اس میں ڈال دیا جائے) زندہ رہتا ہے تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ اندر مہوا نہیں ہے اب فانوس میں بالکل خلا ہے،

(۵) ای حضرات پانچویں فضیلت علوم جدیدہ کو یہ حاصل ہے، کہ ہر روز اس کے مسائل اور اس کے معلومات میں نئی نئی ترقی ہوتی جاتی ہے اور جدید اضافہ ہوتا جاتا ہے، جا بجا انجمنیں و ریل علم کی اکاڈمی، ہر جگہ کام اکتشافات ہو، زمانہ کی ترقی کا ہر ہاتھ کائنات کے چہرہ سے پردہ اٹھاتا جاتا ہے، فلسفہ قدیمہ کی ترقی دست مثل ہے، جس میں کسی قسم کی حرکت نہیں ہو سکتی، جتنے مسائل فلسفہ قدیمہ کے خزانہ میں ایک ہزار برس پہلے تھے بعینہ وہی حرف بحرف بلا زیادتی آج بھی موجود ہیں، ایک مسئلہ کی بھی تو ترقی نہیں ہوتی حالانکہ زمانہ کی اہمگی ہمیشہ معلومات کی پرکاکو وسیع کر رہی ہے، تو کیا اہم محترم علماء فلسفہ حسین روز بروز زیادتی ہوتی جاتی ہے اس فلسفہ سے بہتر نہیں ہے، حسین زیادتی ہی نہیں ہو سکتی ہو،

(۶) ہر دلیل اور ہر علم کی اصل دراصل استقرار و متعین ہے، آج ہم نے جو قواعد کلیہ تیار کیے ہیں ان سب کا دار مدار استقرار پر ہے، ہر کو یقین ہے کہ آگ چیزوں کو جلا دیتی ہے، ہمیں کیونکر اس کا یقین ہوا استقرار سے، فلسفہ قدیمہ کے دلائل استقرار سے ماخوذ نہیں ہوتے ایسے زیادہ غلط ہوتے ہیں اور فلسفہ حال کی بنیاد استقرار کی سطح پر رکھی گئی ہے ایسے وہ زیادہ یقینی اور قابل طینان ہے،

(۷) فلسفہ حال میں ایک اور قسم کی دلیل ہوتی ہے جو قلب کو نہایت اطمینان اور تسکین بخشتی ہے، فلسفہ قدیمہ میں اس قسم کی دلیل نہیں ہوتی، یہ دلیل تطابق عقلی ہے، تطابق عقلی کے یہ معنی ہیں کہ گو ایک مسئلہ کسی دلیل سے مبرہن نہ ہو لیکن اگر اس سے کچھ نتائج اس مسئلہ کو صحیح مانکر نکلے جائیں تو وہ بالکل صحیح ہوں، ایسے ان فروع کی صحت خود اس اصل کو ثابت کر دیتی ہے،

(۸) ایک سب سے بڑی وجہ فلسفہ حال کو فلسفہ قدیمہ پر فوقیت کی یہ اصل ہے کہ وہ فلسفہ قدیمہ

کی طرح بیکار لفظی جھگڑوں میں نہیں پڑتا اور نہ اس کے مسائل کے اقسام فلسفہ قدیم کی طرح مختصر اور بیکار ہوتے ہیں، اس لیے فلسفہ الہیہ سے فلاسفہ حال زیادہ اعتنائیں کرتے کیونکہ وہ ایک خیالی چیز ہے، اختصار کا یہ حال ہو کہ حاسہ سمع کے بیان میں فلسفہ قدیم صرف یہ بتاتا ہو کہ ہم کیوں سنتے ہیں فلسفہ حال سکواتنا بڑھاتا ہو، ہم کیوں سنتے ہیں، آواز کیا چیز ہے، آواز کیونکر منتقل ہوتی ہے، خلا میں آواز کیوں نہیں ہوتی، سائنات اور جوامہ میں بھی آواز منتقل ہوتی ہے، مطلق سرعت آواز، ہوا میں سرعت آواز، سائنات اور جوامہ میں سرعت آواز، آواز کی رفتار، آواز کی شدت، آواز کی تشریح، ہر چیز کی آواز کی برابر رفتار ہے، آواز کی رفتار سے بعد معلوم کرنا، شدت آواز، آواز کی شدت مرزب بعد کے تناسب سے کم ہوتی جائیگی، ٹیلیفون صدا پر بحث، انعکاس آواز، انعکاس آواز کا ضعف، گنگناہٹ، آواز موسیقی، آواز موسیقی کے موجات، آلات موسیقی وغیرہ بیکار بحثوں کی مثال دیکھیے، حرکت کی بحث دونوں فلسفوں میں ہے، مگر غور فرمائیے کہ فلسفہ قدیم نے اس کی سطح تفسیر میں کین اور بحثیں کی ہیں اور فلسفہ حال نے کیونکر؟ حرکت کے متعلق فلسفہ قدیم میں یہ مباحث ہیں، حرکت کی تعریف کہ حرکت نام ہو کسی شے کا تدریجاً قوت سے فعل کی طرف آینا مگر یہ معرفت ایسا ہو کہ معترف سے زیادہ خفی ہو، حرکت قطعیت اور توسیطیت کی بحث، یہ بحث یہ ہو کہ حرکت کی دو طرح تعریف کی گئی ہو، ان دونوں میں تطبیق، حرکت کے لیے چھ چیزوں کا ہونا ضرور ہو، حرکت کس کس چیز میں ہوتی ہو، حرکت کی دو میں ہیں ایک ذاتی اور عرضی یہ بحثیں بھی کس قدر معمولی اور سطحی ہیں،

طبیعیات جدیدہ میں حرکت کے متعلق یہ مباحث ہیں، حرکت کی تعریف، کہ حرکت نام ہو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا، حرکت کے اقسام، کائنات میں کوئی چیز ساکن مطلق نہیں ہو، ہاں ساکن اضافی ہو، حرکت کے عواقب کیا کیا ہیں، کل فائق جسم میں حرکت فتنہ نہیں ہوتی

بلکہ تدریجاً ہوتی ہو، حرکت کے متعلق تین قانون: اگر کوئی جسم متحرک کر دیا جائے اور کوئی عائق نہ ہو تو ہمیشہ وہ جسم متحرک رہیگا، متحرک اور ساکن دونوں جسموں کے ساتھ قوت کا عمل برابر رہیگا، فعل اور انفعال (اکشن، ری ایکشن) کا اثر برابر ہوگا، تیزنا، اورنا اسی قسم کا اثر ہے حرکت منعکسہ، حرکت منحنیہ کا بیان، انسان کوئی حرکت دائمہ نہیں پیدا کر سکتا، حرکت متساویہ، گھڑی کا بیان ہی مین آتا ہے، حرکت منقطعہ، حرکت دائریہ، زمین کی حرکت کا بیان اسی مین آتا ہے، حرکت مرکبہ یعنی وہ حرکت جو چند متخالف قوتوں سے ملکر پیدا ہوگی وہ کیونکر ہوگی،

یہ تو موٹے موٹے بیان ہیں اسی کے ضمن مین حرکت کے متعلق بیسیوں فطرتی قوانین کا بیان ہے قوت کی تشریح ہے، قوت بسیط اور مرکب کی بحث ہے، آلات کی مثالیں ہیں،

(۹) حاضرین! کیا اب بھی آپ فلسفہ قدیمہ پر علوم جدیدہ کو ترجیح نہینگے، جب آپ مذکورہ بالا وجوہ ترجیح کے علاوہ اس کے مفید نتائج، اور ایجادات و انکشافات سے مستفید ہوتے رہتے ہیں اگر آج اٹیم کی قوت معلوم نہیں ہوتی تو انجن موجود نہوتا، برقی روا اور مقناطیس کے تناسب کا اگر حال معلوم نہوتا تو ٹیلیگراف نہوتا، اسی طرح اگر علوم جدیدہ کے انکشاف نہوتے تو ہم جس چیز کو آج کل منٹ مین کر لیتے ہیں، وہ گھنٹوں مین پہلے نہ ہوتی، فوٹو گراف، ٹیلیگراف، گراموفون، فوٹو گراف، ٹیلیسکوپ، میکرسکوپ، واٹر پائپ، ایرپ، تھرماسٹر، ٹیلیفون، بارومیٹر، بیلون، بولرسکوپ، آلات موسیقی، پریس، اٹیم پریس، قطب نما، طرح طرح کی کلین، گاڑیاں، چیزیں علوم جدیدہ کی یہ وہ کرامات ہیں کہ اگر انکو تقدس اور ترک دنیا کے پردے مین ظاہر کیا جاتا تو دنیا آنکھو اعجاز اور خوارق عادت سے سمجھتی،

بعض مسائل ایسے ہیں جواب بھی معلوم ہیں اور پہلے بھی معلوم تھے مگر فلسفہ قدیمہ نے آنکھ صرف خیالی دنیا مین محدود رکھا مگر علوم جدیدہ نے آنکھ زور پر بڑے بڑے کرامات دکھائے،

یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ ہوا پانی کے نیچے کبھی نہیں رہ سکتی، اور اب بھی معلوم ہو مگر فلسفہ قدیمہ نے اس سے کوئی کام نہیں لیا، علوم جدیدہ نے اس کی بنیاد پر ایک بڑا کاجو تباہ کیا جس میں ہوا ایک کافی مقدار بھری جاتی ہے، اور ہوا کے زور پر آدمی بے تکلف سطح آب کی سیر کرتا ہے، یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ بارش بخارات سے بنتی ہے، مگر علوم جدیدہ ایک کل کے ذریعہ سے بخارات کو پانی بنا کر کچھ دیر کے لیے برساتے ہیں یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ شدت سردی سے پانی منجمد ہو کر برف ہو جاتا ہے، مگر آج اس قاعدہ پر جا بجا آئس ملین تیار ہیں، یہ پہلے بھی معلوم تھا کہ ہوا، دھواں، بخارات اور چڑھتے ہیں مگر فلسفہ حال نے آج اسی قاعدہ کے رو سے سیلون بنا لیا، اور بہت سے ایسے مسائل کی مثالیں مل سکتی ہیں،

پس اے محترم علما! آپ کو اب اسکے تسلیم کرنے میں کچھ عذر نہ کرنا چاہیے کہ علوم جدیدہ کو علوم قدیمہ پر مزیت حاصل ہے، اور نہ بدیہیات اور مشاہدات کے انکار کی ہمت کرنا چاہیے، اب ہم اپنی تقریر کے تیسرے ٹکڑے پر کچھ کہنے کی اجازت چاہتے ہیں،

علوم جدیدہ نے کتنے جدید علوم اور مسائل کا اضافہ کیا

علوم جدیدہ کی عام فہرست کے تحت مین دو قسم کے علوم ہیں، ایک وہ جو پہلے بھی موجود تھے، دوسرے وہ جو پہلے موجود نہ تھے جدید تحقیقات نے انکی بنیاد ڈالی ہے، پہلی قسم کے علوم مین یورپ نے یہ کیا کہ ان مین جو غلط مسائل تھے انکی تصحیح کی جو ناقص تھے انکی تکمیل کی، جو موجود تھے انکا اضافہ کیا، دوسری قسم کے علوم کے متعلق اس سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ یورپ انکا موجود ہے، ہم تفصیل وار بعض علوم کا نام لیکر انکے متعلق کچھ کہیں گے،

منطق، (الاجک) اس علم کا مقولہ ارسطو، مسلمانوں نے اس علم میں جتنی دقت نظری اور نگتہ آفرینی سے کام لیا کسی علم میں نہیں لیا مسلمانوں میں سے بھی خصوصاً مسلمانان ہندوستان نے

ہندوستان میں سے بھی خاص کر اس لکھنؤ نے، مگر یہ تمام وقت آفرینیان نفس منطق میں کم ہوئیں اور اگر کہیں ہوئیں بھی تو صرف منطق کے ایک جزو میں یعنی تصورات میں حالانکہ اصل چیز تصدیقات تھی، اور اگر تصدیقات میں کسی نے ہاتھ بھی لگایا تو زیادہ زور برہانیاں پر رہا حالانکہ اصل چیز 'استقرار تھی' اور اسی سے کم بحث کی گئی، گو اصول فقہ نے استقرار پر بحث کر کے اس اعتراض کا وزن کچھ کم کر دیا ہو، مگر پھر بھی وہ ایک دو صفحہ کی بحث ناکافی ہو، ہماری منطق کا زیادہ ممتاز حصہ یہ ہو، ماتن و شرح پر اعتراض و جواب، علم کی بحث، جعل سبب جعل مرکب، دلالت الفاظ، کلی طبعی کا وجود خارجی، موجبہ کیلئے وجود موضوع، شرطیہ میں حکم، وغیرہ مگر آپ خود غور فرمائیے کہ اصل منطق سے ان مسائل کو کیا تعلق؟

جدید منطق کی بنیاد لارڈ بیکن نے ڈالی، جس نے استقرار کو تمام معلومات کی اصل قرار دی، اور استقرار کے احکام اور قواعد پر کافی بحث کی، شہادت کی بحث کا اضافہ کیا گیا جو منجملہ دلائل کے ایک دلیل ہو، مغالطات پر تفصیل سے بحث کی گئی جکا تنقاع کے سوا اکثر کتابوں میں تو بیان نہیں اور اگر کہیں ہو بھی تو بہت مختصر، فضول بحثیں جو فن سے بے تعلق تھیں بیکل علم علیہ کردی گئیں، طرز گفتگو کسی قدر ترتیب کے تغیر کے ساتھ آسان کر دی گئی، قیاس مرکب اور قیاس غیر کامل کا اضافہ کیا گیا، منطق کا ایک جزو طرز استدلال ہو اور استدلال کے لیے حق کی جستجو ضروری ہو، ایسے حق کی ماہیت، طلب حق، اور اسکے احکام پڑھائے گئے تعریف میں، جب حد کی شناخت محال تھی ایسے رسم کے متعلق زیادہ تفصیل کی گئی، حس باطن، عقل، حواس ظاہرہ جو مستنبط دلائل ہیں انکے احکام پڑھائے گئے، مواد قیاس جو منطق کے اصلی جز ہیں ہمارے ہاں اُن سے بہت کم بحث ہو،

طبعیات (فزکس) طبعیات کے متعلق علوم جدیدہ نے جو قیمتی تحقیقات میں کی ہیں وہ بالکل حیرت انگیز ہیں، جدید طبعیات کی ترجیح کے لیے ہم صرف یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ دونوں طبعیات کے اصلی اور حقیقی مسائل کی فہرست ہم آپ کے سامنے پیش کر دیں،

قدیم طبیعیات	جدید طبیعیات
ہیولی، حیز، مکان،	خواص مادہ، قوت جذب و دفع، مادہ کے اقسام، جاذبیت عامہ، جاذبیت
ابطال خلا، ہیأت و شکل	ثقل، اوپر سے نیچے حرکت کرنے والے اجسام کے متعلق قواعد، مرکز ثقل،
بساط عنصریہ، سکون	جسم، رقاص، سکون و حرکت، قوت، موانع حرکت، قواعد متعلق حرکت،
ارض، بحث حرکت، حرکت،	تحلیل قوت مرکبہ، کرہیت ارض، میکینکس مغل (اور اسکے
متعلقات، حرکت کس	متعلقات (چر ثقل) ضغط سائلات کے قوانین (ہائیڈرو اسٹیکس) آب
کس چیز میں ہوتی ہو،	ردان کے متعلق قواعد (ہائیڈرولیک) غازات اور مفرغۃ الهواء (ایر پمپ)
کائنات فضائیہ (بارش	ہوا کے خواص، بارومیٹر، آلات ہوائیہ، سمعیات، آواز کی ماہیت اور اسکی رفتار
برو غیرہ) حواس،	کے قواعد، انعکاس آواز، آواز موسیقی، تار کی آواز، پھونکنے کی آواز، آلات
وجہ سماع، وجہ بصارت	موسیقی، آواز پیدا کرنے کے جسمانی آلات اور ساخت، کان کی تشریح، فونو گراف،
لمس، ذوق، انسان،	بصریات، نور کی ماہیت اور اسکے متعلق قوانین، انعکاس نور، انکسار نور،
حیوان، نباتات و حیات،	تحلیل انوار مرکبہ، قوس و قزح، ہینک رنگ، آلات بصریہ، دوربین، خوردبین
فلک الافلاک،	وغیرہ، آنکھ، حرارت کی حقیقت، حرارت اور نور کا تعلق، حرارت کے افعال،
	تھرمومیٹر، مثل حرارت، آلات بخاریہ، بخارات کے افعال اور قوت کائنات
	فضائیہ (میزولوجیا) بادش کے منافع، کربائیت، مقناطیس، قطب نما،
	میلیگراف، تصادم سے کربائیت پیدا ہونا، کربائیت کے قوانین، آلات کربائیہ
	تحلیل کربائیت مرکبہ، اجتماع کربائیت، کربائیت کا وزن، زکانون اٹمی کا
	رہنے والا ایک حکیم تھا چونکہ اس نے اس کربائیت کا انکشاف کیا اسلئے اچھی طرح
	اس کا انتساب کیا گیا، تافیر کربائیت، ٹیلیفون، حیوانی کربائیت،

ای حاضرین جلسہ! کیا آپنے خیال فرمایا کہ طبعیات قدیمہ کو طبعیات جدیدہ سے کیا مناسبت ہو؟
اور باقی علوم کو ملاحظہ فرمائیے،

علم الکیمیاء، (کیمسٹری) کیمیادہ فن ہو جس میں چیزوں کی تحلیل و ترکیب اور انکے خواص سے
بحث کیجائے، کیمیا خاص مسلمانوں کا فن ہو اور وہی اسکے موجود ہیں، علوم عقلیہ میں سے سب سے
پہلے مسلمانوں نے اسی کی طرف توجہ کی، کیمیاء میں بہت سی دھاتیں اور ترکیبیں، ایجاد کیں،

کیمیادی دواسازی کی ایجاد سے طب کو بڑا فائدہ پہنچایا حکیم بنی مروان، خانہ، امام جعفر صادق، جابر
ابن حیان المتوفی ۱۸۰ھ امام ابو بکر ابن زکریا رازی المتوفی ۳۰۰ھ وغیرہم کیمیاء کے مشہور علمائین جنگی
تحقیقات پر جدید ہیئت کی بنیاد قائم ہو، محترم علما! اسکندر فہوس کے قابل یہ امر ہو کہ خاص وہ فن
جو ہماری ایجاد ہو، ہم اُس سے بے خبر ہیں اور ہمارے درس نصاب میں اسکا ایک حرف بھی داخل
نہیں، گو یہ فن قدیم ہو مگر کوئی خاص کتاب عربی میں اس فن پر موجود نہ ہیں، ہو ممکن ہو کہ کسی گننام
کتب خانہ کے گوشہ میں پڑی ہوئی ہماری غفلت پر اظہار حسرت کر رہی ہو،

آج علوم جدیدہ کے تحت میں سب سے جلی نام کیمسٹری کا ہو، جس نے یورپ کی آغوش
میں حیرت انگیز ترقی کی ہو، بیسیوں کتابیں ہر سال اس فن پر نکلتی ہیں، ہمیشہ ایک جدید عنصر
کے وجود کا پتہ لگاتی ہو، ریڈیم کے انکشاف نے علمی دنیا میں ایک نئی گایا پلٹ کر دی، سیکڑوں
قسم کی نئی دھاتیں دریافت کیں، جن سے مختلف قسم کی چیزیں تیار ہوتی ہیں انہیں دریافت
کر کے علم المناظر کے اصول میں ایک پلچل ڈال دی، علم الطب کے لیے ایک بہت بڑا دوا گار پیدا کر دیا کیمسٹری
کے سالانہ انکشافات کے اظہار کے لیے ہر سال جلسے ہوتے ہیں، مادہ کے صفات خاصہ اسی
کیمسٹری کی مدد سے بدلتے ہیں، جدید کیمسٹری نے زراعت کو بھی بہت فائدہ پہنچایا،

علم طبقات الارض (جیالوجی) اس علم میں زمین کی حقیقت، ترکیب، اجزائی ترکیبی،

پیدائش سے بحث ہوتی ہو، علم معنیات بھی اسی میں شامل ہو اس سے یہ دریافت کیا جاتا ہو کہ زمین کے ہر طبقہ کے کیا خواص ہیں؛ کوکہ کمان پیدا ہوگا؛ پتھر سے بلور کمان بن جائیگا، زمین کے کس حصہ میں کیا چیز پیدا ہوگی؛ اسی قسم کے اسمیں مباحث ہوتے ہیں جہاں تک ہمارے دائرۂ نظر کو وسعت ہو، یہ معلوم ہو کہ عربی میں کبھی یہ فن موجود نہ تھا، جستہ جستہ فقرے اسکے تعلق شاید مل جائیں، کیا علمای سلف کی طرح ہمارا یہ فرض نہیں ہو کہ جو علم ہمارے سینہ میں نہوا سکو دوسرے دن سے حاصل کریں،

علم النباتات (بوٹنی) اس علم میں نباتات اور جڑی بوٹیوں سے بحث کیجاتی ہو، انکے خواص دریافت کیے جاتے ہیں، انکی جی پتی کی تشریح کی جاتی ہو، ادنیٰ نبات کو اعلیٰ درجہ تک پہنچانے تک کی ترکیبیں معلوم کیجاتی ہیں رومی زمین کے ہر قسم کے نباتات کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں، یہ علم ایک قدیم علم ہو مسلمانوں میں ابن البیطار اندلیسی المتوفی ۸۴۶ھ اس فن میں ایک خاص دستگاہ رکھتا تھا، نباتات کی تلاش میں اندلس سے ساحل نیل تک چلا آیا، اسی دھن میں جریک اور بلاد روم کی خاک چھانی، کتاب ادویۃ المفردہ نباتات میں اسکی ایک خاص کتاب ہو جو ۱۲۹۱ھ میں دو جلدوں میں مطبع یولاق مصر سے چھپکر شائع ہو چکی ہو،

آج یورپ نے اس فن کو کمان سے کمان پہنچا دیا، علمای نباتات نے مستحکم دلیلوں سے یہ ثابت کر دیا ہو کہ انسان و حیوان کی طرح یہ بھی زندگی رکھتے ہیں، زہر سے مر جاتے ہیں، مرد و عورت سے ازواج حاصل کرتے ہیں، ہوا میں سانس لیتے ہیں، زمین سے خوراک حاصل کرتے ہیں، ہر درخت کے خواص فرما کرتے ہیں، اسکے اعضا کی تشریح کرتے ہیں اسکی تصویر اتارتے ہیں، ہر درخت کے ایک خاص اسلوب کے ہونے کے فوائد بیان کرتے ہیں انکے حالات موسمی دریافت کرتے ہیں دنیا کے عجیب و غریب درختوں کا پتہ لگا چکے ہیں مشہور مقامات میں ان عجیب و غریب الگ نباتات سے میلون کا باغ بستے ہیں علم طبع

کو ہمیشہ نیا نیا فائدہ پہنچاتے ہیں،

علم اہیوان (ژواالوجی) اس فن میں حیوانات کے خواص، تشریح حالات، اُنکے بود و باش کے مقامات، وغیرہ سے بحث ہوتی ہے، یہ فن یونانیوں میں بھی موجود تھا حکیم دیمقراطیس اس فن کا اول مدون تھا، مسلمانوں نے اس علم کے کسی کتاب کا ترجمہ نہیں کیا، ہاں خود تحقیق کی سب سے پہلے مسلمانوں میں جاحظ المتوفی ۳۵۰ھ نے اس فن میں کتاب لکھی لوگوں نے اُسکی بڑی قدر کی عوام نے ہاتھوں ہاتھ لیا مگر چونکہ جاحظ میدان فصاحت و بلاغت کا شمسوار تھا اس میدان کا مرد نہ تھا اسلئے کھلم کھلا علمائے اس کتاب کو جاحظ کی جہالت کا مجموعہ سمجھا، حاجی خلیفہ حلبی نے بھی لکھا ہے کہ یہ کتاب محض یہود اور غلط ہے، دوسری کتاب عجائب المخلوقات ہے جو قزوینی المتوفی ۶۲۷ھ کی تصنیف ہے یہ کتاب ۵۳۰ھ میں قاہرہ میں اور نیز یورپ میں چھپ چکی ہے اس کتاب میں صرف مغز خرافات اور غیر فطرتی حکایات ہیں، تیسری کتاب دیمیری المتوفی ۷۸۰ھ کی حیوۃ اہیوان ہے یہ کتاب آسانی سے ہر جگہ مل سکتی ہے، دیمیری محدث و فقیہ تھا، علوم عقلیہ سے اُسکو تعلق نہ تھا جیسا کہ خود دیمیری نے کتاب کے خطبہ میں ذکر کیا ہے، اسلئے کتاب خلفا کی تاریخ، ادب کے نوادر فقہ و حدیث کے مسائل سے ملو ہے، اصل محبت کے متعلق صرف اتنا لکھا ہے، ہر جانور کے نام کی لغوی تحقیق اور حکما کا اس کے متعلق خیال ذکر کیا ہے اور وہ بھی مجمل، آخری دور میں حافظ سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے علم اہیوان کے متعلق ایک کتاب لکھی مگر اُنکے مذاق سے ظاہر ہے کہ وہ کتاب کیسی ہوگی

یورپ نے اس علم کو اتنا بڑھایا اور اتنی ترقی دی کہ تمام علوم سے زیادہ اس فن کی کتابیں ضخیم ہو گئیں، ہر قسم کے حیوانات کے حالات، تصویریں، تشریح اعضاء، خواص، اُنکی تاریخ، اُنکے منافع و مضار، اُنکے مساکن، اُنکے خاص خاص اعضاء کے فوائد، اُنکے عادات سے بحث کی، ہمیشہ اُنکے متعلق تحقیق کا سلسلہ جاری ہے ہر سال ایک ایک جلد (فونا) اس فن کے متعلق ایک علمی مجلس کے

زیر نگہ رانی شائع ہوتی ہو، صرف ایک ایک حیوان کے حال میں ایک ایک ضخیم کتاب ہو، اس وقت تک سیکڑوں جلدیں شائع ہو چکی ہیں، اور ہو رہی ہیں، جا بجا حیوانات کی ایک بستی آباد کی گئی ہو، علم الانسان (انٹرا پولوجی) یہ فن انسان کی پیدائش، اسکی ابتدائی حالت کی تاریخ، اور اس وقت کے حالات وغیرہ سے بحث کرتا ہو، علوم قدیمہ میں یہ فن مطلق نہیں، علوم جدیدہ کی فہرست میں یہ ایک بہت ممتاز فن ہو اور یہ فن ممتاز نہ ہو تو اور کون فن ممتاز ہو جسکا انسان خود موضوع ہو اور افسوس ہے کہ انسان اس فن سے ناواقف ہو جسکا آپ وہ موضوع ہو،

علم اجمال (ایٹیکس) اس علم میں حسن کی ماہیت، اور اسکی تعریف، اور ہر چیز کی مختلف خوبصورتیوں کا بیان ہوتا ہو، ہلکوجان تک معلوم ہے عربی میں اس فن پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، بجز اسکے کہ اصول فقہ اور علم کلام میں، حسن و قبح اشیا کی معمولی بحث ہوتی ہو، علوم جدیدہ میں یہ ایک کامل فن ہے جسپر کتابیں تصنیف لگئی ہیں اور قابل تحصیل فن ہو،

علم المذاہب (ریلیجن) اس علم میں مذاہب عالم کی تاریخ اور انکے اصول کلیہ پر بحث ہوتی ہو عربی میں اگر اس فن کا وجود کہا جاسکتا ہو تو علامہ عبدالکریم شہرستانی المتوفی سنہ اور علامہ ابن حزم المتوفی ۵۴۰ھ کی کتاب الملل والنحل سے لیکن ان دونوں کتابوں میں ایک مخصوص بحث ہو، آزادی سے ہر مذہب کی تاریخ اور انکے کلی اصول پر بحث نہیں ہو،

علم الاقتصاد (پولیتیکل اکانومی) اس فن کا موضوع ولایت یعنی دولت ہو، دولت کے حاصل اور مخارج سے بحث ہوتی ہو، حسن انتظام اور میاندرومی کے قواعد بتائے جاتے ہیں، اس علم کی چار بڑی تقسیمیں ہیں، پیداوار (پروڈکشن) تقسیم (ڈسٹری بیوشن) مصارف (کنزیشن) مبادلہ (ایکس چینج) انھیں چاروں پر تفصیل بحث ہوتی ہو، علوم قدیمہ میں اس علم پر کوئی کتاب نہیں ہو، ممکن ہے کہ امام ابو یوسف کی کتاب الخراج اس علم کی کتاب ہو سکے مگر اسیں وہ مفصل بحثیں کمان، جو اس علم کی ضخیم کتابوں میں

موجود ہیں۔ اور جو آجکل کے کورس کے جزرِ عظیم ہیں جن سے ناواقف رہ کر کوئی کسی سلطنت کے مالی انتظام پر گفتگو کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا،

فلسفۃ اللغۃ (فیلا لوجی) یہ ایک بالکل جدید فن ہے جس میں دنیا کی زبانوں کے باہمی تعلق اور تعلقات پر بحث کی جاتی ہے زبان کے تعلقات سے اقوام کے تعلقات پر روشنی ڈالی جاتی ہے، زبان کی پیدائش اور اس کی درجہ بدرجہ ترقیوں کا ذکر ہوتا ہے، اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے کہ زبان کیونکر پیدا ہوتی ہے اور کیونکر مدون ہوتی ہے، علومِ جدیدہ میں یہ ایک لذتِ فن ہے، یونانیوں نے اسکے دونوں مسئلوں پر بحث کی تھی، عربی میں اسکے متعلق کوئی تصنیف نہیں ہے جستہ جستہ ایک فقیر نے کتابوں میں اسکے متعلق مل جاتے ہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے حجتہ اللہ البالغہ میں بھی صرف ایک فقرہ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے، کج فلسفۃ اللغۃ ایک قابلِ تحصیل فن بن گیا ہے ہر زبان کی فیلا لوجی علمِ علیحدہ علمِ مدون ہو رہی ہے، اگر نہیں ہے تو ایک مسلمانوں کی زبان کی، جرجمی زبان اڈیٹر الملال نے ایک چھوٹا سا رسالہ عربی زبان کے فلسفہ پر لکھا ہے مگر ناکافی، ہندوستان میں بھی ایک شخص نے عربی زبان کی فیلا لوجی پر بحث کی ہے مگر اصل مقصود کو چھوڑ کر خدا جانے کہاں کہاں کے مسائل چھیڑ دیے ہیں،

جغرافیہ (جیو گرافی) جغرافیہ وہ علم ہے جس میں ارض کے طبیعی اور فطری حالات کا علم کیا جائے اور اس کی طرزِ سلطنت پیداوار کے پائیدار وغیرہ بیان کیے جاتے ہیں اس علم کے دنیا میں ماہر اہلِ فنیقیہ تھے، مسلمانوں نے اس علم میں حیرت انگیز ترقی کی تھی، ابن فیروز بہ ابوالحق اصطخری، مقدسی، بیرونی، زحہشری، اور سی، قزوینی، زین الدین مسعودی، یاقوت حموی، مسلمانوں میں ممتاز جغرافیہ دان تھے جن کی جغرافیائی تالیفات اب تک مستعمل ہیں، مگر یہ سب تالیفات مصائبِ سفر کی شدت کی وجہ سے صرف انھیں ملکوں کے حالات اور راستوں کے بیان تک محدود تھیں جو مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور جہاں سے

گزرے تھے، آجکل جغرافیہ ایک بہت بڑا فن ہے، ملک ملک اور شہر شہر کے حالات طبعی، پہاڑ، دریا، نہر، وہاں کی مشہور عمارات، پیداوار، اقوام، آب و ہوا پر کافی بحث ہوتی ہے، ہر ملک کا مکمل نقشہ تیار ہے جو جنگ کے ملاحظہ کے بعد آدمی صرف اپنے کتب خانہ میں بیٹھ کر دنیا کی ایسی سیر کر سکتا ہے جیسی آنکھوں دیکھی، دنیا کے چپہ چپہ پہاڑ دریا ہر جگہ کی سیر کی اور ان کے حالات اور نقشے بنائے عالم کے فطری اصول کی بنا پر چند تقسیمیں کیں،

علم الہیاء (اسٹرانومی) علم الہیاء وہ علم ہے جس میں اجرام سماوی کے متعلق بحث کی جائے، علم الہیاء کا گوارہ طفولیت ایشیا کے میدان ہیں، ہندوستان، مصر، میں ان علوم نے ترقی کی، یونان، ختا، اور بابل میں اور زیادہ ترقی حاصل کی مسلمانوں نے الہیاء کا زیادہ حصہ اور علون کی طرح یونانیوں سے لیا، اسلئے مسلمانوں میں بطلیموسی الہیات کا رواج ہوا، الہیات میں مسلمانوں نے ترقیاں کیں مگر ان کی ترقی آلات رصدیہ، رصد گاہیں، تالیفات تک محدود رہیں، مسائل پر تنقید کی مگر کم، جدید الہیاء کی بنیاد کوپرنیک نے ڈالی اور آفتاب کو کائنات کا مرکز مانا، گلیلیو نے دور بین ایجاد کر کے اس فن کو آسمان ترقی پر پہنچا دیا، آج جدید و قدیم الہیاء میں آسمان و زمین کا فرق ہے، دونوں قدیم الہیاتوں کے آلات رصد ملاحظہ کیجئے اور خود فرمائیے کہ کون الہیاء صحیح ہوگی، وہ ستارے جن کو آپ اب تک ثوابت سمجھتے تھے ان میں سے اکثر آفتاب ہیں جن کے ارد گرد خود بیسیوں چاند طواف کرتے ہیں زمین کے سکون کا آپ کو یقین تھا اب اس کی حرکت راہی بعین ہو گئی، چاند آپ صرف ایک سمجھتے تھے جدید الہیاء نے ثابت کر دیا کہ ہر سیارہ کے لیے چاند ہیں آپ کی زمین کے لیے تو صرف ایک ہی چاند ہے عطار اور زہرہ کے چاروں طرف تو پانچ پانچ چاند چکر لگاتے ہیں، آپ کے نزدیک سیارات صرف سات تھے جن میں چاند اور آفتاب بھی داخل تھا اب آفتاب اور چاند کو سیارات سے نکال دینے کے بعد آٹھ سیارات ہیں،

اذناب، عجمل آپکے ہاں، کرۂ نار میں پیدا ہوتے تھے اور اب یہ ستارے ہیں جنکی حرکت کے قواعد تک متعین نہیں، قدیم ہیأت کو اسی میں پس و پیش تھا کہ آفتاب اوپر ہی یا زہرہ اور عطارد اوپر ہی یا آفتاب ان دونوں کے بیچ میں ہی یا نیچے ہی جدیدہ ہیأت نے تمام خطرات مٹا کر ثابت کر دیا کہ آفتاب اوپر ہی، آپ کائنات کا مرکز زمین کو مانتے تھے اور آج محقق ہو کہ کائنات کا مرکز آفتاب ہی، آپ کو آفتاب پر داغ لگانا ناگوار خاطر تھا مگر جدید ہیأت نے ثابت کر دیا کہ آفتاب کے چہرہ پر کثرت سے داغ ہیں اُن داغوں کی تصویر بھی کھینچی گئی، ماہتاب کے کرہ کا تو اتنا حال معلوم ہو جتنا آپ کو اپنی زمین کا، چاند میں پہاڑ، دریا، غار ہیں اور سب کی تصویریں موجود ہیں، ہر ستارہ کے سال اور مہینے اور حرکات کی تفصیل کی اُنکے اجزائی ترکیبی کا حتی الامکان پتہ لگایا، وغیرہ وغیرہ

علم النفس (بسیکولوجیا) علم النفس کا نشان قدیم الایام سے ملتا ہو، فلسفۃ الہیہ میں اس سے زیادہ بحثیں ہیں، کی ایک خاص کتاب عربی میں موجود ہو اور یورپ میں چھپ گئی ہو مگر اسمیں زیادہ تردیدیات اور دوراز کا ربا تین ہیں، مسلمانوں نے بھی اسپر مستقل کتابیں لکھی ہیں علامہ عبد الہادی ایساری کی کتاب الفتح فی احوال الروح اور حافظ ابن الیقیم المتوفی ۸۵۰ھ کی کتاب الروح اس باب میں ممتاز تالیفیں ہیں اور مصر میں چھپ گئی ہیں مگر ان کتابوں کے زیادہ اوراق میں نفس پر مذہبی حیثیت سے بحث کی گئی ہو، فلسفۃ حال نے اسپر فلسفی نظر سے نگاہ کی، نفس کی قوتوں پر بحث کی، اخلاق سے انکا تعلق بتایا،

ان علوم کے علاوہ سب سے بڑا فن میکنیکس کا ہو جسکا مٹا مٹا نشان گو مسلمانوں میں پایا جاتا ہو۔ مگر جب اُنکو ترقی نہیں دی گئی اُن سے کام نہیں لیا گیا تو اس علم سے کیا فائدہ؟ اور چند علوم پر بحث کرنا باقی رہ گیا ہو مگر قلت وقت اُنکی تفصیل کی اجازت نہیں دیتی،

ہم اخیر میں پھر اپنے محترم علما کی طرف خطاب کرتے ہیں کہ اے محترم علما! کیا اب بھی آپ کو علوم جدیدہ کی فضیلت اور ان کے قابل تحصیل ہونے میں کچھ شک ہو اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ ہمارے علم نہیں تو خود یونانی علوم و فنون بھی تو ہمارے نہ تھے مگر آپ نے انھیں چند ذروں کو اٹھا کر آفتاب بنادیا، ہر خزمین سے اپنے خوشہ چینی کی اب کیوں آپ علوم جدیدہ کے اس بڑے خزمین کی طرف التفات نہیں کرتے۔ حالانکہ

ہم سچکے ذوق طلب از جستجو باز مہنداشت
 دانہ می چیدم من آن روز کہ خرمین دہستم

اس لکچر کے ضمن میں، ایک عجیب و غریب واقعہ جس نے، ندوہ کی اصلی خصوصیت کو بالکل آئینہ کر دیا، انکا عربی لکچر تھا، یہ واقعہ بالکل اتفاقی طور پر پیش آیا، وہ اردو میں لکچر دے رہے تھے، اور بعض مسائل کا باہم موازنہ کر رہے تھے کہ بعض لوگوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ عربی زبان میں کچھ بیان کریں، چنانچہ انھوں نے تھوڑی دیر تک عربی زبان میں بھی نہایت جرسنگی کے ساتھ تقریر کی، ابھی وہ اپنی عربی تقریر ختم بھی نہ کر چکے تھے کہ شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی نے فرمایا کہ اس تقریر میں یہ احتمال ہو سکتا ہو کہ وہ موضوع بحث پر پہلے سے تیار ہونگے، اسیلے حاضرین جلسہ میں سے کوئی صاحب ایک خاص عنوان متعین کریں، جس پر وہ طبع آزمائی کر سکیں، چنانچہ جناب خواجہ غلام الثقلین صاحب نے اشاعت اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی فرمایش کی، انھوں نے اُسی جرسنگی اور روانی کے ساتھ تقریر شروع کی، اس پر تمام حاضرین، اور عوام انگریزی خوان اصحاب نے تحسین کی صدائیں بلند کیں، چنانچہ اس تقریر کا خلاصہ یہ ہو،

المحبة التي القاها السيد سيدهما محمد علي والعاوم تجا في حفلته السنو الكاسية
 كيف ينشر الدين الاسلامي بالهند

قبل ان ناخذ باطراف الخطبة نرى ان نقدم ساداتنا الكرام! اليكم صميم اخلاقتنا

هذه الشكر على جزيل الحسانكم اليانا شرفتمونا بالسؤال عن شيء لسنا بعثدين
 الان، لاجلنا لكن اتبعاء لرضائكم وامثالا لامر كرم ورم ان تنفوه بكلمات تشرح عنها
 يتجول في خواطرن في شان هذا الموضوع الجليل،

سألتونا عن المناهج التي اذا سلكها الاسلام نور وشمس يروى المهند طاب الله فقول مجمل
 بنان نرى حتى تحل بنا ملزمة هل المبدأ منها قبل؟ فان الشر فعلينا ان تفكر في الادوات التي
 اكتفاهما بما ونستعمل السبل التي حتى سلكها فزنا بما توخينا، فلما تفكرنا في اخضاع هذا
 للفر الذي عرضتموه علينا، وجدنا ان قد انى علينا حين من الدهر كنا فيه في احد الاشياء
 جزيرة العرب نجما من جاهل من عما يحجب علينا متفنين في اساليب الانبياء لبعضنا البعض
 غير عالمين بقدر رحياتنا، نابذى سعادتنا وراء ظهورنا، متغشين بديا جدير الجمل والبع
 والطغيان، ظلمات بعضها فوق بعض، اذا قد برغت علينا شمس الهداية التي اشرفت
 الارض بنورها وتفرجت عين السعادة من جيل بطحاء فاضلت بها مزارع الافعدة
 واخذت زخرفها، الا وهي الاسلام، الذي جاء به النبي الامي ص

لما بلغ هذا النبي المشاهدة واستطاع ان يقوم باعباء الوحي وتقويض اركان الكفر
 وقيادة الصخرة شرفت بالرسالة وفحص بالنبوة من بين الناس، ونودي من السماء يا ايها
 المداثر قم فانذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز فاهجر ولا تمنن تستكثر ولربك
 فاصبر متى سمع النبي هذا الصوت العذب الذي ما خرج قط من فم كاذب اشيم قام
 من بساطه الخشن والناس نيام على فرشهم الوثية؛ وناذ لهم ناعا على صوته يا قوم
 احبوا داعي الله وذروا ما تعبدون غير الله واستقيموا في مشيكم ولا تدعوا مع الله الها
 اخر، وخذوا الاسلام بكمزهاجا، والقرآن سرلجا، فلم يلبسوا حتى سبوا عرض النبي الطهر

من كل شيء، وطفقوا يرمونه بالسنتهم وحمجارهم وضائق الأرض عليهم وأرسلوا حبسوا ولولا
 أن يتلقوه بأسيا فهم الصوارم ولكن الله وقاه شر ذلك لئيم حجة الباطنة ويعلم كلمة
 التوحيد ويشرق الدنيا بنوره الغير المشوب بالانطفاء

كلما كان النبي ص يحفظ الناس اخذ ولا يخفى وأعرضوا عنه واستنوه بجاهلهم
 يرميه الولدان بالحجارة حتى كانت قد مضى قدامه اللتان مخلقتهما لأن تكلا، فيا شهد
 جمعيتنا! الفتوا انظروا كم إلى صفحات التاريخ اهل العرب كلهم كفار متهمين أو للقتال
 قلوبهم مفعمة من عقارب الشجاعة والأطغان، منكرون بآيات الله جامدون على وجد
 عليهم أباءهم، مقفون بأنارهم المضلّة مقتدون على سيرهم إلى احضنة مصرون على
 خلاطهم الشنيعة وسجايأهم الشنيعة، معرضون عن سبيل الاسلام

فسألكم لما كانت الحال هذه كيف نشر النبي الاسلام في العرب؟ على رغم انوف الكفر
 فلما كان جوابكم فخيرة اليكم نشر النبي الاسلام متمثلا بما جاء به من الحكمة الباهرة الكافلة لأحياء
 الأمة الميتة وانهاضهم إلى السلم والارتقاء وتزكية أنفسهم لا وهى القرآن الكريم، فانتشر الاسلام
 إلى السجاية الفاضلة وغرائزة القومية وخلأ نفع المستعذبة ومقلات الصادقة الأخذ
 بجامع القلوب بصدقها فلما بصريه الناس وهو على ما وصفت اقتدوا على آثاره
 واجابوا ما دعاهم اليه وسجدوا له وسجدوا له ودخلوا فيما دخل وخروجوا ما خرجوا فصبحت
 العرب مرتدية بشيم الاسلام داعية الله وحده متخلقة باخلاق القرآن، فامضت عليه
 بضعة السنين حتى أصبح الاسلام دين العرب والعجم وأورقت شجرة سعيه فانتشرت ثم انتعت
 ولما تلونا عليكم شواهد تاريخية غير متلفعة تحفظها بطون الكتب،

قالت فئة من متعصبى للناس ان الاسلام انتشر في اصقاع الارض تحت اظلال السيوف،

ووالله ما هذا الاكامة اختلقها السنتم واقلاهم لا يجدون لها عرونة تاريخية
وكيف تافهم احلاهم بان يعيبوا هذا ادينا نادی في ريعان شبابه باعلى صوته الاكراه
في الدين لتمام احلا الاسلام من اهراق الدماء في صباه فانما هو بعد ان صالت العرب
عليه بخيله ورجله وازمع الكفار ان يستاصلو ادين المسلمين ويغادروهم صرعى
لا يذروا نفسا مسلمة تذكر الله فاحل الله للمسلمين دماءهم حتى يتوبوا وتضع الحرب
اوزارها ليدبوا دسائس الكفر عن حوزة الاسلام ،

هذا ، فلما صنع الاسلام هكذا في بدءه لا انتشاره فاحصى بنا مقى عز من ان ننشر
الاسلام بالهند ان ناخذ بما يدان به فتمثل باخلاق القران ونحلب الفضائل ونتحلى عن
الرزائل ، وبترة كل منادى ادى التشنت والشنان وننبذ الكسل جانبنا ونطرح عوامل
تشق عصا الوفاق ونوقف تيار البعدات المريع ونقل شبابة الفعل الشنيع ، ونطلب
بما امر الكتاب الكريم ونحفد الى ما هدت اليه السنة السنية الصحيحة السليمة ونناي
بعوارضنا عن الخلال الفاسدة السقيمة ،

فاذا مر رجل مسلم متخلق باخلاق القران بقرينة عامرة وراة اهلها اقتدوا على انارة
واخذوه اماما لهم ونالوا علاهم واصبحوا مسلمين ، فلان تقضى بعد هذا علينا اعوام
قلائل الاكان الاسلام في اقطار الهند قاطبة لا في اقطار الهند فقط بل في مشارق الارض
ومغاربها ، وليكرهية تمتد سطوته ويستولى على العالم وسلطانة ويصير قطبا لرحى
الدنيا قرانه والاسلام كما انتم تعلمون ما نشر في الهند بقواضب الملوك القواضى
ولكن ، بسعى الشيوخ الكرام المتصوفين ، جعل الله سعيهم مشكورا ، ورزقنا اتباعهم
في نشر الاسلام ،

لن يحضروا دين احية صوامر الجبابرة المدمرة لكل صالح من الاعمال المرية لكل قوة
الامة نعلم تخضع لها رقاب الناس تعنوها وجوههم ولكن ان تركع لها قلوب ليس
عليه مقاض غير الصديق، والحق وكيف وانما الدين عبارة عن شئ في القلب هو
التوحيد كما قال النبي ص من قال لا اله الا الله دخل الجنة وقال مرة اخرون سبكم
ابوبكر بكثرة الصلوة والصوم ولكن يشئ في قلبه وهو اليقين وكيف تقدر السني
الضاربة رقاب الناس والذوابل السم الصادعة جواهرهم وضلوعهم ان تضع اليقين
بقلوب الناس هم كارهون قال الله تعالى "اذا نكروا الناس حتى يكونوا مومنين"
فالان الطريقة الوحيدة المجدية نفعا غير الا مريد عليه ان يجعل الناس الذين
نفسه انموذجالدينه ومثالا لما يعمد اذا عتة فعليكم ايها الناس اذا.....

جب یہ ضروری کارروایاں ختم ہو چکیں اور طلبای دارالعلوم نے اپنے آپ کو سن کا حقیقی مستحق ثابت
کر دیا، تو جناب صدر انجمن صاحب نے فرما کون کو سند عطا فرمائی، جس کے نام یہ ہیں،

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
	مولوی محمد سلیمان صاحب بہاری		مولوی خضر محمد صاحب لکھنوی
	مولوی محمد ضیاء الحسن صاحب علوی کاکوری		مولوی محمود علی صاحب لکھنوی
	مولوی محمد یوسف صاحب اعظم گڑھی		مولوی محمد کریم الدین صاحب ہسارنی
	مولوی محمد نجم الہدی صاحب بہاری		مولوی محمد عبدالباری صاحب بہاری
	مولوی محمد ظلیل صاحب اعظم گڑھی		

اور سند دیتے وقت طلباء کو فرما فرما خود داری، عزت علم اور قوم کی محبت قائم رکھنے کی نصیحت کی۔
سند کی عبارت طرز جدید کے موافق نہایت صاف، سادہ، مختصر تھی آخر میں ناظم دارالعلوم کے دستخط
تھے اور ہر طالب العلم کے نام کے ساتھ کامیابی امتحان کے درجہ کی تفصیل تھی، چنانچہ اسکی بعینہ نقل یہ ہے اور
اسے ہر دو وزن طالب علم جس میں موجود ہے دیکھو ۲

مكتبة رستقود ان العلوم

الدراسة العلمية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام
على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين
يشهد ان
"العالمية" في امتحان دار العلوم ملندوة العلماء
الكائن سنة ١٣٠٠ في الدرجة
الامضاء
ناظر المد رسته

سندوں کے تقسیم ہونیکے بعد جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی نے اُن رقموں کی تفصیل بیان فرمائی، جو روسای شہر نے خاص انعام طلبہ کے لیے مرحمت فرمائی تھیں، اور یہ فرمایا کہ اس رقم سے طلبہ کو بجلے دوسری چیزوں کے، کتابیں خرید کر دیجا یئنگی، جسپر انکی آئندہ ترقیوں کا دار مدار ہو، خاص ندوۃ العلماء کی طرف سے استنبولی خوشخط اور مذہب قرآن مجید پیش کیے گئے تھے جنکے متعلق مولانا نے فرمایا، کہ چونکہ یہ ہمارا دین و ایمان ہو اسلئے ہم طلبہ کو اخیر میں اسی کا دینا مناسب خیال کرتے ہیں، چنانچہ طلبہ پر اسکا ایک خاص اثر ہوا مولوی سید سلیمان نے چونکہ اپنی لیاقت کا نہایت عمدہ ثبوت پیش کیا تھا، اسلئے اسکے صلے میں مولانا نے اپنا خاص عمامہ عنایت فرمایا جو ہمیشہ اُنکو قوم میں سر بلند رکھے گا، ان کا روایوں کے بعد یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا،

استہار میں دو بجے کے بعد پھر جلسہ کا اعلان تھا، لیکن دقت یہ تھی کہ عدالت فوجداری میں اس روز ہولی کی تعطیل نہ تھی، اسلئے شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی نے فرمایا کہ بجای دو بجے کے بعد مغرب اجلاس ثانی ہوگا، اور میں اسلام کی بے تعصبی کے متعلق ایک مفصل تقریر کرونگا،

یہ لکچر چونکہ اسلام کی تاریخ اور مسلمانوں کی عام تمدنی حالت سے تعلق رکھتا تھا، اسلئے شام کو مولانا کی تاریخی شہرت کی بنا پر بہت بڑا مجمع ہوا، عام لوگوں کے علاوہ روسا، دکتا، بیرسٹر وغیرہ کی جماعت کا بہت بڑا حصہ موجود تھا، سب سے پہلے مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی نے دعوت الی القرآن پر ایک مفصل تقریر کی اور واقعات کی بنا پر ثابت کیا کہ مسلمانوں کی تمام گزشتہ ترقیوں کا سنگ بنیاد قرآن مجید کی صحیح تعلیم تھی اس لیے اس زمانہ میں جبکہ مسلمان، علوم میں، فنون میں، تہذیب میں، تمدن میں، تنزل کے

تحت الشری ناک ہونے لگے، ہین، قوم میں ایک ایسی جماعت موجود ہوتی چاہیے جو دنیاوی اسلام میں قرآن مجید کی صحیح تعلیم کی اشاعت کر سکے، تاکہ غیر قوموں کے سامنے اسلام کی گذشتہ ترقیوں کا راز آئینہ ہو جائے ندوۃ العلماء کا طرح نظر یہی مقصد ہو، اس لیے مسلمانوں پر اس کی اعانت اور ترقی ایک لازمی چیز ہو، اس لکچر کے متعلق مسٹر وراج الدین بیر اسٹریٹ لائے، بطور شبہ کے ایک مختصر تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا ”کہ علماء اس زمانے میں جس طرز پر قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہیں وہ مسلمانوں کو دنیوی ترقی سے روکتی ہو“ یہ شبہ عربی تعلیم کی عام حالت کے لحاظ سے کب قدر صحیح بھی تھا، لیکن حکیم عبدالولی صاحب نے انکا تسکین بخش جواب دیدیا، اور مولانا آزاد کی تقریر کی اصل تشریح کر دی، بہر حال انکا لکچر نہایت مفید معلومات پر مشتمل تھا، لیکن افسوس کہ اس کی نقل نہ ہاتھ آسکی، اس لیے ہم اس موقع پر راج نہیں کر سکتے، انکی تقریر کے بعد جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی منصبہ (اسٹیج) پر تشریف لائے، اور اپنے لکچر سے پہلے ندوۃ العلماء کی ترقی اور استحکام کے متعلق ایک رزلویوشن پیش کرتے ہوئے بیان فرمایا، کہ ”ندوۃ العلماء ایک مذہبی اور قومی مرکز ہو، اس لیے ہماری راہی ہو، کہ ایک عام کمیٹی قائم کی جائے جس میں علماء کے ساتھ جدید تعلیم یافتہ حضرات اور عام مسلمان ملکر غور کریں، کہ ندوۃ قوم کے لیے کوئی مفید چیز ہو، یا نہیں؟ اگر مفید ہو، تو انکو ہر کام میں ہماری مدد کرنا چاہیے، ورنہ ہر کموصاف جواب دیدینا چاہیے، تاکہ ہم کسی دوسرے مفید کام میں اپنا عزیز وقت صرف کریں، کیونکہ غیر مفید مشغولیتیں وقت ضائع کرنا طریقہ دشمندی کے بالکل خلاف ہو، اسکے بعد مولانا می موصوف نے اپنی تقریر شروع کی، یہ تقریر اگرچہ اس قدر دلچسپ اور خوشتر تھی، کہ درود دیوار تک محو حیرت تھے، اور عام طور پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، تاہم جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں، مولانا کا ارادہ آج ندوۃ العلماء کی ضرورت پر تقریر کرنے کا تھا، اس لیے ہم اس کو چھوڑ کر اس موقع پر پہلے۔ روز کی تقریر راج کرتے ہیں چنانچہ وہ حسب ذیل ہو،

تقریر جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی معتمد دارالعلوم

تقریر

چون شمع درگداز و روی مجلس با من است اشب بخواہم سوخت، تا در آستخانم رخسار است اشب
حضرات، ہندوستان میں جو لٹریچر زمانہ حال نے پیدا کر دیا ہے، اس کا سب سے پامال
اور سب سے زیادہ متداول لفظ 'قومی ترقی' ہے، تقریر، تحریر، لکچر، وعظ، ہند مکالمہ
مخاطبہ، مضامین، اخبارات، تصانیف، غرض کوئی چیز اس سے خالی نہیں ہو سکتی، لیکن یہ نہایت
عجیب بات ہے کہ اس قدر بحث کے بعد بھی یہ لفظ ابھی تک ایک معاہدہ جو حل نہیں ہوا، کم از کم تین برس
سے قومی ترقی کی کوششیں جاری ہیں، اور ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہر قسم کی مختلف تدبیریں
عمل میں آرہی ہیں، ہر جگہ انجمنیں اور سوسائٹیاں قائم ہو رہی ہیں، یتیم خانوں کی بنیاد پڑ رہی
ہے۔ اسلامی اسکول اور کالج کھل رہے ہیں، تعلیمی کانفرنس کے جلسے ہوتے رہتے ہیں، یہ سب ہوا
لیکن اس سے زیادہ نہ ہو سکا کہ نوکری پیشہ گروہ کے دائرہ میں کسی قدر تعلیم پھیل گئی، اور چند لوگ
مغزِ عددوں پر ممتاز ہو گئے، یہ امر مسلم ہے اور اب کسی کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ انگریزی تعلیم
کے بغیر ہماری ترقی نہیں ہو سکتی، لیکن سوال یہ ہے کہ باوجود اس ای پکار، شور و غل، اور جوش
و خروش کے، ملک میں انگریزی تعلیم نے کس قدر ترقی کی، رؤسائے ملک میں کتنے تعلیم پائی، بڑے
بڑے تعلقہ داروں اور زمینداروں میں سے کتنے تعلیم یافتہ ہیں، بیسی اور رنگون کے مسلمان تاجر
جو لاکھوں بلکہ کروڑوں کے مالک ہیں، ان میں سے کتنوں نے کوئی امتحان پاس کیا، عام دوکاندار
بلور اہل حرفہ نے کس حد تک تعلیم پائی، سب سے بڑی وجہ اس عقدہ کے حل نہ ہونے کی یہ ہے کہ
قومی ترقی کے مسئلہ پر آج تک صرف یک طرفہ بحث ہوئی ہے، ملک میں دو قسم کے تعلیم یافتہ ہیں،

تعلیم قدیم، تعلیم جدید، لیکن آج تک کسی صحبت، کسی مجلس کسی کمیٹی میں ان دونوں گروہ نے مل کر اس مسئلہ پر بحث نہیں کی جس کا یہ نتیجہ ہو کہ دونوں گروہ کی کوششیں مختلف الجہت میں، اور اس وجہ سے قومی گاڑی کے دو پیٹے، دو مختلف سمتوں میں چل رہے ہیں، جسکی وجہ سے، منزل مقصود تک پہنچنا، ناممکن سا ہو گیا ہو۔

یہ امر یہی ہو کہ یہ دونوں گروہ، ایک دوسرے سے بالکل الگ ہو، ان میں کسی قسم کا رابطہ اور اشتراک نہیں، ایک دوسرے سے اجنبی، بیگانہ اور نا آشنا محض ہو،

تعلیم یافتہ گروہ، مولویوں کو ٹاٹا لگے ملانے، قل اعوذیے، کے لقب سے یاد کرتا ہو اور سمجھتا ہو کہ وہ قوم کے غیر ضروری، بلکہ مضر اجزا ہیں، لیکن انکو تسلی ہو کہ یہ مضر حصہ روز بروز فنا ہوتا جاتا ہو، اور وہ مبارک زمانہ جلد آنے والا ہو جب قوم کا دامن اس داغ سے بالکل پاک ہو جائیگا مولوی اور پُرانے تعلیم یافتہ گروہ کو ابن الوقت، سگ دنیا اور دین بہ دنیا فروش، سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قومیت اور مذہب چھوڑ کر اگر دنیا اور وہ بھی صرف چند نوکران ہاتھ آگئیں تو یہ کون سی بڑی کامیابی ہو،

ہم ابھی دونوں کے خیالات پر کوئی راہی نہیں دیتے، بلکہ صرف اس پر نظر ڈالتے ہیں کہ قومی ترکیب کے لحاظ سے دونوں گروہ کو کیا حیثیت حاصل ہو، انگریزی خوان جو کچھ چاہیں سمجھیں، لیکن واقعہ یہ ہو کہ ملک میں عربی مدارس کثرت سے قائم ہوتے جاتے ہیں، اور عربی خوانوں کی تعداد میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی، دیوبند، سہارن پور، دہلی، کان پور، لکھنؤ، کے عربی مدرسوں کی رپورٹ اٹھا کر دیکھو طلبہ کی جو تعداد آج سے تیس برس پہلے تھی آج بھی اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ ہو۔ آج سے تیس چالیس برس پہلے تمام ہندوستان میں، علما کی تعداد سو تک بھی نہیں پہنچ سکتی تھی، لیکن آج صرف ایک دیوبند کے مدرسہ کو ۸۰ شخصوں کے

سرپرست افضلیت بندھوانے کا دعویٰ ہے، انگریزی خوان گروہ، ان لوگوں کو بے اثر سمجھتا ہے، لیکن یہی حقیر گروہ ہی جسے مسلمانوں میں انگریزی تعلیم کے پھیلنے کو اس طرح روک رکھا ہے کہ انگریزی حکومت، ضروریات زمانہ، رفاہ مران قوم، سب ملکر زور لگا رہے ہیں، تاہم محدود دائرہ کے سوا، انگریزی تعلیم کا ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا کیا کوئی شخص بتا سکتا ہے کہ رفاہ مران کی پرزور تقریروں، اور کانفرنس کے پرجوش جلسوں نے، ایک رئیس، ایک تاجر، ایک تعلقہ دار، ایک دکاندار کو بھی انگریزی پڑھنے پر آمادہ کیا ہے، لیکن وہی مولوی جنکو ٹکڑا گدائی کا لقب حاصل ہے آج اگر چاہیں تو تمام ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک انگریزی تعلیم پھیل جائے۔ انھی مولویوں کی وعظ و تلقین کا اثر ہے کہ لحاظاً غالب، عام مسلمانوں کا خیال ہے کہ انگریزی تعلیم صرف ملازمت اور نوکری کے لیے ضروری ہے، اور ایسے جو گروہ ملازمت کے بغیر بھی بسر کر سکتا ہے، وہ انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتا،

خوب یاد رکھنا چاہیے، انگریزی تعلیم، اسوقت تک، ہرگز مسلمانوں میں عام نہیں ہو سکتی، جب تک پُرانے مولوی اُسکو تعلیم کا ضروری جز نہ تسلیم کر لیں، یہ کوئی قیاسی اور خیالی بات نہیں ہے بلکہ تاریخ اور تجربہ اسکی شہادت دے رہا ہے، خلفای عباسیہ نے اپنے زمانہ میں فلسفہ یونان کا ترجمہ کرایا اور ہزاروں لاکھوں روپے اُسکی ترویج و اشاعت میں صرف کیے۔ لیکن چونکہ مذہبی گروہ فلسفہ کا مخالف تھا اسیلے ہارون اور مامون کا شاہانہ اقتدار بھی کچھ کام نہ آ سکا اور فلسفہ کی تعلیم، دربار کے دائرہ میں محدود ہو کر رہ گئی، دو سو برس تک یہی حال رہا یہاں تک کہ جب امام غزالی نے فلسفہ کے جواز کی بند دی تو دفعۃً دنیا سے اسلام میں اس سرے سے اُس سرے تک ہر طرف فلسفہ ہی فلسفہ تھا، اسی کا اثر ہے کہ آج عربی تعلیم میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، کی جعفری کتابیں درس میں داخل ہیں، سب کی مجموعی تعداد بھی، منطق و فلسفہ کی کتابوں کی

تعداد کے برابر نہیں پہنچتی، اگر درس میں سے تفسیر یا حدیث کی ایک آدھ کتاب خارج کر دی جائے تو کسی کو چندان خیال نہ ہوگا، لیکن اگر منطق و فلسفہ کی ایک کتاب بھی کم کر دی جائے، تو تمام علما لڑنے پر آمادہ ہو جائیں گے،

اسی طرح انگریزی تعلیم کا رواج عام بھی اسی وقت ہو سکیگا جب علما کا گروہ اسکی ضرورت کو تسلیم کر لے۔

جس طرح جدید تعلیم کی رواج اور توسیع میں، علما کی منظوری اور شرکت کی ضرورت ہے، اسی طرح، قدیم تعلیم بلکہ تمام مذہبی تحریکین، جدید تعلیم یافتہ لوگوں کی شرکت کے بغیر فروغ نہیں پاسکتیں، ہندوستان میں آج سیکڑوں ہزاروں عربی مدرسے ہیں، لیکن ایک بھی ایسا نہیں جو سرمایہ آمدنی، تعمیر، ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے، ایک معمولی کالج کی بھی ہمسری کر سکے، بہت سے ایسے مذہبی مسائل ہیں جنکی تعمیر، سرکاری عدالتوں میں ناواقفیت کی وجہ سے غلط کی گئی، اور وہ غلطی اسوجہ سے قائم رہتی ہے کہ علما کو انکی خبر تک نہیں ہوتی، اور ہوتی ہے تو انکی آواز کو ڈنٹ کے کانوں تک پہنچ نہیں سکتی، بیجی کا قریظینہ سب سے زیادہ علما اور مذہبی گروہ کو ناگوار تھا، لیکن اُس وقت تک وہ موقوف نہ ہو سکا جب تک انگریزی خوان جماعت کی طرف سے اسکی موقوفی کی صدا بلند نہیں ہوئی، وقف اولاد فقہ کا ایک قطعی اور مسئلہ مسئلہ ہے، لیکن پوری کونسل نے اسکو (غلط فہمی کی بنا پر) باطل کر دیا، اور اُسکے موافق یہاں کی عدالتوں نے سیکڑوں شرعی اوقات مٹا دیے، لیکن علما، اب تک بے خبر ہیں، اور خبر بھی ہون تو کیا کر سکتے ہیں، غرض ایک بیہی بات ہے کہ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک خود اپنے کام میں بھی دوسرے گروہ کا محتاج ہے اور جب یہ مسلم ہے تو قومی ترقی کا عقدہ اسوقت تک، کیونکر حل ہو سکتا ہے جب تک، یہ دونوں گروہ باہم ملکر اسکے متعلق غور اور مشورہ نہ کریں،

آج کا دن وہ مبارک دن ہو جس نے دونوں گروہ کو یکجا جمع کر دیا ہو، آج کے جلسہ میں، علمائے بین، صوفی بھی ہیں، گرجا بٹ بھی ہیں، بیسٹری بھی ہیں، قانون دان بھی ہیں، غرض، قومی مجموعہ کے تمام اجزا موجود ہیں، اسیلے اب موقع ہو کہ وہ عقدہ سرسبزہ جواب تک حل نہیں ہوا تھا، حل کیا جائے موقع ہو کہ دونوں گروہ اپنے اپنے خیالات ظاہر کریں، اور دونوں کی راپون کے کسر و انکسار سے ایک تفریق علیہ، شاہراہ قرار پا جائے، سب سے پہلے ہم کو ایک مفصل نقشہ تیار کرنا چاہیے، جس سے ظاہر ہو کہ ہماری تمام قومی ضروریات کیا ہیں، اور ان میں سے کون کون سے کام، کس کس طریقہ سے انجام پا رہے ہیں، سب سے پہلے ہم کو یہ غور کرنا چاہیے کہ ہماری قومیت کیا ہو، دنیا کی اکثر قوموں کی قومیت خاندان، نسل، یا ملک کے اعتبار سے ہوتی ہو، مثلاً یورپین قوموں کی قومیت، ملک اور سرزمین کے لحاظ سے ہوتی ہے، ایشیا اور افریقہ کا کوئی آدمی، اگر عیسائی مذہب قبول کر لے تو باوجود اتحاد مذہب، یورپین قوم کے حقوق نہیں حاصل کر سکتا، یہاں تک کہ مذہبی حقوق میں بھی، وہ یورپ کا ہمسرہ نہیں ہو سکتا، برخلاف اسکے مسلمانوں کی قومیت میں، نہ ملک کو دخل ہو نہ نسل کو، نہ خاندان کو، نہ کسی اور چیز کو، انکی قومیت صرف مذہب ہو۔ عجمی، ہندی، ترک، یورپین، ایشیائی، افریقی، کوئی ہو، صرف اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کی قوم میں داخل ہو کر دفعۃً تمام حقوق میں برابر ہو جاتا ہو، ایک چار کلمہ توحید پر ہر دفعۃً مسیح کی صف اول میں جا کر سلطان عبدالحمید خان کے برابر کھڑا ہو سکتا ہو، اور سلطان اس وقت اس کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی جرأت نہیں کر سکتے

قومی ترقی، ایک جملہ ہو جسکے دو جز ہیں قوم، اور ترقی، اور چونکہ مسلمانوں کی قومیت، صرف مذہب ہو اسیلے حقیقت قوم کے بجائے مذہب کا لفظ استعمال کرنا صحیح ہو، اس بنا پر قومی ترقی اس وقت ہو سکتی ہو جب ترقی کے ساتھ مذہب بھی قائم رہے، ورنہ اگر مذہب ہی حالت دہشت نہ رہی تو یہ ترقی کسی اور قوم کی ترقی ہوگی، مسلمانوں کی نہ ہوگی،

اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ترقی کی اصلی بنیاد تعلیم ہو، لیکن مشکل یہ ہو کہ جدید تعلیم مذہب سے خالی ہو اور قدیم تعلیم دنیاوی ترقی کے لیے کارآمد نہیں، جدید تعلیم میں مذہبی اثر نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہو کہ سیکڑوں تعلیم یافتہ، مذہبی مسائل کو تقویم پارینہ سمجھتے ہیں، اخباروں میں آرٹیکل نکالتے ہیں کہ اسلام کا قانون وراثت، خاندانوں کو تباہ کر دینے والا ہو، ایسے ایسے ترمیم ہونی چاہیے، ایک صاحب نے مضمون لکھا کہ رسول اللہ صلم جب تک مکہ میں تھے پیغمبر تھے، مدینہ جا کر بادشاہ ہو گئے، اور ایسے قرآن مجید میں جو مدنی سورتیں ہیں، وہ خدائی احکام نہیں، بلکہ شاہانہ قوانین ہیں، ایک موقع پر مجھ سے لوگوں نے لکچر دینے کی درخواست کی۔ میں نے پوچھا کہ کس مضمون پر لکچر دوں، ایک گریجویٹ مسلمان نے فرمایا کہ اور چاہے جس مضمون پر تقریر کیجیے، لیکن مذہب پر نہ کیجیے، ہلوگوں کو مذہب کے نام سے گھن آتی ہو (نقل کفر نباشد) یہ صرف دو چار شخص کے خیالات نہیں، مذہب ہی بے پروائی کی عام ہوا چل رہی ہو، فرق یہ ہو کہ اکثر لوگ دل کے خیالات دل ہی میں رکھتے ہیں اور بعض دلیہ طبع لوگ انکو ظاہر بھی کر دیتے ہیں، قرآن مجید کا مطلب اور رسول اللہ صلم کے حالات جانچ سنا اور سر ولیم میور سے اخذ کیے جاتے ہیں، اور مجبوراً یا عداً انپر اعتبار کیا جاتا ہو، یہی مشکل ہو جس کا حل کرنا، قومی ترقی کے مسئلہ کا حل کرنا ہو اور اسی مسئلہ کے طے نہ ہونے کا نتیجہ ہو کہ مذہبی اور دنیوی دونوں طرح کی تعلیم نام نہاد وستان میں پھیل رہی ہو، لیکن نتیجہ خاطر خواہ نہیں، اس مسئلہ کے طے کرنے کے لیے، ہمکو پچھلے تجربہ سے کام لینا چاہیے۔ آج سے ۴۰-۵۰ برس پہلے ملک میں دو قسم کی تعلیم جاری تھی، دنیوی اور دینی۔ دنیوی تعلیم میں فارسی کی کتابیں، اور فارسی کی انشا پرداز سی سکھائی جاتی تھی، اس طریقہ کے تعلیم یافتہ ہر قسم کے دنیاوی کاروبار اور سرکاری ملازمتوں کے انجام دینے کے قابل ہوتے تھے، اس نصاب میں کوئی مذہبی کتاب داخل نہ تھی، قرآن مجید البتہ تھا، لیکن وہ صرف روانی پڑھایا جاتا تھا، معنی نہیں بتائے جاتے تھے، تاہم اس طریقہ کے تعلیم یافتہ

مذہبی خیالات اور معتقدات میں نہایت پختہ اور پر جوش ہوتے تھے، اور ان کی نسبت مذہبی کمزوری کا دہم تک بھی نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔

اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ انکی تربیت، مذہبی طریقہ سے ہوتی تھی، جو میانجی یا ملان کو تعلیم دیتا تھا، وہ خود مذہب کا نہایت پابند ہوتا تھا، اور لوگوں کو بات پر حرام و حلال کے حوالہ سے ٹوکتا رہتا تھا، انگریزی خوان فرقہ، اُسی فارسی خوان گروہ کا قائم مقام ہو، ان کی تعلیم کا مقصد دنیاوی ترقی تک محدود ہو، ان کے نصاب تعلیم اور اوقات تعلیم میں اسکی گنجائش نہیں نکل سکتی کہ انکو مذہبی علوم میں، مہارت پیدا کرائی جائے اسلئے، اُن کی مذہبی حالت کی استحکام کا صرف یہ طریقہ ہو کہ انکی تربیت مذہبی طریقہ سے کی جاوے، وہ ایسے بورڈنگ میں رکھے جائیں جہاں کے منتظم اور افسر مذہبی رنگ کھتے ہوں ہر قسم کے شعائر اسلامی کی اُن سے پابندی کرائی جائے، اسلام کے محاسن اور فضائل پر انکو کچر اور وعظ سنوائے جائیں، اسی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے مذہبی رسالے انکو فرصت کے اوقات میں پڑھا دیے جائیں جن سے معمولی فرائض اور احکام سے وفقت حاصل ہو جائے۔ جن لوگوں کی یہ رای ہو کہ پہلے مذہبی علوم پڑھا کر تب انگریزی شروع کرائی جائے، یا انگریزی اور مذہبی علوم ساتھ ساتھ پڑھائے جائیں، یہ وہ لوگ ہیں، جو کبھی مسجد کے گوشہ سے نہیں نکلے ہیں اور جنکو انگریزی تعلیم کی وقتوں کا مطلق تجربہ نہیں ہو،

دوسری قسم کی تعلیم دینی تعلیم تھی، یہی تعلیم تھی جو مذہبی حالت کے محافظ تھی، اسی تعلیم سے وہ علماء و فضلاء پیدا ہوتے تھے جنکی بدولت، تمام ملک پر مذہبی اثر قائم رہتا تھا، جمعہ و جماعت کی امامت، مساجد کا انتظام مسائل شرعیہ کا افتاء، حرام و حلال کا نفاذ، اسی فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اسکا دجو و اسقدر ضروری ہو کہ اگر خدا نخواستہ، یہ فرقہ معدوم ہو جائے تو اسلام کے آثار دفعہ ٹ جائیں اور ہزاروں لاکھوں اسکول اور کالج سے اُن کی تلافی نہ ہو سکے، لیکن جس طرح، ابتدائی اسلام سے

لیکر آج تک، ہر زمانہ میں ضرورت کے موافق، مذہبی تعلیم کا نصاب بدلتا آیا ہے آج بھی ضرورت ہے کہ نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم، موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے موافق بدلا جائے، اور یہی چیز ہے جسکے نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہندوستان میں سیکڑوں ہزاروں عربی مدرسے موجود ہیں، لیکن ان سے قوم کی مذہبی ضرورتیں بالکل رفع نہیں ہوتیں،

قوم کو آج کیا کیا مذہبی ضرورتیں ہیں، انکی تفصیل اجمالاً یہ ہے،

(۱) موجودہ فلسفہ سے مذہب اسلام پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں انکا جواب دینا۔

(۲) مخالفین اسلام پر جو اعتراضات کرتے ہیں ان سے واقف ہونا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام اسلام کی صحیح اور مفصل تاریخ جاننا۔

(۴) اسلامی علوم و فنون یعنی تفسیر، حدیث، اصول، فقہ، ادب، سے ماہر ہونا۔

(۵) نئے مذاق کے موافق، واعظین اور مقررین کا موجود ہونا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ عربی مدارس سے یہ ضرورتیں رفع ہو سکتی ہیں، ہم خدا نخواستہ یہ نہیں کہتے کہ موجودہ مدارس بے فائدہ ہیں، آج ملک میں نماز روزہ کا جو کچھ چرچا ہو اُنھی کی بدولت ہے، لیکن گفتگو یہ ہے کہ کیا یہ مدارس، جدید ضرورتوں کے لیے بھی کافی ہیں، ان مدارس میں اب تک وہی قدیم نصاب ہے جو سو برس پہلے تیار ہوا تھا اور اس پر ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں ہوا ہے، تاریخ اسلام کی ایک کتاب بھی درس میں داخل نہیں، تمام ہندوستان میں ایک شخص نہیں جو کسی خاص علم یا فن میں کمال کا درجہ رکھتا ہو، سیکڑوں ہزاروں علما میں سے دو چار شخص بھی مشکل سے مل سکتے ہیں، جو موجودہ انداز پر تخریر یا تقریر کر سکتے ہوں

علماء اور پُرانے تعلیم یافتہ لوگوں کو شکایت ہے کہ انگریزی خوان گروہ، اُن سے بگائگی رکھتا ہے، اور ان کی عزت نہیں کرتا، بے شبہ یہ ایک بدیہی واقعہ ہے، لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ یکساں قصہ ہے،

دو گروہوں میں اُسی وقت اتحاد اور ارتباط پیدا ہو سکتا ہو، جب ان میں کوئی قد مشترک ہو، ان میں سے ایک کی حاجتیں دوسرے سے وابستہ ہوں، ایک دوسرے کے کام آ سکتا ہو، یہ ظاہر ہو کہ انگریزی خوان گروہ کو مذہبی مہمت کے انجام دینے کی فرصت نہیں مل سکتی، اس لیے تقسیم عمل کی رو سے یہ خدمت، علما کے ذمہ ہی، لیکن علما موجودہ زمانہ کے کون سے مذہبی مہمت انجام دے سکتے ہیں، کیا وہ فلسفہ حال کے اعتراضات سے جو اسلام پر وارد ہوتے ہیں واقف ہیں کیا انھوں نے خالفتین اسلام کی خیالات سے واقف ہونے کے لیے کسی غیر زبان کی تعلیم حاصل کی ہو؟ کیا وہ اسلامی تاریخ کے ماہرین، کیا انھوں نے تبلیغ اسلام کے لیے کبھی گھر سے قدم نکالنا گوارا کیا ہو، کیا سرکاری عدالتوں میں فقہ کے جو مسائل غلط تعبیر کر دیے گئے، انکے متعلق انھوں نے کوئی معقنہ فتویٰ یا مضمون لکھا ہو اگر ان میں سے ایک بات بھی بنین، تو کس بنا پر ہم انگریزی خوان گروہ کو علما کی توقیر اور محبت پر مجبور کر سکتے ہیں،

اس بنا پر مذہب کی سب سے مقدم اور ضروری خدمت یہ ہو کہ علما کا ایسا گروہ تیار کیا جائے جو ضروریات مذکورہ بالا کے انجام دینے کے قابل ہو، اور یہی کام ہو جو ندوۃ العلماء کا اصلی مطمح نظر ہو، نہ صرف ابتدا ہی سے ان ضرورتوں کو پیش نظر رکھا، اور اس بنا پر، ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جس میں عرض مذکورہ بالا کے لحاظ سے طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم میں اصلاح کی جائے

یہ عام اعتراض ہو کہ ندوہ کے مجوزہ مدرسہ نے اس وقت تک کوئی جدید علمی کارروائی نہیں دکھائی، لیکن یہ اعتراض نہایت بیجھی پر مبنی ہو۔ انصاف کرو سرسید نے مسلمانوں کو، انگریزی تعلیم کی ہدایت کی، انگریزی تعلیم کی ضرورت کی صدا درودیاوار دے رہے تھے، تمام سرکاری ملازمین سپر موقوف تھیں، حکام کا تقرب اور رسانی بغیر اسکے ممکن نہ تھی، سرکار کی طرف سے ہر قسم کی ترغیبات دی جا رہی تھیں، ان حالات کے ساتھ مسلمانوں نے تیس برس کے بعد انگریزی تعلیم کی طرف توجہ کی

اور سچ بوجھ سے تو آج بھی قوم کا بڑا حصہ اسکی طرف سے بے پرواہی، برخلاف اسکے ندوہ نے جس کام کو اٹھایا ہو، گورنمنٹ سے اسکی طرف کسی قسم کی ترغیب نہیں، سرکاری نوکریوں کے لیے وہ بالکل مفید نہیں، قوم کا معزز اور ممتاز گروہ یعنی انگریزی تعلیم یافتہ، اسکو بیکار چیز سمجھتا ہو، صرف علما اور قديم تعلیم یافتہ لوگوں سے ہمدردی کی امید ہو سکتی تھی، لیکن چونکہ اسنے نصاب تعلیم کی اصلاح کا دعوے کیا، اسلئے تقلید پسند جات بالکل الگ ہو گئی یہاں تک کہ جب ندوہ میں انگریزی زبان کی تعلیم کا بھی ایک گھنٹہ رکھا گیا تو ایک صاحب نے جو ضہ ماہوار کی جائداد ندوہ پر بضابطہ وقف کر چکے تھے فوراً اطلاع دی کہ وہ وقف کو واپس لیتے ہیں، انکے ساتھ ایک اور صاحب نے بھی جو وقف مذکور میں برابر کے شریک تھے، اپنی جائداد، واپس لے لی، اس طرح ندوہ کو ماہوار کی آمدنی کا نقصان اٹھانا پڑا۔

ان اسباب کی وجہ سے مالی حالت کو ترقی نہ ہو سکی، اور طریقہ جدید کے لیے جو سامان درکار تھے، انھیں کسویا نہ ہو، بالاینہم ندوہ نے قديم نصاب میں اصلاح کی، فلسفہ و منطق کی کتابوں کی تعداد گھٹا کر بجای اسکے تفسیر اور ادب میں اضافہ کیا، علوم جدیدہ کی بعض کتابیں درس میں داخل کیں، حساب جغرافیہ کے ساتھ انگریزی زبان لازمی قرار دی، تقریر و تحریر کی مشق کے طریقہ جاری کیے، چنانچہ اس سال جن طلباء فارغ تحصیل کی سند حاصل کی، وہ اس بات کے عملی ثبوت ہیں کہ ندوہ کی تعلیم میں کیا خصوصیات ہیں، انگریزی زبان اس مقدار تک درس میں داخل کی گئی ہو کہ اگر ابتدا سے آٹھ برس تک کوئی طالب العلم تعلیم پائے تو علوم عربی سے فارغ ہونے کے ساتھ، انگریزی میں معمولی طور پر لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جائیگا۔ اسکے بعد دو برس کا زمانہ جو الگ الگ فنون کی تکمیل کے لیے مقرر کیا گیا ہو، اس میں اختیار دیا گیا ہو کہ جو طالب العلم چاہے صرف انگریزی کی تحصیل کرے۔

ندوہ میں عربی تعلیم جس انداز سے ہوتی ہو، اسکا نتیجہ ہو کہ طلباء، استفتاؤں کے جواب لکھتے ہیں،

دوسرے دن کی کارروائی میں سید سلیمان کی تقریر ملاحظہ کرنی چاہیے

اور اسکے لیے خاص وقت مقرر ہو، علمی مسائل پر مضامین لکھتے ہیں جو الذمہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں، مذہب کے مدرسہ کی عملی آٹھ نو برس ہو، لیکن انصاف بتانا چاہیے کہ آج تک کس رسے ایسے طلباء پیدا کیے جو عربی زبان پر جستہ تقریر کر سکتے ہوں اور اس قسم کے علمی مضامین لکھ سکتے ہوں جیسے کہ مختلف وقتوں میں شائع ہو چکے ہیں، بالائنہم جو کچھ ہوا ہے کچھ بھی نہیں ابھی درجہ تکمیل کے لیے سامانِ درکار ہے، زیادہ قابلِ مدرسین کے ہم پونچھانے کی ضرورت ہے، مدرسین کی تعداد میں اضافہ کرنا ضرور ہے، علومِ جدیدہ کی تعلیم کے لیے آلاتِ خریدنے کی ضرورت ہے اور ان سب سے مقدم مدرسہ کی عمارت کی ضرورت ہے،

مدرسہ اب تک جس مکان میں ہے، وہ بالکل کافی ہے، کئی کئی مدرسے ایک ہی کمرہ میں رہتے ہیں، طلباء کے رہنے کے کمرے نہایت ناکافی اور بد حیثیت ہیں،

حضرات! اس سے زیادہ کیا افسوسناک اور حیرت انگیز بات ہوگی کہ آج ہندوستان میں سکولوں اور کالجوں کی سیکڑوں بڑی بڑی شاخاں اور بزرگ عظمت عمارتیں موجود ہیں، لیکن بنگال سے لیکر کشمیر تک، نیپال کی سرحد سے لیکر دکن تک ایک نہ ہی مدرسہ بھی ایسا نہیں جسکی عمارت ایک معمولی سی معمولی کالج کے بھی برابر ہو، کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ قوم کا مذہبی احساس بالکل فنا ہو گیا ہے اور انکو اسپر کچھ شرم نہیں آتی کہ انکا دین (ظاہری حالت کے لحاظ سے) دوسروں کی دنیا کے بھی برابر نہیں

حب مولانا ی موصوف اپنی تقریر کو ختم کر چکے تو جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرٹر ایٹ لا کھڑے ہوئے، اور مولانا ی موصوف نے اپنی تقریر کے پہلے، مذہبِ العلماء کے استحکام اور ترقی کے متعلق جو عام تحریک کی تھی، اسکی تائید نہایت پر زور الفاظ میں کی، اور تمام لوگوں کو اس مفید سخن کی شکر کے لیے آمادہ کیا، تمام لوگوں نے متفق اللفظ ہو کر، شرکت کا وعدہ فرمایا، اس بنا پر اسکے انعقاد کے لیے، ایک عام اشتہار شائع کیا گیا، اور ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو یکشنبہ کو بوقت دو بجے جن

رفاہ عام کلب میں اسکا جلسہ منعقد ہوا :-

حسن اتفاق سے اُسی دن جناب خواجہ عبدالصمد صاحب لکھنؤ رئیس بارہ مولا کشمیر جو خاص ندوہ کی شرکت کی غرض سے کشمیر سے چلے گئے اور امیر کابل صاحب کی تقریب اسلامیہ کالج لاہور کی شرکت کی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکے تھے، لکھنؤ میں آئے، اور اس جلسہ میں شریک ہوئے اور ایک تحریری لکچر پڑھا جو بعض اخبارات میں چھپ گیا ہے، چونکہ اس کارروائی کی وجہ سے دیر ہو گئی، اسچہ سے جلسہ میں صرف ہمدردان دارالعلوم کی فہرست مرتب کی گئی، اور یہ قرار پایا کہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کو ایک ابتدائی مجلس قواعد اور دستور العمل کی تیاری کے لیے، مقرر کیجائے، چنانچہ تاریخ معینہ کو جلسہ ہوا اور حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں،

- (۱) ایک اپیل طیار کیا جائے جو چھپو اگر تمام لکھنؤ اور تمام ضلع و قصبات اور دھرمین ضائع کیا جائے اور اُس میں تمام قوم سے دارالعلوم کی اعانت کی درخواست کیجائے اپیل کا مسودہ لکھنا مسٹر ممتاز حسین بیٹرٹریٹ لکھے دیا گیا
- (۲) اپیل کے شائع ہونیکے بعد چند معزز حضرات اور علما، اضلاع اور قصبات اور دھم کا دورہ کریں
- (۳) ایک مجلس بنام مجلس تائید مقاصد دارالعلوم قائم کیجائے اور اُس کے قواعد اور دستور العمل مرتب کیے جائیں دستور العمل کا مسودہ تیار کرنا سکریٹری دارالعلوم کے ذمہ کیا گیا
- (۴) دستور العمل چھاپ کر شائع کیا جائے اور عام لوگوں سے مجلس کے ممبری کی درخواست کیجائے
- (۵) دارالعلوم میں انگریزی تعلیم کا جو صیغہ ہے، اُسکی نگرانی میں مسٹر ممتاز حسین بیٹرٹریٹ شریک کیے جائیں

جلسہ ستار بندی کی یہ آخری کارروائی تھی جسکے ساتھ اسکا افسانہ ختم ہو گیا، اسلئے اب لکھنا چاہیے کہ ملک قوم پران تمام کارروائیوں کا کیا اثر ہوا، اور ندوۃ العلماء کے متعلق آئندہ کے لیے کیا کیا امیدیں پیدا ہوئیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض استقر و وسیع اور فیہد ہیں کہ اُن سے کوئی شخص خلاف نہیں کر سکتا

اسی بنیاد پر ندوہ کے ابتدائی زمانہ میں تمام ملائٹ اسکے زیر مقدم کی صدائیں بلند کی تھیں، لیکن اسکی ساتھ وہ ہفتہ ضروری
تھکہ ندوہ کی علمی کارروائیوں کی معمولی تاخیر نے عام لوگوں کو یحییٰ بن کر دیا جسکا یہ اثر ہوا کہ عام طور پر لوگوں کی ریلی
قائم کر کے کرندوہ العلماء کے تمام مقاصد اغراض، محض خیالی افسانے ہیں، جسکا کوئی علمی ثبوت نہیں پیش کیا جاسکتا
یہ خیال جس شدت کے ساتھ پھیلتا جاتا تھا اسقدر ندوہ کی طرف لوگوں کو افسردگی پیدا ہوتی جاتی تھی لیکن اس نے
دفعۃً ان تمام خیالات کو حوت باطل کی طرح مٹا دیا اور اہل ملک کو صاف نظر آ گیا کہ باوجود اس کم مائیگی کے
ندوۃ العلماء میں جان پائی جاتی ہے جس زندہ کے لیے امید افزا خیالات پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اخباروں نے
نہایت پر زور الفاظ میں اس خیال کو ظاہر کیا ہے اور اسی کے ساتھ ملک کو ندوہ کے طرز تعلیم کا بھی اندازہ ہو گیا
سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ اہل اودھ کو جنگی ذات سے ندوہ کو بہت کچھ امید ہیں، اسکی طرف
خاص توجہ پیدا ہو گئی، کیونکہ جلسہ کی علمی کارروائیوں کے دیکھنے کا زیادہ تر موقع انھیں حضرات کو ملا، اس لیے
نسبتاً یہی لوگ زیادہ متاثر ہوئے اور اس لحاظ سے اگر مجلس تائید مقاصد ندوۃ العلماء نے اپنے فرائض
ادا کرنے میں پوری کوشش کی تو اودھ کا اکثر حصہ ندوہ کا ہوا خواہ ہو جائیگا،

اس جلسہ کے غیر متوقع اثر و ثبوت قوم و ملک کے خیالات ہی میں انقلاب بنیں پیدا کیا، بلکہ بہت بزرگوں کو
اسکا علمی ثبوت دینے پر بھی آمادہ کیا چنانچہ جناب نواب احمد رضا خاں صاحب سابق راج ہائیکورٹ نے اپنا بیش بہا
کتب خانہ جو ندوہ کے لیے وقف کیا ہے وہ اس جلسہ کی کامیابیوں کا علمی ثبوت ہے، نواب صاحب جن کو ندوہ کے
ساتھ جو دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اسکے لحاظ سے کتب خانہ کے علاوہ ہر کو بہت کچھ لمیڈین ہیں جنکا طو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً ہوتا ہو گا
بہر حال ندوۃ العلماء نے اپنی تعلیم کے ابتدائی نمونے قوم کے سامنے پیش کر دیے قوم نے انکی تقریر و تحریر کے
جو ہر دیکھ لیے، اور زمانہ کو صاف نظر آ گیا کہ ندوہ کے طلباء کو دوسرے مدارس کے طلباء پر کیا فوقیت ہے اور
اسکی تعلیم ضروریات زمانہ کے کس قدر دوش بدوش ہے، اب قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنی فیاضی سے کام لے اور اپنی
بلند وصلگی کے جوہر دکھائے، تاکہ آئندہ کامیابیوں کا راستہ صاف ہو۔ **الصحیحی فی الامت أم من اللہ۔**

فہرست ارکان تنظیمہ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	اسماء	نمبر شمار	اسماء
۱	جناب مولانا سید محمد علی صاحب بق نامندوۃ العلماء	۱۴	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب آریزی مجبشر علی
۲	جناب مولانا عبدالحق صاحب دہلوی	۲۰	جناب مولوی سید عبدالحق صاحب محمد دقندر دہلوی
۳	جناب مولانا شامہ سلیمان صاحب بھلواری	۲۱	جناب آیت اللہ مولوی شیدائی صاحب حج ہائیکوٹ کلکتہ
۴	جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی	۲۲	جناب مولوی محمد امد صاحب ترجمہ ہوشی لکھنؤ
۵	جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب شہوانی ٹرین بھکین پور	۲۳	جناب مولوی سید طور احمد صاحب کپلی کی کورٹ لکھنؤ
۶	جناب مولانا ابوالخیر صاحب فیضی غازی پوری	۲۴	جناب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل ہائی کورٹ لکھنؤ
۷	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارن پوری	۲۵	جناب مولوی قاسم الملک صاحب مشتاق حسین صاحب ہار دہلی
۸	جناب مفتی احتشام علی صاحب کاکوروی	۲۶	جناب صفی اللہ صاحب الملک صاحب علی خان صاحب بھوپال
۹	جناب مولوی اعجاز علی صاحب کاکوروی	۲۷	جناب مولوی محمد عمر صاحب وکیل بنارس
۱۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری	۲۸	جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب لکھنؤ
۱۱	جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب وکیل بہادر گنج شامی	۲۹	جناب بابو نظام الدین صاحب داگر چرم امرتسر
۱۲	جناب مولوی سید الزام خان صاحب تھانہ حضور نظام پور	۳۰	جناب مولوی حمید الدین صاحب فیض علی مدرہ لکھنؤ
۱۳	جناب مولوی عبدالواحد صاحب برہنہ گنج شامی	۳۱	جناب شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے۔ بیرٹ لٹل لہور
۱۴	جناب مرزا ظفر الدخان صاحب سبب حج جالندہ	۳۲	جناب شیخ غلام صادق صاحب امین آریزی مجبشر علی امرتسر
۱۵	جناب مولوی حاجی کریم بخش صاحب بیٹھی پشاور	۳۳	جناب مولوی محمد علیم صاحب بیٹھی سو داگر چرم کانپور
۱۶	جناب مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی	۳۴	جناب سید محمود عالم صاحب بیٹھی غلیورہ فیصل آباد
۱۷	جناب مولوی عبدالحق صاحب وکیل چندوسی	۳۵	جناب شیخ شہیر حسین صاحب قبا وائی بیرٹ لٹل واقعہ دارکھڑ
۱۸	جناب مولوی حکیم عبدالغفر صاحب لکھنؤ	۳۶	ان کا انتخاب مین جلد تنظیمہ فقہ شہانہ شیعین ہونگا

فہرست ارکان مجلس دارالعلوم

نمبر شمار	اسماء	نمبر شمار	اسماء
۱	جناب مولوی سیح الزمان خان صاحب اوستاد حضور نظام دکن	۴	جناب مولوی محمد امیر علی صاحب لکھنؤ
۲	جناب شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی مستمد دارالعلوم	۵	جناب مولوی عبدالحی صاحب مستند فقہ و علماء
۳	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب ہارپوری قائم مقام ناظم ندوۃ العلماء	۶	جناب صفی الدولہ حاکم الملک نواب علی حسن خان صاحب رئیس جہوپال
		۷	جناب منشی اعتقاد علی صاحب رئیس کاکوری
		۸	جناب مہتمم صاحب دارالعلوم بحیثیت عمدہ

فہرست ملازمین کتب خانہ

منشی عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	عبدالرزاق صاحب قری کتب خانہ
-------------------------------------	-----------------------------

فہرست ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	اسماء	نمبر شمار	اسماء
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ دارالعلوم	۶	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب ماسٹر انگریزی
۲	جناب مولوی محمد شبلی صاحب مدرس ثانی	۷	جناب ماسٹر عبدالجلیل صاحب ٹیچر انگریزی
۳	جناب مولوی سید علی زینبی صاحب مدرس اوت	۸	جناب ماسٹر فدا حسین صاحب مدرس حساب و جغرافیہ
۴	جناب مولوی محمد یوسف صاحب مدرس حرجہ ابتدائی	۹	جناب قاری حسن آفندی مدرس قراءت تجوید
۵	جناب حافظ فضل الرحمن صاحب مدرس حرجہ ابتدائی		

نفسه نتیجہ امتحان سالانہ ادارہ العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۱۳۲۲ھ ہجری

نقشه امتحان درجه فضیلت

ردیف	نوع	موضوع	نام کتاب						نویسنده	تعداد
			تفصیلی	ارباب	زیرمجموعه	شرح و تفسیر	نویسنده	موضوع		
۱	۱	سید سلیمان بهاری	۶۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۲	۲	نجم الهدی بهاری	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۳	۳	درجه اول	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۴	۴	درجه دوم	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵	۵	درجه اول	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۶	۶	درجه دوم	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۷	۷	درجه اول	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۸	۸	درجه دوم	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۹	۹	درجه اول	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۱۰	۱۰	درجه دوم	۴۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵

نقشه امتحانات عام

[illegible]

۸	۲	عبد الصمد اعظم گدھی	۵۰	۶۲	۲۱	۳۲	۲۷	//	۱۹۴	۱۹۸	۱۳۲	۹۱	-۹	فیل	۳۳
۹	۳	تیز الدین الہ آبادی	۴۵	۳۹	۲۵	۳۳	۲۵	//	۱۹۸	۱۹۸	۱۳۲	۹۱	-۹	فیل	۳۳
۱۰	۴	عبد اللہ بن بہاری	۳۵	۳۰	۱۳	۵۲	۲۱	//	۱۹۸	۱۳۲	۹۱	-۹	فیل	۳۳	
۱۱	۵	قر الدین اعظم گدھی	۳۰	۱۵	۱۱	۳۵	۰	//	۱۹۸	۱۳۲	۹۱	-۹	فیل	۳۳	
۱۲	۶	فضل الباری بہار	۲۰	۶	۳	۲۲	۲۰	//	۱۹۸	۱۳۲	۹۱	-۹	فیل	۳۳	
۱۳	۱	محمد سعید بہاری	۵۰	۳۵	۵۰	۶۱	۹۵	۲۸	۶۵۰	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	دوم	۱۳
۱۴	۲	محمد یوسف	۴۵	۴۸	۴۵	۱۲	۳۵	۳۲	//	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	دوم	۱۴
۱۵	۳	محمد عمر الہ آبادی	۶۰	۴۵	۳۵	۳۵	۹۵	۲۵	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	دوم	۱۵
۱۶	۴	عبد الباری	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۸۰	۰	//	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	دوم	۱۶
۱۷	۵	عبد الحفیظ بہاری	۲۰	۳۳	۳۵	۳۶	۵۰	۳۳	//	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	دوم	۱۷
۱۸	۶	ابوظفر بہاری	۲۵	۲۵	۳۵	۳۶	۳۳	۲۱	//	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	۲۵۱	دوم	۱۸
۱۹	۷	لطیف الرحمن	۱۹	۶	۱۱	۵۵	۰	۲۲	//	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹	دوم	۱۹
۲۰	۱	سید محمد	۹۰	۴۵	۴۵	۸۵	۹۰	۳۲	۵۵۰	۲۷۵	۲۷۵	۲۷۵	۲۷۵	دوم	۲۰
۲۱	۲	معین الدین	۴۰	۴۰	۴۰	۵۵	۵۵	۲۹	//	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	دوم	۲۱
۲۲	۳	محمد ایوب	۴۰	۴۰	۴۰	۲۰	۵۰	۲۵	//	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	دوم	۲۲
۲۳	۴	عبد السلام ثانی	۴۵	۴۵	۴۵	۱۵	۳۲	۳۱	//	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	۲۲۹	دوم	۲۳

نمبر خاندان	نام طالب العلم مع وطن	۱	۲	۳	۴	۵
نمبر خاندان	نام طالب العلم مع وطن	۱	۲	۳	۴	۵
۴۳	عبدالحی اعظم گدھی	۴۲	۴۴	۴۶	۴۸	۵۰
۴۴	شرف الدین بہاری	۴۳	۴۵	۴۷	۴۹	۵۱
۴۵	حکیم الدین بارہ بنگی	۴۴	۴۶	۴۸	۵۰	۵۲
۴۶	مبین الدین ثانی //	۴۵	۴۷	۴۹	۵۱	۵۳
۴۷	محمد سعید ثانی لکھنوی	۴۶	۴۸	۵۰	۵۲	۵۴
نمبر خاندان	نام طالب العلم مع وطن	۱	۲	۳	۴	۵
نمبر خاندان	نام طالب العلم مع وطن	۱	۲	۳	۴	۵
۴۸	غیر احمد بہاری	۴۷	۴۹	۵۱	۵۳	۵۵
۴۹	نظیر الدین بہاری	۴۸	۵۰	۵۲	۵۴	۵۶
۵۰	عبدالحکیم بہاری	۴۹	۵۱	۵۳	۵۵	۵۷
۵۱	فییم الدین لکھنوی	۵۰	۵۲	۵۴	۵۶	۵۸
۵۲	محمد عمر ثانی لکھنوی	۵۱	۵۳	۵۵	۵۷	۵۹
۵۳	محمد ابراہیم جھوپور	۵۲	۵۴	۵۶	۵۸	۶۰
نمبر خاندان	نام طالب العلم مع وطن	۱	۲	۳	۴	۵
نمبر خاندان	نام طالب العلم مع وطن	۱	۲	۳	۴	۵
۵۴	غیر احمد	۵۳	۵۵	۵۷	۵۹	۶۱
۵۵	غیر احمد	۵۴	۵۶	۵۸	۶۰	۶۲
۵۶	غیر احمد	۵۵	۵۷	۵۹	۶۱	۶۳
۵۷	غیر احمد	۵۶	۵۸	۶۰	۶۲	۶۴
۵۸	غیر احمد	۵۷	۵۹	۶۱	۶۳	۶۵
۵۹	غیر احمد	۵۸	۶۰	۶۲	۶۴	۶۶
۶۰	غیر احمد	۵۹	۶۱	۶۳	۶۵	۶۷
۶۱	غیر احمد	۶۰	۶۲	۶۴	۶۶	۶۸
۶۲	غیر احمد	۶۱	۶۳	۶۵	۶۷	۶۹
۶۳	غیر احمد	۶۲	۶۴	۶۶	۶۸	۷۰
۶۴	غیر احمد	۶۳	۶۵	۶۷	۶۹	۷۱
۶۵	غیر احمد	۶۴	۶۶	۶۸	۷۰	۷۲
۶۶	غیر احمد	۶۵	۶۷	۶۹	۷۱	۷۳
۶۷	غیر احمد	۶۶	۶۸	۷۰	۷۲	۷۴
۶۸	غیر احمد	۶۷	۶۹	۷۱	۷۳	۷۵
۶۹	غیر احمد	۶۸	۷۰	۷۲	۷۴	۷۶
۷۰	غیر احمد	۶۹	۷۱	۷۳	۷۵	۷۷
۷۱	غیر احمد	۷۰	۷۲	۷۴	۷۶	۷۸
۷۲	غیر احمد	۷۱	۷۳	۷۵	۷۷	۷۹
۷۳	غیر احمد	۷۲	۷۴	۷۶	۷۸	۸۰
۷۴	غیر احمد	۷۳	۷۵	۷۷	۷۹	۸۱
۷۵	غیر احمد	۷۴	۷۶	۷۸	۸۰	۸۲
۷۶	غیر احمد	۷۵	۷۷	۷۹	۸۱	۸۳
۷۷	غیر احمد	۷۶	۷۸	۸۰	۸۲	۸۴
۷۸	غیر احمد	۷۷	۷۹	۸۱	۸۳	۸۵
۷۹	غیر احمد	۷۸	۸۰	۸۲	۸۴	۸۶
۸۰	غیر احمد	۷۹	۸۱	۸۳	۸۵	۸۷
۸۱	غیر احمد	۸۰	۸۲	۸۴	۸۶	۸۸
۸۲	غیر احمد	۸۱	۸۳	۸۵	۸۷	۸۹
۸۳	غیر احمد	۸۲	۸۴	۸۶	۸۸	۹۰
۸۴	غیر احمد	۸۳	۸۵	۸۷	۸۹	۹۱
۸۵	غیر احمد	۸۴	۸۶	۸۸	۹۰	۹۲
۸۶	غیر احمد	۸۵	۸۷	۸۹	۹۱	۹۳
۸۷	غیر احمد	۸۶	۸۸	۹۰	۹۲	۹۴
۸۸	غیر احمد	۸۷	۸۹	۹۱	۹۳	۹۵
۸۹	غیر احمد	۸۸	۹۰	۹۲	۹۴	۹۶
۹۰	غیر احمد	۸۹	۹۱	۹۳	۹۵	۹۷
۹۱	غیر احمد	۹۰	۹۲	۹۴	۹۶	۹۸
۹۲	غیر احمد	۹۱	۹۳	۹۵	۹۷	۹۹
۹۳	غیر احمد	۹۲	۹۴	۹۶	۹۸	۱۰۰
۹۴	غیر احمد	۹۳	۹۵	۹۷	۹۹	۱۰۱
۹۵	غیر احمد	۹۴	۹۶	۹۸	۱۰۰	۱۰۲
۹۶	غیر احمد	۹۵	۹۷	۹۹	۱۰۱	۱۰۳
۹۷	غیر احمد	۹۶	۹۸	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۴
۹۸	غیر احمد	۹۷	۹۹	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۵
۹۹	غیر احمد	۹۸	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۴	۱۰۶
۱۰۰	غیر احمد	۹۹	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۵	۱۰۷
۱۰۱	غیر احمد	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۴	۱۰۶	۱۰۸
۱۰۲	غیر احمد	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۵	۱۰۷	۱۰۹
۱۰۳	غیر احمد	۱۰۲	۱۰۴	۱۰۶	۱۰۸	۱۱۰
۱۰۴	غیر احمد	۱۰۳	۱۰۵	۱۰۷	۱۰۹	۱۱۱
۱۰۵	غیر احمد	۱۰۴	۱۰۶	۱۰۸	۱۱۰	۱۱۲
۱۰۶	غیر احمد	۱۰۵	۱۰۷	۱۰۹	۱۱۱	۱۱۳
۱۰۷	غیر احمد	۱۰۶	۱۰۸	۱۱۰	۱۱۲	۱۱۴
۱۰۸	غیر احمد	۱۰۷	۱۰۹	۱۱۱	۱۱۳	۱۱۵
۱۰۹	غیر احمد	۱۰۸	۱۱۰	۱۱۲	۱۱۴	۱۱۶
۱۱۰	غیر احمد	۱۰۹	۱۱۱	۱۱۳	۱۱۵	۱۱۷
۱۱۱	غیر احمد	۱۱۰	۱۱۲	۱۱۴	۱۱۶	۱۱۸
۱۱۲	غیر احمد	۱۱۱	۱۱۳	۱۱۵	۱۱۷	۱۱۹
۱۱۳	غیر احمد	۱۱۲	۱۱۴	۱۱۶	۱۱۸	۱۲۰
۱۱۴	غیر احمد	۱۱۳	۱۱۵	۱۱۷	۱۱۹	۱۲۱
۱۱۵	غیر احمد	۱۱۴	۱۱۶	۱۱۸	۱۲۰	۱۲۲
۱۱۶	غیر احمد	۱۱۵	۱۱۷	۱۱۹	۱۲۱	۱۲۳
۱۱۷	غیر احمد	۱۱۶	۱۱۸	۱۲۰	۱۲۲	۱۲۴
۱۱۸	غیر احمد	۱۱۷	۱۱۹	۱۲۱	۱۲۳	۱۲۵
۱۱۹	غیر احمد	۱۱۸	۱۲۰	۱۲۲	۱۲۴	۱۲۶
۱۲۰	غیر احمد	۱۱۹	۱۲۱	۱۲۳	۱۲۵	۱۲۷
۱۲۱	غیر احمد	۱۲۰	۱۲۲	۱۲۴	۱۲۶	۱۲۸
۱۲۲	غیر احمد	۱۲۱	۱۲۳	۱۲۵	۱۲۷	۱۲۹
۱۲۳	غیر احمد	۱۲۲	۱۲۴	۱۲۶	۱۲۸	۱۳۰
۱۲۴	غیر احمد	۱۲۳	۱۲۵	۱۲۷	۱۲۹	۱۳۱
۱۲۵	غیر احمد	۱۲۴	۱۲۶	۱۲۸	۱۳۰	۱۳۲
۱۲۶	غیر احمد	۱۲۵	۱۲۷	۱۲۹	۱۳۱	۱۳۳
۱۲۷	غیر احمد	۱۲۶	۱۲۸	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۴
۱۲۸	غیر احمد	۱۲۷	۱۲۹	۱۳۱	۱۳۳	۱۳۵
۱۲۹	غیر احمد	۱۲۸	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۶
۱۳۰	غیر احمد	۱۲۹	۱۳۱	۱۳۳	۱۳۵	۱۳۷
۱۳۱	غیر احمد	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۶	۱۳۸
۱۳۲	غیر احمد	۱۳۱	۱۳۳	۱۳۵	۱۳۷	۱۳۹
۱۳۳	غیر احمد	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۶	۱۳۸	۱۴۰
۱۳۴	غیر احمد	۱۳۳	۱۳۵	۱۳۷	۱۳۹	۱۴۱
۱۳۵	غیر احمد	۱۳۴	۱۳۶	۱۳۸	۱۴۰	۱۴۲
۱۳۶	غیر احمد	۱۳۵	۱۳۷	۱۳۹	۱۴۱	۱۴۳
۱۳۷	غیر احمد	۱۳۶	۱۳۸	۱۴۰	۱۴۲	۱۴۴
۱۳۸	غیر احمد	۱۳۷	۱۳۹	۱۴۱	۱۴۳	۱۴۵
۱۳۹	غیر احمد	۱۳۸	۱۴۰	۱۴۲	۱۴۴	۱۴۶
۱۴۰	غیر احمد	۱۳۹	۱۴۱	۱۴۳	۱۴۵	۱۴۷
۱۴۱	غیر احمد	۱۴۰	۱۴۲	۱۴۴	۱۴۶	۱۴۸
۱۴۲	غیر احمد	۱۴۱	۱۴۳	۱۴۵	۱۴۷	۱۴۹
۱۴۳	غیر احمد	۱۴۲	۱۴۴	۱۴۶	۱۴۸	۱۵۰
۱۴۴	غیر احمد	۱۴۳	۱۴۵	۱۴۷	۱۴۹	۱۵۱
۱۴۵	غیر احمد	۱۴۴	۱۴۶	۱۴۸	۱۵۰	۱۵۲
۱۴۶	غیر احمد	۱۴۵	۱۴۷	۱۴۹	۱۵۱	۱۵۳
۱۴۷	غیر احمد	۱۴۶	۱۴۸	۱۵۰	۱۵۲	۱۵۴
۱۴۸	غیر احمد	۱۴۷	۱۴۹	۱۵۱	۱۵۳	۱۵۵
۱۴۹	غیر احمد	۱۴۸	۱۵۰	۱۵۲	۱۵۴	۱۵۶
۱۵۰	غیر احمد	۱۴۹	۱۵۱	۱۵۳	۱۵۵	۱۵۷
۱۵۱	غیر احمد	۱۵۰	۱۵۲	۱۵۴	۱۵۶	۱۵۸
۱۵۲	غیر احمد	۱۵۱	۱۵۳	۱۵۵	۱۵۷	۱۵۹
۱۵۳	غیر احمد	۱۵۲	۱۵۴	۱۵۶	۱۵۸	۱۶۰
۱۵۴	غیر احمد	۱۵۳	۱۵۵	۱۵۷	۱۵۹	۱۶۱
۱۵۵	غیر احمد	۱۵۴	۱۵۶	۱۵۸	۱۶۰	۱۶۲
۱۵۶	غیر احمد	۱۵۵	۱۵۷	۱۵۹	۱۶۱	۱۶۳
۱۵۷	غیر احمد	۱۵۶	۱۵۸	۱۶۰	۱۶۲	۱۶۴
۱۵۸	غیر احمد	۱۵۷	۱۵۹	۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۵۹	غیر احمد	۱۵۸	۱۶۰	۱۶۲	۱۶۴	۱۶۶
۱۶۰	غیر احمد	۱۵۹	۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵	۱۶۷
۱۶۱	غیر احمد	۱۶۰	۱۶۲	۱۶۴	۱۶۶	۱۶۸
۱۶۲	غیر احمد	۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵	۱۶۷	۱۶۹
۱۶۳	غیر احمد	۱۶۲	۱۶۴	۱۶۶	۱۶۸	۱۷۰
۱۶۴	غیر احمد	۱۶۳	۱۶۵	۱۶۷	۱۶۹	۱۷۱
۱۶۵	غیر احمد	۱۶۴	۱۶۶	۱۶۸	۱۷۰	۱۷۲
۱۶۶	غیر احمد	۱۶۵	۱۶۷	۱۶۹	۱۷۱	۱۷۳
۱۶۷	غیر احمد	۱۶۶	۱۶۸	۱۷۰	۱۷۲	۱۷۴
۱۶۸	غیر احمد	۱۶۷	۱۶۹	۱۷۱	۱۷۳	۱۷۵
۱۶۹	غیر احمد	۱۶۸	۱۷۰	۱۷۲	۱۷۴	۱۷۶
۱۷۰	غیر احمد	۱۶۹	۱۷۱	۱۷۳	۱۷۵	۱۷۷
۱۷۱	غیر احمد	۱۷۰	۱۷۲	۱۷۴	۱۷۶	۱۷۸
۱۷۲	غیر احمد	۱۷۱	۱۷۳	۱۷۵	۱۷۷	۱۷۹
۱۷۳	غیر احمد	۱۷۲	۱۷۴	۱۷۶	۱۷۸	۱۸۰
۱۷۴	غیر احمد	۱۷۳	۱۷۵	۱۷۷	۱۷۹	۱۸۱
۱۷۵	غیر احمد	۱۷۴	۱۷۶	۱۷۸	۱۸۰	۱۸۲
۱۷۶	غیر احمد	۱۷۵	۱۷۷	۱۷۹	۱۸۱	۱۸۳
۱۷۷	غیر احمد	۱۷۶	۱۷۸	۱۸۰	۱۸۲	۱۸۴
۱۷۸	غیر احمد	۱۷۷	۱۷۹	۱۸۱	۱۸۳	۱۸۵
۱۷۹	غیر احمد	۱۷۸	۱۸۰	۱۸۲	۱۸۴	۱۸۶
۱۸۰	غیر احمد	۱۷۹	۱۸۱	۱۸۳	۱۸۵	۱۸۷
۱۸۱	غیر احمد	۱۸۰	۱۸۲	۱۸۴	۱۸۶	۱۸۸
۱۸۲	غیر احمد	۱۸۱	۱۸۳	۱۸۵	۱۸۷	۱۸۹
۱۸۳	غیر احمد	۱۸۲	۱۸۴	۱۸۶	۱۸۸	۱۹۰
۱۸۴	غیر احمد	۱۸۳	۱۸۵	۱۸۷	۱۸۹	۱۹۱
۱۸۵	غیر احمد	۱۸۴	۱۸۶	۱۸۸	۱۹۰	۱۹۲
۱۸۶	غیر احمد	۱۸۵	۱۸۷	۱۸۹	۱۹۱	۱۹۳
۱۸۷	غیر احمد	۱۸۶	۱۸۸	۱۹۰	۱۹۲	۱۹۴
۱۸۸	غیر احمد	۱۸۷	۱۸۹	۱۹۱	۱۹۳	۱۹۵
۱۸۹	غیر احمد	۱۸۸	۱۹۰	۱۹۲	۱۹۴	۱۹۶
۱۹۰	غیر احمد	۱۸۹	۱۹۱	۱۹۳	۱۹۵	۱۹۷
۱۹۱	غیر احمد	۱۹۰	۱۹۲	۱۹۴	۱۹۶	۱۹۸
۱۹۲	غیر احمد	۱۹۱	۱۹۳	۱۹۵	۱۹۷	۱۹۹
۱۹۳	غیر احمد	۱۹۲	۱۹۴	۱۹۶	۱۹۸	۲۰۰
۱۹۴	غیر احمد	۱۹۳	۱۹۵	۱۹۷	۱۹۹	۲۰۱
۱۹۵	غیر احمد	۱۹۴	۱۹۶	۱۹۸	۲۰۰	۲۰۲
۱۹۶	غیر احمد	۱۹۵	۱۹۷	۱۹۹	۲۰۱	۲۰۳
۱۹۷	غیر احمد	۱۹۶	۱۹۸	۲۰۰	۲۰۲	۲۰۴
۱۹۸	غیر احمد	۱۹۷	۱۹۹	۲۰۱	۲۰۳	۲۰۵
۱۹۹	غیر احمد	۱۹۸	۲۰۰	۲۰۲	۲۰۴	۲۰۶

نقشہ نصاب دارالعلوم

سال اول					
کتاب	اول	دوم	سوم	ریاضی	انگریزی
۱	میزان و مشرب	.	.	سابا و ترکیب	"
۲	"	.	.	مع عبارتی سوالات	"
۳	"	.	.	جغرافیہ	"
۴	صن میر	نحو میر	تائیل	"	"
۵	"	خلاصہ	.	"	"
۶	"	"	.	"	"
۷	"	انصاف باور	.	"	"
۸	منتخبات عربیہ	"	.	"	"
۹	"	"	.	"	"
سال دوم					
۱	منتخبات عربیہ	پارہ دوم مع التوجہ	.	حساب	انگریزی
۲	"	"	.	جمع تقریبی و ضرب	"
۳	"	"	.	مربک کے قواعد	"
۴	ہدایہ النحو	کبریٰ فی بیان منطق	.	مع عبارتی سوالات	"
۵	"	"	.	جغرافیہ و جملہ اول	"
۶	"	"	.	اہل صاحب	"
۷	"	"	.	"	"
۸	"	"	.	"	"
۹	"	"	.	"	"

سہ پنجاب کے
شعبہ تعلیم نے
سک کتاب کی ابتدا
ران ہے آمین
پہلے باب میں
پہلے میں جو پرغز
در نصیحت آمیز
نے کے علاوہ
شرکما اور عتقاد
معتزلہ میں
سرے باب
ہشال بصیرت
بٹ ادبیانہ
نہ سے بیان
کے مرن
ب ابتدائی
ت کے
نہایت
ہے۔

سال سوم

مجلد	اسباق	ریاضی	تحریر	انگریزی	کیفیت
اول	دوم	سوم			
۱	قدوری	اخوان الصفا	۰	حساب	الانولوسی
۲	"	"	۰	الرتبہ نسبتہ کیونام	"
۳	"	"	۰	کواشیا کیونام	"
۴	"	"	۰	جنرافیہ	"
۵	"	"	۰	بصارت نصف آخر	"
۶	"	"	۰	"	"
۷	"	"	۰	"	"
۸	سراجی	شرح تہذیب	۰	"	"
۹	"	"	۰	"	"

سال چہارم

مجلد	ایضاح المساک	شرح وقایع	مناجات	حساب	ترجمہ	میکلین یا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ایضاح المساک	شرح وقایع	مناجات	حساب	ترجمہ	میکلین یا
۲	"	"	"	"	"	"
۳	"	"	"	"	"	"
۴	"	"	"	"	"	"
۵	"	"	"	"	"	"
۶	"	"	"	"	"	"
۷	"	"	"	"	"	"
۸	"	"	"	"	"	"
۹	"	"	"	"	"	"

معروض المساک
الایضاح بن المساک
گولڈ پر مطبوع ہو
ہے کہ الفیہ کی شرح
ہے لیکن ایسا نہیں
ہے علم تحریر کے بار
سائل اس میں حقیقتاً
لار پر درج کیے گئے
ہیں جاہلیت کشا
بہ اکثر مقام میں
استدلال کی کیا
کتاب متداول میں
اس قدر نامور مسائل
دوسری کتاب میں
نہیں ہیں عبارت
لطیف اور مدعا
خوش آئند ہے
حوالہ الایضاح بن
کی تصنیف ہے
عہ علامہ کا نقل
احمد زمانی مصوری
اس کتاب کے مصنفین
آئین مسائل کی
اولا مصوری
ہستہ سائل میں
ایضاح بن مساک
کتاب اولیٰ بنصرہ
کی نہایت مفید

سال پنجم

ردیف	اسباق		ریاضی	تحریر	زبان ثانی کیفیت
	اول	دوم			
۱	برہمیدیکال مختصر معانی فن معانی	نور الانوار	حساب ختم	عربی میں	سیکلیکین کنڈر
۲	دیباچہ	دیباچہ	"	مصنوع لکھنا	گراہیکل پلانر
۳	"	"	"	"	"
۴	"	"	"	"	"
۵	متنہی نصف	"	"	"	"
۶	تخریج وقایع برہم	"	"	"	"
۷	"	"	"	"	"
۸	"	"	"	"	"
۹	نور الکیبر	"	"	"	"
سال ششم					
۱	الحکم والقرآن	توضیح	کلام اللہ نصف اول	فنی نویسی	تھریڈ ریڈر
۲	"	"	"	"	مینوئل گرامر
۳	"	دول العربیہ اول	"	"	"
۴	"	"	"	"	"
۵	تصویر	حاشہ	"	"	"
۶	"	"	الشیخ حکم العین	"	"
۷	"	"	"	"	"
۸	"	"	"	"	"
۹	"	"	"	"	"

۱۔ تاحضی نامہ البرک
 ۲۔ تاحضی نامہ البرک
 ۳۔ تاحضی نامہ البرک
 ۴۔ تاحضی نامہ البرک
 ۵۔ تاحضی نامہ البرک
 ۶۔ تاحضی نامہ البرک
 ۷۔ تاحضی نامہ البرک
 ۸۔ تاحضی نامہ البرک
 ۹۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۰۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۱۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۲۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۳۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۴۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۵۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۶۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۷۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۸۔ تاحضی نامہ البرک
 ۱۹۔ تاحضی نامہ البرک
 ۲۰۔ تاحضی نامہ البرک

سہ اس کتاب کے

صنف امام الغن

ام عبد القادر جانی

بن محمد زائد علیہ

معانی و بیان کے

مسائل لکھے ہیں یہی

کتابیں فن کی تصنیف

اور زائیت کی ہفت

اور زائد کی تصنیف

کی ہادی ہے۔

عہ درویش الاولیہ

فی علوم الطبیبین کی

صنف مرسل الحسن

ہیں جسکو سلاسلہ

الشروہ کی مکمل

کیا ہے حال کی جدید

طبیبیات اور شمس

کو عربی زبان میں

لکھا ہے اور آلات

کی اپنے مقام

میں تصویر دی ہے

آج کل اس صنف

ضرورت ہے۔

بڑھتے ہوئے علم جدید

میں بہت کچھ ہوتا

ہو سکتا ہے۔

مستحکم احمد بن

رشدانہ کسی کی علم

کلام میں، اور تصنیف

ہے جعمانہ ترزا کا

اسد مال بن کوثر

سنان اپنے فیضان

تصنیف ہے۔

لاہور عامہ قدامت

بشر کی علاد میں

صہ کلید الاشراق کے شیخ مولانا شیخ متول سرور دی کی کتاب

بجائے الاشراق کی، در شرح ہے اس کے شرح علامہ عبدالعزیز بن شریف بن ابی

کے مقابل میں ہے۔ لیکن اس وقت بھی اس کی شہرت اور مقبولیت تھی جب اس طرح کا فلسفہ علم مقبولیت کی حالت میں تھا اور اسی کا موجد مذہب پر چاہتا۔

سال ہفتم

ردیف	اسباق	سوم	تحریر	زبان ثانی	کیفیت
	اول	دوم	تہی نویسی	نفسیہ لکرام	
۱	سلم العلوم	دو مثل الاعجاز	ہدایہ بریلج رلیج	فتویٰ نویسی	نفسیہ لکرام
۲	"	"	"	"	"
۳	"	"	"	"	"
۴	کلام اللہ	خبر دول العرب ثانی	دروس الاولیہ	"	"
۵	"	"	"	"	"
۶	"	تجدید البیان	"	"	"
۷	"	"	"	"	"
۸	"	"	"	"	"
۹	شرح الاشراق	"	"	"	"
سال ہشتم					
۱	ہدایہ بریلج ثالث	نہضت برضاوی	بیات جدید	فتویٰ نویسی	نفسیہ لکرام
۲	"	"	"	"	"
۳	"	"	"	"	"
۴	"	"	"	"	"
۵	شرح حاکم الاشراق	"	"	"	"
۶	"	"	"	"	"
۷	"	"	"	"	"
۸	"	"	"	"	"
۹	"	"	"	"	"

صہ کلید الاشراق کے شیخ مولانا شیخ متول سرور دی کی کتاب بجائے الاشراق کی، در شرح ہے اس کے شرح علامہ عبدالعزیز بن شریف بن ابی کاسر کے مقابل میں ہے۔ لیکن اس وقت بھی اس کی شہرت اور مقبولیت تھی جب اس طرح کا فلسفہ علم مقبولیت کی حالت میں تھا اور اسی کا موجد مذہب پر چاہتا۔

الہیاء

ایک علمی تاریخی ماہوار رسالہ

جو

عربی زبان میں مقتہ حزبہ اُردو با محساورہ شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ تین روپیہ

پتہ

دفتر النبیان لکھنؤ

آمدنی چندہ ندوۃ العلماء اساتذہ اشوال ۲۳ھ تقاریر رمضان ۲۲ھ

عطیات ماہوار سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد وکن خلد اللہ ملکہ العالیہ

عطیات ندوۃ العلماء

نمبر	اسما	رقم	نمبر	اسما	رقم
۱	مولوی فدا حسین صاحب رئیس موضع تنی	۵	۱۰	ایک بزرگ مارہرہ	۵
۲	برائے تعمیر کتب خانہ		۱۱	جناب چودھری محمد امین خان قضا مارہرہ	۵
۳	جناب رشید احمد صاحب رائے بریلی	۵	۱۲	جناب شیخ خواجہ حسن صاحب مارہرہ	۵
۴	جناب زبیر احمد صاحب ہنسوہ	۵	۱۳	جناب غلام امین صاحب مارہرہ	۵
۵	جناب غلام محی الدین صاحب شیش امام	۵	۱۴	جناب محمد اسماعیل صاحب مارہرہ	۵
۶	سجد بھاؤ سنگھ	۵	۱۵	جناب عاشق علی صاحب مارہرہ	۵
۷	جناب فیروز خان صاحب درویش بھاؤ سنگھ	۵	۱۶	جناب منشی حسان علی صاحب مارہرہ	۵
۸	جناب مولوی عبدالکریم صاحب وصل	۵	۱۷	جناب عبدالنعمیم صاحب مارہرہ	۵
۹	باقی نویس گورداسپور	۵	۱۸	جناب مسٹر عبدالوہاب صاحب زبیری مارہرہ	۵
۱۰	عطیہ امیر الامام ناصر الاسلام شیخ بہاؤ الدین	۵	۱۹	جناب نعمت الہی صاحب مارہرہ	۵
۱۱	صاحب سی سی آئی ای برائے تعمیر کتب خانہ	۵	۲۰	ہمشیرہ نعمت الہی صاحب مارہرہ	۵
۱۲	جناب چودھری محمد اود صاحب مارہرہ	۵	۲۱	جناب ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبیرہ حکما	۵
۱۳	جناب چودھری محمد طفیل صاحب مارہرہ	۵	۲۲	لاہور رتبہ شادی پسر خود	۵

چندہ رکیت

جناب منشی میر جلال الدین جٹا نقشہ نویس	۱۶	جناب منشی محمد الحق صاحب گردا و تحفین چکیا	۱
گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	۱۷	جناب عبدالغنی و عبدلقدار صاحبان	۲
جناب منشی محمد حسن خان ضنا اسٹنٹ	۱۸	تاجران لاسہ ملک تبت	۳
ڈیپارٹمنٹ شملہ	۱۹	جناب محمد اضر علی صاحبین گوپاٹو	۴
جناب مولوی مرفود الحق صاحب ترجمہ ہائیکورٹ	۲۰	جناب منشی رضی الدین صاحب مختار بنارس	۵
کلکتہ	۲۱	جناب منشی محمد حسین صاحب مختار	۶
جناب مولوی عبداللہ صاحب ترجمہ ہائیکورٹ	۲۲	جناب شیخ نیر الحق صاحب ایس ڈیوان	۷
کلکتہ	۲۳	جناب مولوی حکیم حافظ عبدلولی ضنا	۸
جناب مولوی فخر الدین حسن خان صاحب ترجمہ ہائیکورٹ	۲۴	جھوانی ٹولہ کھنٹو	۹
کلکتہ	۲۵	جناب قاضی محمد اسماعیل صاحب بجنور	۱۰
جناب مولوی عبدالغنی خان صاحب ترجمہ ہائیکورٹ	۲۶	جناب حاجی ساقی داد خان ضنا قائم گنج	۱۱
کلکتہ	۲۷	جناب حکیم محمد سلیمان صاحب یاسک پور	۱۲
جناب مولوی محمد علی صاحب ترجمہ ہائیکورٹ کلکتہ	۲۸	جناب مولوی فدا حسین صاحب موضع تری	۱۳
جناب شیخ رسول بخش صاحب ترجمہ ہائیکورٹ کلکتہ	۲۹	جناب منشی عبدلغیر صاحب ہاری سونعل سلطان پور	۱۴
جناب مولوی عبدالاکبر صاحب در حتریم	۳۰	خان بہادر جناب شیخ بخش صاحب مدرٹ	۱۵
ہائیکورٹ کلکتہ	۳۱	بیج امرتسر	
جناب غایب محمد حسن صاحب شیرازی حتریم	۳۲	جناب حاجی قاضی محمد اسماعیل صاحب ایس نبل	
ہائیکورٹ کلکتہ	۳۳	جناب مولوی سید علی اکرم صاحب دیابا دی میٹھیا	
جناب مولوی سید خلیل الرحمن صاحب اکرمینر	۳۴		

۵۴	جناب فشی رضی الدین خائفنا تحصیلدار پٹلی	۴۰	جناب شیخ غلام محی الدین حسنا سوداگر لنگی خانپور
۵۵	جناب فشی صدر الدین خائفنا تحصیلدار پٹلی	۴۱	جناب خان سین محمد خائفنا سوداگر لنگی خانپور
۵۶	جناب ابو علی احمد خائفنا ہیڈ کلرک ریلوے	۴۲	جناب خان عبداللہ خائفنا سوداگر لنگی خانپور
۵۷	جناب بابو یعقوب الرحمن خائفنا کلرک لیوی فشی	۴۳	جناب خان محمد امام الدین خائفنا سوداگر لنگی خانپور
۵۸	جناب فشی سلیم اللہ خائفنا سب اور سیر پٹلی	۴۴	جناب فشی عبدلکفیت حسنا سب و سیر بارہنگی
۵۹	جناب مولوی مرزا ظفر اللہ خائفنا گوردہ پور	۴۵	جناب شیخ جان محمد صنائیس عظم ہشتیار پور
۶۰	جناب سردار غلام حیدر خائفنا بھادو گوردہ پور	۴۶	جناب مولوی ابھی بخش حسنا وکیل ہشتیار پور
۶۱	جناب بابو یعقوب علی خائفنا وکیل گوردہ پور	۴۷	جناب شیخ رحمت اللہ حسنا تبرجقت
۶۲	جناب مٹر محمد عظیم حسنا سٹریٹ لاگوردہ پور	۴۸	جناب حافظ سید سردار حسین حسنا کبری پٹلی
۶۳	جناب حافظ عبد الرحیم خائفنا سٹریٹ لاگوردہ پور	۴۹	جناب محمد یعقوب حسنا سب کٹر پٹلی
۶۴	جناب چودھری محمد یعقوب خائفنا مارہرہ	۵۰	جناب میر محمد حسین حسنا ساکن سلون اہل
۶۵	جناب چودھری محمد سلیمان خائفنا مارہرہ	۵۱	جناب احمد علی خائفنا چتوہ
۶۶	جناب چودھری محمد صالح حسنا مارہرہ	۵۲	جناب محمد علی حسنا ساکن سلون رابری پٹلی
۶۷	جناب ڈاکٹر فیض محمد خائفنا میڈیکل فرسنا بھ	۵۳	جناب فشی امام الہدی حسنا کبری پٹلی
۶۸	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۶۹	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۰	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۱	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۲	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۳	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۴	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۵	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۶	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۷	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۸	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۷۹	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۰	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۱	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۲	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۳	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۴	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۵	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۶	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۷	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۸	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۸۹	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۰	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۱	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۲	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۳	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۴	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۵	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۶	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۷	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۸	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۹۹	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		
۱۰۰	جناب مولوی حکیم علی محمد خائفنا نقل نویس		

۸۴	جناب منشی فیض احمد صفا سربراہ کار ابریلی	۹۹	جناب منشی صابر علی صفا کمال فیض آباد
۸۵	جناب ماسٹر رحیم بخش صفا نصرم رابرلی	۱۰۰	جناب عظمت اللہ خان صفا موضع سرسرفیض آباد
۸۶	جناب منشی فدا علی خان صفا رابرلی	۱۰۲	جناب علی جان خان صفا کارگنج فیض آباد
۸۷	جناب محمد حسن خان صفا رابرلی	۱۰۲	جناب عباس علی خان صفا موضع سرسرفیض آباد
۸۸	جناب میان بھیدی صفا سوداگر رابرلی	۱۰۳	جناب خواجہ احمد میر صفا احاطہ اٹل خان فیض آباد
۸۹	جناب غلام مصطفیٰ صفا دہلی دروازہ فیض آباد	۱۰۴	جناب حسن میر خان صفا کارگنج فیض آباد
۹۰	جناب بابو و حافظ فیض محمد صاحبان فیض آباد	۱۰۵	جناب مولوی مصطفیٰ علی صفا پالکی خانہ فیض آباد
۹۱	جناب شیخ سعد اللہ صفا کاغذ فروش فیض آباد	۱۰۶	جناب شاہ حسین صاحب کپڑوں فیض آباد
۹۲	جناب حافظ عبدالرحیم عبدالرحمن صاحبان	۱۰۷	جناب منشی امتیاز علی صفا بی۔ اے۔ ال۔ ال۔
	سوداگران فیض آباد		بی۔ وکیل فیض آباد
۹۳	جناب منشی محمد حسین صفا سرشتہ دار کلکٹی	۱۰۸	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب
	فیض آباد		رئیس و آئیری جمہوریت فیض آباد
۹۴	جناب چودھری نعمت اللہ صفا بی۔ اے۔	۱۰۹	جناب شیخ محمد دوست صفا دار و نصفانی کپ
	ال۔ ال۔ بی۔ وکیل فیض آباد		فیض آباد
۹۵	جناب شیخ حاجی نبو صفا سوداگرچرم فیض آباد	۱۱۰	جناب شیخ قادر بخش صفا کووال لال کرتی بازار
۹۶	جناب حاجی عبدالغفار و حافظ الغام الہی صفا		فیض آباد
	سوداگران فیض آباد		جناب شیخ رحیم بخش صفا ٹیلر ماسٹر فیض آباد
۹۷	جناب دین محمد صفا نثار شہزاد پو فیض آباد	۱۱۲	جناب شیخ بشارت صفا گاڑی والا صد بازار
۹۸	جناب شاہ محمد شیخ صفا فیض آباد		فیض آباد

۱۱۳	جناب شیخ بهرگی صناعی فروش های گنج	۴	جناب مولوی مقبول عالم صناعی وکیل	۱
۱۱۴	فیض آباد	۵	جناب شیخ نور محمد صناعی سوداگر	۲
۱۱۵	جناب میر سخا و تعلیمات اوسه فیض آباد	۶	جناب شیخ محمد محمد صناعی رئیس دآزیری جوتی و صند	۳
۱۱۶	جناب منشی فیاض حسن صناعی گنج فیض آباد	۷	جناب حاجی قادر بخش صناعی بخشی	۴
۱۱۷	جناب میر صادق علی صناعی هیکه دار اسکوت	۸	جناب مولوی احمد شرف خان صناعی پراانی عدالت	۵
۱۱۸	فیض آباد	۹	جناب محمد سعید صناعی پراانی عدالت	۶
۱۱۹	جناب منشی محمد معین صناعی - ا. ا. ال -	۱۰	جناب مولوی غرت اند صناعی پراانی عدالت	۷
۱۲۰	ال - بی وکیل فیض آباد	۱۱	جناب شاهزاده مرزا حسن اختر صناعی محله ناله	۸
۱۲۱	جناب منشی محمد فائق صناعی وکیل فیض آباد	۱۲	جناب شیخ حبیب احمد صناعی محله بون	۹
۱۲۲	جناب سید فرحان حسن صناعی اسپنل سمنٹ	۱۳	جناب حافظ عبدالرحیم صناعی مختار عدالت	۱۰
۱۲۳	مقام چورو ریاست بیکانیر	۱۴	جناب مرزا جمال الدین احمد صناعی مختار	۱۱
۱۲۴	جناب مولوی غنی ال الرحمن صناعی سهارنپوری	۱۵	جناب مولوی عبدالواحد صناعی وکیل	۱۲
۱۲۵	تاجر اطمینان علی بصیرت	۱۶	جناب مبارک علی خان صناعی صوبه دایره سحر و نزاری	۱۳
۱۲۶	میزر گل	۱۷	خان صناعی دهنیا علی خان صناعی و مخدوم عالم خان صناعی	۱۴
۱۲۷	چند مینرانی جلسه بنارس	۱۸	صوبه داران رجمنٹ نمبر ۱۸	۱۵
۱۲۸	جناب شاهزاده مرزا اکبر بخش صناعی	۱۹	جناب مولوی رضی الدین صناعی کتوه پوره	۱۶
۱۲۹	جناب مولوی محمد فصیح صناعی وکیل	۲۰	جناب منشی فیاض الدین صناعی محله قطیف	۱۷
۱۳۰	جناب مولوی محمد عمر صناعی وکیل	۲۱	جناب شیخ محمد علی صناعی محله بشیر گنج	۱۸
۱۳۱		۲۲	کابلی پٹھان دار و حال	۱۹

۲۱	جناب جمال الدین صناعطرفروش	۳۹	۵۰	جناب شی محمد رضا خانقا	صد
۲۲	جناب حافظ خواجہ احمد صناعلمہلیاٹولہ	۴۰	۵۰	جناب مولوی محمد اشرف صاحب پرائی لٹ	صد
۲۳	جناب مولوی مخدوم خلیل صاحب وکیل	۴۱	۵۰	جناب مولوی سید اشرف صاحب پرائی لٹ	صد
۲۴	جناب مولوی محمد صبی صاحب وکیل	۴۲	۵۰	جناب رحمت اللہ صاحب محلہ بشیر گنج	لعر
۲۵	جناب مولوی رفیع الدین صاحب وکیل	۴۳	۵۰	جناب ثابت علی و محمد شفیع صاحبان	لعر
۲۶	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل	۴۴	۵۰	جناب عیدن صاحب	ے
۲۷	جناب شیخ وزیر علی بشیر گنج	۴۵	۵۰	جناب محمد علی ولد جمعیت علی صاحب	ے
۲۸	جناب ملک بیوقوف علی صاحب کنوہ پورہ	۴۶	۵۰	جناب شیخ اکبر صاحب	ے
۲۹	جناب محمد مجید شاہ و محمد یوسف صاحبان	۴۷	۵۰	جناب شیخ محمد امجدی صاحب خانہ بیت گنج	ے
	قیمت فروخت انشا معرفت مولوی مقبول اللہ تعالیٰ	۴۸	۵۰	جناب شی عبد الجلیل صاحب خانہ سکرورد	ے
۳۰	جناب شیخ حسینی صاحب عطر فروش	۴۹	۵۰	جناب حکیم مہدی حسن صاحب	عار
۳۱	جناب حافظ محمد صاحب	۵۰	۵۰	جناب شیخ گلوت صاحب	عار
۳۲	جناب خواجہ سردشاہ صاحب مختار	۵۱	۵۰	جناب شیخ فتح صاحب کاک ٹولہ	عار
۳۳	جناب مولوی یاد علی صاحب مختار	۵۲	صد	جناب مولوی سعید الدین صاحب مختار	عار
۳۴	جناب گھورن خانقا	۵۳	صد	جناب مولوی غلیل الدین صاحب مختار	عار
۳۵	جناب واکٹر وزیر محمد صاحب پھاٹک شیخ سلیم صاحب	۵۴	صد	جناب حاجی امیر صاحب سودا اگرچوک جدید	عار
۳۶	جناب شی ممتاز علی صاحب خانہ چوک	۵۵	صد	جناب حافظ پیر اعظمی صاحب المندلی	عار
۳۷	جناب حافظ رحمت اللہ صاحب محلہ سلیم پورہ	۵۶	صد	جناب شی تیغ علی صاحب مختار	عار
۳۸	جناب نور محمد صاحب محلہ حسن پورہ	۵۷	صد	جناب حافظ محمد صاحب چوک کہنہ	عار

۵۸	جناب شی جیب اللہ صاحب کپڑا آدم پور	۷۶	جناب مولوی منظور مہدی صاحب مختار	۷۶
۵۹	جناب سیف الحسن صاحب کپڑا چیت گنج	۷۷	جناب شاہ محمد بشیر صاحب	۷۷
۶۰	جناب شیخ فتح محمد صاحب	۷۸	جناب جبار خان صاحب کاکا ٹولہ	۷۸
۶۱	جناب مفتی احمد رضا خان صاحب داد آبادی	۷۹	جناب خیر حسین صاحب	۷۹
۶۲	جناب محمد سمیع صاحب محلہ جلال پورہ	۸۰	جناب محمد طویل خان صاحب	۸۰
۶۳	جناب سیٹھ اسماعیل صاحب ٹھیکری بازار	۸۱	جناب شیخ صدیق صاحب	۸۱
۶۴	جناب شی عبد المجید صاحب انیکا ٹرنک	۸۲	جناب شیخ بنی بخش صاحب	۸۲
۶۵	جناب سید علی اختر صاحب خٹک بنی اختر صاحب	۸۳	جناب شیخ رحیم صاحب	۸۳
۶۶	جناب حافظ احمد علی صاحب عبد الغفریہ مورچنگی	۸۴	جناب حکیم عبد اللہ صاحب مختار	۸۴
۶۷	جناب شیخ محمد علی صاحب سلیم پورہ	۸۵	جناب حافظ رحیم صاحب مختار	۸۵
۶۸	جناب شی عبد الغفور صاحب محرر راجگھاٹ	۸۶	جناب محمد علی صاحب مختار	۸۶
۶۹	جناب شیخ حسین صاحب محلہ سلیم پورہ	۸۷	جناب شیخ ثناء اللہ صاحب محلہ بشین گنج	۸۷
۷۰	جناب سید محمد رفیق صاحب	۸۸	جناب شیخ محمد فصیح صاحب چاہ مہان	۸۸
۷۱	جناب عبد الکریم صاحب کاکا ٹولہ	۸۹	جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب راجگھاٹ	۸۹
۷۲	جناب شاہ جنود الحق صاحب	۹۰	جناب مشتاق علی صاحب مختار عدالت	۹۰
۷۳	جناب شی احمد علی صاحب	۹۱	جناب شیخ محمد حسین صاحب محلہ سلیم پورہ	۹۱
۷۴	جناب شیخ ضامن صاحب محلہ علوی پورہ	۹۲	جناب مغز علی صاحب کپڑا پولیس لین	۹۲
۷۵	جناب شیخ منصف علی صاحب مختار	۹۳	جناب مولوی محبوب علی صاحب خانہ فوجاہی	۹۳
۷۶	جناب شیخ نیکسا صاحب دلی بازار	۹۴	جناب شی ایمن بخش صاحب خانہ کلگری	۹۴

۹۵	جناب شی اسحاق صفار دلی بازار	عمر ۱۱۴	جناب حافظ یعقوب شاه صفار عالم پوره	عمر ۸
۹۶	جناب شیخ صلاح الدین صفار	عمر ۱۱۵	جناب سید عبدالغفر صفار حکاک ٹولہ	عمر ۸
۹۷	جناب شیخ محمد جعفر صفار بیٹو محال	عمر ۱۱۶	جناب امیر خان صفار	عمر ۸
۹۸	جناب محمد عبدالحمید صفار بھول گنج	عمر ۱۱۷	جناب محمد ابراہیم صفار	عمر ۸
۹۹	جناب اسطر غلام نبی صفار لاہوری وارڈ	عمر ۱۱۸	جناب عبدالرحیم صفار	عمر ۸
۱۰۰	جناب محمد علی صفار بشیر گنج	عمر ۱۱۹	جناب محمد اسماعیل صفار طبق والا	عمر ۸
۱۰۱	جناب حافظ مراد علی صفار باڑہ مولوی جی	عمر ۱۲۰	جناب شیخ سلامت صفار حکاک ٹولہ	عمر ۸
۱۰۲	جناب شی شہزاد صفار مہر چاہ پشہر	عمر ۱۲۱	جناب شیخ عبدالنعم صفار	عمر ۸
۱۰۳	جناب شی ولایتین صفار مہر چنگی	عمر ۱۲۲	جناب محمد سید خان صفار	عمر ۸
۱۰۴	جناب شی حبیب اللہ صفار مہر چنگی لاٹھیو	عمر ۱۲۳	جناب محمد شفیع صفار کشمیری	عمر ۸
۱۰۵	جناب سید محمد حسین صفار	عمر ۱۲۴	جناب بسم اللہ خان صفار دلی بازار	عمر ۸
۱۰۶	جناب شیخ محمد اصغر صفار شاہ گنج ضلع جونپور	عمر ۱۲۵	جناب شیخ کرم الہی صفار	عمر ۸
۱۰۷	جناب مولوی احمد حسین صفار چیمبرہ	عمر ۱۲۶	جناب مولوی عبدالرحمن صفار دیورہا محل	عمر ۸
۱۰۸	جناب دین محمد صفار بھدوی ضلع مرزا پور	عمر ۱۲۷	جناب عبدالحکیم صفار خلف مولوی عبداللہ	عمر ۸
۱۰۹	جناب مولوی محمد شفیع صفار قطبن شہید	عمر ۱۲۸	جناب شی احمد الدین صفار آبادی	عمر ۸
۱۱۰	جناب عبداللہ دین صفار مقیان ٹولہ	عمر ۱۲۹	وارڈ محال	عمر ۸
۱۱۱	جناب شاہ عبد اللطیف عرف شی رضا صفار	عمر ۱۳۰	جناب فتی عزیز احمد صفار دلی بازار	عمر ۸
۱۱۲	جناب سید بندہ حسن صفار موضع دیگھی	عمر ۱۳۱	جناب شیخ سخاوت علی صفار مہر چنگی لاٹھیو	عمر ۸
۱۱۳	جناب سید اکبر علی صفار موضع دیگھی	عمر ۱۳۲	جناب شی توکل حسن صفار مہر چنگی لاٹھیو	عمر ۸

۱۳۲	جناب شی اشرف صاحب کاکھاٹ	۸	۱۵۱	جناب رحمت اللہ صاحب چیرسی	۴
۱۳۳	جناب علی حسن صاحب محلہ ندیسر	۸	۱۵۲	جناب چکو صاحب سوداگر	۴
۱۳۴	جناب مولوی پیر محمد صاحب	۸	۱۵۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب ندیسر	۴
۱۳۵	جناب شیخ محمد صاحب کوکڑہ فروش کاکھاٹ	۴	۱۵۴	جناب عبدالحکیم صاحب چیرسی چکی	۱
۱۳۶	جناب شیخ نظام الدین صاحب	۴		میزان گل	۱۳۵
۱۳۷	جناب شیخ بشیر الدین صاحب	۴		بذریعہ فروخت ملک مجبوری ڈیڑی جلسہ سب	
۱۳۸	جناب شیخ عزیز اللہ صاحب	۴	۱	جناب مولوی ریحان رضا خان صاحب آئین بدایون	۴
۱۳۹	جناب شیخ عبدالحق صاحب	۴	۲	جناب مولوی اعجاز احمد صاحب بدایون	۴
۱۴۰	جناب شیخ جمال الدین صاحب	۴	۳	جناب حافظ محمد عبداللہ کاخانہ بنی علیگڑھ	۴
۱۴۱	جناب شیخ نصیر الدین صاحب کاکھاٹ	۴	۴	جناب حافظ عبدالغفور صاحب علیگڑھ	۴
۱۴۲	جناب شیخ حیات محمد صاحب	۴	۵	جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب بالہ قلعہ علیگڑھ	۴
۱۴۳	جناب حکیم خوالدین صاحب	۴	۶	جناب حافظ محمد امین صاحب علیگڑھ	۴
۱۴۴	جناب شیخ حسینی صاحب	۴	۷	جناب عبد اللہ خان صاحب علیگڑھ	۴
۱۴۵	جناب محمد وحسی صاحب ڈیڑہیا محال	۴	۸	جناب مولوی محمد سعید صاحب مختار کشتری لکیپور	۴
۱۴۶	جناب عبدالرحمن صاحب اردلی بازار	۴	۹	جناب شی محمد عبداللہ صاحب دریا پور بالی پور	۴
۱۴۷	جناب سستی مقبول احمد صاحب اوابادی	۴	۱۰	جناب مولوی محمد مصدوم صاحب مدرس	۴
۱۴۸	جناب سستی ابراہیم صاحب اردلی بازار	۴		مدرسہ اسلامیہ بنری منڈی ملک برما	۴
۱۴۹	جناب سستی انوار احمد صاحب اردلی بازار	۴	۱۱	جناب مولوی محمد عمر صاحب تنگلہ گڑھ	۴
۱۵۰	جناب سستی محمد شفیع صاحب اردلی بازار	۴	۱۲	جناب حافظ حسن علی صاحب کس علیگڑھ	۴

۱۳	جناب مرزا محمد سلیم صاحب کلیل عظم گدھ	۲۸	جناب حکیم نظام الدین صاحب اروینڈی
۱۴	جناب مرزا محمد حسین صاحب مختار عظم گدھ	۲۹	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب کلیل بامیکوٹ
۱۵	معرفت جناب مولوی محمد محمد رضا	۳۰	الہ آباد
۱۶	جناب نواب سید رفیع صاحب کانیپور	۳۱	جناب بابو عبد حکیم صاحب لاسپور ضلع سلطان پور
۱۷	جناب سید وکیل احمد صاحب دواڑہ لکنؤ	۳۲	جناب حافظ محمد ناصر صاحب موضع سیتاپور
۱۸	جناب شمس بہال احمد صاحب کڑہ ضلع آلا آباد	۳۳	جناب شمس عبد الزاق صاحب پشکار منیپل
۱۹	جناب مولوی عبد الحمید صاحب کلیل چندوی	۳۴	بورڈ کانیپور
۲۰	ضلع مراد آباد	۳۵	جناب حاجی محمد یعقوب صاحب انصاری کٹھی علی گدھ
۲۱	جناب حافظ فضل اکرم صاحب کلیل بسولی ضلع بدایون	۳۶	جناب شمس رحمت اللہ رحمانی پیر کانیپور
۲۲	جناب شاہ غلام محمد صاحب قادری بلاسپور	۳۷	جناب مولوی عبد المتین صاحب مہتمم درہ سہ قراٹو لہ چو پور
۲۳	ریاست رامپور	۳۸	جناب مولوی غلام غنی صاحب انصاری کٹھی علی گدھ
۲۴	جناب حافظ محمد تقی صاحب درون گنج ضلع علی گدھ	۳۹	جناب شمس الملک صاحب کلیل رحمان صاحب انصاری کٹھی علی گدھ
۲۵	جناب مولوی محمد الحق صاحب افضل پور الیکھ پور	۴۰	جناب مولوی عبد الغفار صاحب ضلع چھپرہ
۲۶	جناب داکٹر محمد شریف صاحب ضلع پٹنہ	۴۱	جناب مرزا اسحاق بیگ صاحب انصاری کٹھی علی گدھ
۲۷	جناب مولوی صغیر الدین صاحب چوڑی پور	۴۲	جناب حافظ محمد اسماعیل صاحب پورہ بنارس
۲۸	جناب حاجی قربان احمد صاحب بارہ بنکی	۴۳	جناب حافظ محمد سلیمان صاحب جلال پور
۲۹	جناب مولوی سید محمد تقی صاحب ضلع مرزا پور	۴۴	جناب حاجی محمد سلیمان صاحب انصاری کٹھی علی گدھ

۴۴	جناب حاجی محمد سلیم صنا عظم گڑھ	ع	۶۱	جناب عبدالستار صنا ضلع عظم گڑھ	ع
۴۵	جناب شاہ جید عالم صنا غازی پور	ع	۶۲	جناب شیخ محمد ابراہیم صنا موضع ریوان	ع
۴۶	جناب عبدالغفر صنا ٹوچن بازار	ع	۶۳	جناب غلام مولا صنا شہ کپڑا خانہ دسالو	ع
۴۷	جناب بشی عبدالغفار صنا بارہ نکی	ع	۶۴	جناب مولوی عبدحمید صنا کیل عظم گڑھ	ع
۴۸	جناب قاسمی نور الحق صنا سید پور ضلع غازی پور	ع	۶۵	جناب وجید الدین صنا ضلع جوہنور	ع
۴۹	جناب یکم محمد حسین صنا دالمنڈی	ع	۶۶	جناب محمود صنا	ص
۵۰	جناب بشی عبدیکم صنا بھوپال	ع	۶۷	جناب مولوی شفا حسرت صنا بدایون	ع
۵۱	جناب مولوی عبدحمید صنا	ع	۶۸	جناب بشی محمد طیل صنا مین پوری	ع
۵۲	جناب محمد ابوالقاسم صنا	ع	۶۹	جناب مولو عبدالاحد صنا لاٹولہ جوہنور	ع
۵۳	جناب شیخ شفا صنا پرتاب گڑھ	ع	۷۰	جناب امداد حسین صنا ٹانڈا ضلع فیصل آباد	ع
۵۴	جناب شیخ مجیب اللہ صنا	ع	۷۱	جناب یکم خلیل الرحمن صنا ٹانڈا	ع
۵۵	جناب مولوی عبدالخالق صنا بریلی	ع	۷۲	جناب سید عبدالعلی صنا ہنسوہ ضلع فتح پور	ع
۵۶	جناب سید ابوسعید صنا بریلی	ع	۷۳	جناب مولوی محمد انصاری تحصیل دیواریا	ع
۵۷	جناب محمد خلیل الرحمن صنا پور	ع	۷۴	جناب مولوی عبدالباقی صنا لاٹولہ جوہنور	ع
۵۸	جناب سید محمد حسن صنا حاطہ بی	ع	۷۵	جناب مولوی ابوالحسن صنا لاٹولہ جوہنور	ع
۵۹	جناب محمد پیارے صنا ضلع گیا	ع	۷۶	جناب مولوی محمد صنا لاٹولہ جوہنور	ع
۶۰	جناب خان بہادر سید جلال الدین صنا	ع	۷۷	جناب سید محمود صنا حافظہ علی صنا	ع
	سپرٹنڈنٹ ریاست ٹونک				

۱۰۹	جناب عبداللہ خان فنا کھیتا سر ضلع چوہدر	۱۲۱	جناب مولوی مرزا جید ریگ حنا وکیل
۱۱۰	جناب شیخ محمد صحرانائیس قباشر شاگلنج	۱۲۲	جناب شیخ حب علی صناموضع اشرف پور
	ضلع چوہدر		اوسس ٹھا ضلع چوہدر
۱۱۱	جناب قاضی فیض الحسن صنا لکھاپور ضلع	۱۲۳	جناب محمد شملی خان فنا موضع بہرونی ضلع
	چوہدر		چوہدر
۱۱۲	جناب شیخ محمد اسماعیل صنا تابر شاگلنج ضلع	۱۲۴	جناب شیخ محمد صناد ولد حاجی پیرو موم قصبہ
	چوہدر		شاگلنج ضلع چوہدر
۱۱۳	جناب حافظ شیخ محمد صنا ریس قباشر	۱۲۵	جناب ملک محمد باقر صنا محلہ میان پور ضلع
	شاگلنج ضلع چوہدر		چوہدر
۱۱۴	جناب مولوی عبدلستار حنا وکیل چوہدر	۱۲۶	جناب ششی بڑے خان فنا بلیا
۱۱۵	جناب ملک محمد فضل حسین صنا مختار پٹ	۱۲۷	جناب مولوی ابوبکر صنا بلیا
	دھوروا		
۱۱۶	جناب مولوی حسین الدین صنا چوہدر	۱۲۸	جناب حافظ محمد صدیق صنا کوتوال بلیا
۱۱۷	جناب مولوی محمد سمیع صنا محافظہ قرقچوہدر	۱۲۹	جناب ششی محمد آفاق صنا بکٹر بلیا
۱۱۸	جناب مولوی عظیم اللہ صنا مری ضلع چوہدر	۱۳۰	جناب ششی خلیل الدین صنا بکٹر بلیا
۱۱۹	جناب مولوی عبدالغفر صنا منصر سب جی		بلیا
	چوہدر	۱۳۱	جناب ششی جلیل کور صنا بکٹر بکاری
۱۲۰	جناب مولوی عنایت اللہ صنا منصر جی		بلیا
	چوہدر	۱۳۲	جناب ششی غلام رسول صنا بکٹر بلیا

۱۳۳	جناب شی لال محمد صفاق ابن بلیا	۱۴۸	جناب شی رفیع الدین صفا واصل باقی نوری
۱۳۴	جناب شی معین الدین صفا رئیس بلیا	۱۴۹	جناب مولوی محمد اصغر صفا پشتر سیج بلیا
۱۳۵	جناب مولوی علی حسین صفا ناز تحصیلدار	۱۵۰	جناب شی عیسیٰ حسین صفا بی ۱-۷ گویل
	بلیا	۱۵۱	بابیکور ط بلیا
۱۳۶	جناب مولوی محمد لطیف صفا پشتر بلیا	۱۵۲	جناب شی محمد صفا پشتر بلیا
۱۳۷	جناب مولوی سید احمد صفا پشتر بلیا	۱۵۳	جناب شی عبد الحمید صفا واصل باقی نوری
۱۳۸	جناب مولوی عزیز اللہ صفا ابن دیوان	۱۵۴	بلیا
	بلیا	۱۵۵	جناب شی منور علی صفا محرر جری بلیا
۱۳۹	جناب شیخ واجد علی صفا رئیس بلیا	۱۵۶	ضلع بلیا
۱۴۰	جناب شیخ قربان صفا بلیا	۱۵۷	جناب یکم جو دین صفا رئیس گم کھنڈ
۱۴۱	جناب شیخ کھنڈار صفا بلیا	۱۵۸	جناب شی نصاح حسین صفاق ابن بلیا
۱۴۲	جناب شیخ مسافر صفا بلیا	۱۵۹	جناب خواجہ محمد یوسف صفا دولتانہ صد
۱۴۳	جناب حاجی شیخ نجمین صفا تاجر بلیا	۱۶۰	قانونگو صفا بلیا
۱۴۴	جناب خواجہ رحمت اللہ صفا ناز تحصیلدار	۱۶۱	جناب مولوی عبد الغفور صفا نصر سبج
	بلیا	۱۶۲	غازی پور
۱۴۵	جناب شیخ عبد القادر صفا میر پٹنل پور ڈ	۱۶۳	جناب مولوی محمد شبلی صفا مدرس غازی پور
	بلیا	۱۶۴	جناب یکم مولوی سید محمد صفا غازی پور
۱۴۶	جناب ولایت حسین صفا رئیس چھیرہ	۱۶۵	جناب حافظ محمد علی صفا ایکٹر غازی پور
۱۴۷	جناب ناز صفا عطار بلیا	۱۶۶	جناب قاضی محمد انور صفا رئیس غازی پور

۱۶۲	جناب مولوی محمد عظیم حسنا وکیل غازیپور	۱۷۷	جناب مولوی عبد اللہ حسنا وکیل غازیپور	۱۷۷	جناب مولوی عبد اللہ حسنا وکیل غازیپور
۱۶۳	جناب مولوی محمد حسنا رئیس سرونی	۱۷۸	جناب مولوی سید محمد حسنا رئیس سرونی	۱۷۸	جناب مولوی سید محمد حسنا رئیس سرونی
۱۶۴	جناب بابو عبد الغنی حسنا رئیس سرونی	۱۷۹	جناب مولوی محمد نور الدین حسنا رئیس سرونی	۱۷۹	جناب مولوی محمد نور الدین حسنا رئیس سرونی
۱۶۵	جناب مولوی عبد اللہ حسنا وکیل غازیپور	۱۸۰	جناب مولوی سید محفوظ علی حسنا وکیل غازیپور	۱۸۰	جناب مولوی سید محفوظ علی حسنا وکیل غازیپور
۱۶۶	جناب مولوی سید محمد حسنا رئیس سرونی	۱۸۱	جناب مولوی محمد رفیع الدین حسنا وکیل غازیپور	۱۸۱	جناب مولوی محمد رفیع الدین حسنا وکیل غازیپور
۱۶۷	جناب مولوی محمد نور الدین حسنا رئیس سرونی	۱۸۲	جناب مولوی محمد امین الدین حسنا وکیل غازیپور	۱۸۲	جناب مولوی محمد امین الدین حسنا وکیل غازیپور
۱۶۸	جناب مولوی سید محفوظ علی حسنا وکیل غازیپور	۱۸۳	جناب مولوی محمد صادق حسنا پرنسٹن ٹال	۱۸۳	جناب مولوی محمد صادق حسنا پرنسٹن ٹال
۱۶۹	جناب مولوی محمد رفیع الدین حسنا وکیل غازیپور	۱۸۴	عدالت کلکٹری غازیپور	۱۸۴	عدالت کلکٹری غازیپور
۱۷۰	جناب مولوی محمد امین الدین حسنا وکیل غازیپور	۱۸۵	جناب مولوی محمد ابرار حسین حسنا کلکٹری ہنوبل	۱۸۵	جناب مولوی محمد ابرار حسین حسنا کلکٹری ہنوبل
۱۷۱	جناب مولوی محمد صادق حسنا پرنسٹن ٹال	۱۸۶	بورڈ غازیپور	۱۸۶	بورڈ غازیپور
۱۷۲	عدالت کلکٹری غازیپور	۱۸۷	جناب مولوی محمد شفیع حسنا رئیس سرونی	۱۸۷	جناب مولوی محمد شفیع حسنا رئیس سرونی
۱۷۳	جناب مولوی محمد ابرار حسین حسنا کلکٹری ہنوبل	۱۸۸	جناب علی اصغر حسنا پرنسٹن ٹال کلکٹری محلہ سید وار	۱۸۸	جناب علی اصغر حسنا پرنسٹن ٹال کلکٹری محلہ سید وار
۱۷۴	بورڈ غازیپور	۱۸۹	خانپور	۱۸۹	خانپور
۱۷۵	جناب شاہ محمد نصر الدین حسنا خلیفہ و مجاہد	۱۹۰	جناب مولوی محمد عمر حسنا وکیل بنارس	۱۹۰	جناب مولوی محمد عمر حسنا وکیل بنارس
۱۷۶	نشین خانقاہ فریدی محلہ سید وارڈ غازیپور	۱۹۱	بابت فروخت تین عدد دیالہ مرسلہ جناب	۱۹۱	بابت فروخت تین عدد دیالہ مرسلہ جناب
۱۷۷	جناب شاہ محمود عالم حسنا پرنسٹن ٹال کلکٹری غازیپور	۱۹۲	مولوی مقبول عالم حسنا وکیل عدالت بنارس	۱۹۲	مولوی مقبول عالم حسنا وکیل عدالت بنارس

الصلح ۱۷۹	نیز نکل	چندہ زکوٰۃ	
	خرانہ محمدیہ	۱۲	۱ جناب میر عثمان علی خان فضا نثار لکھنؤ ۲ جناب فیض الحسن صاحب گوالکنج لکھنؤ ۳ جناب شیخ بشیر الدین احمد صاحب ۴ جناب الحاجانہ شیخ یعقوب لڑان خان فضا
۵	جناب مولوی محمد عصار ریس درہ فرخ آباد	۱	ریس موضع فرخ آباد
۶	جناب بی بی سابعہ صاحبہ فرخ آباد بدویمہ	۲	۵ جناب شیخ ایتیار علی صاحبہ مدرسہ سکول لکھنؤ
۷	جناب حافظ نظیر حسن صاحبہ	۳	۶ جناب کیم لیاقت حسین صاحبہ سنہ
	فروخت کتب	۱۱	۷ جناب حاجی شیخ نثار الرحمن صاحب ریس بڑا گادون
۸	فروخت روداد	۱	۸ جناب شیخ نظیر حسن صاحبہ تعلقہ دار گدیہ
	یتیم خانہ اسلامیہ کانپور	۱	۹ جناب شیخ محمد فرید الدین خان فضا ریس داس پریسٹنٹ شملہ
۹	جناب مولوی محمد عظیم صاحب پرتاب گڑھ	۱	۱۰ قیمت کھال قربانی از جناب شیخ عبد القادر صاحب شملہ
۱۰	مسماہ امان زودہ جناب مظاہر حسن صاحبہ	۲	۱۱ قیمت کھال قربانی از جناب عبد الغفور صاحبہ گادو شملہ
۱۱	سکنہ نظام پور پرگنہ اکل ضلع گیا	۱	۱۲ جناب شیخ شہاب الدین صاحبہ اکل رانی پری
۱۲	نیز نکل	۱	
	کھاتہ امانت	۱	
	چندہ ہر دوئی معرفت مولوی سید الزما	۱	
۱۳	خان فضا استاد حضور نظام	۱	

آمدنی چندہ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ابتدائے اشوال ۱۳۳۷ھ لغایتہ رمضان ۱۳۳۸ھ

عطیات مامور اسرار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	۱	عطیات سالانہ عالیجناب نواب صاحب بھادور والی ریاست بھادور دام ملکہ	۲
آمدنی جامداد			
جناب مولوی خدایا خان خاٹا ستولی اوقاف	۱	جناب بابو عبدالاحد صاحب بنجیر شلہ پور	۵
موضع بھرتنا	۲	جناب واکٹر سید بہادر علی شاہ صاحب کونٹ	۶
آمدنی کرایہ دکانات مکانات متعلقہ دارالعلوم	۳	ہوس پنجاب	۷
ندوۃ العلماء	۴	جناب شی عبد اللہ صاحب کونٹ ہوس	۸
میزان گل	۵	جناب خواجہ حبیب اللہ صاحب رئیس شلہ	۹
وظائف			
امیر الاما ناصر الاسلام جناب شیخ بہاء الدین صاحب وزیر ریاج ناگڈھ	۱	جناب کنور عبدلکیم خان خاٹا تحصیلدار حیدر گڑھ ضلع بارہ بنکی	۱۰
جناب مولوی حکیم سید علی جونیٹ صاحب شریٹ پٹنہ	۲	امیر الاما ناصر الاسلام جناب شیخ بہاء الدین صاحب معرفت میشری صاحب	۱۱
۲۲ ذیحجہ	۳	میزان گل	۱۲
۱۰ صفر ۱۳۳۷ھ	۴	میزان گل	۱۳
۱۵ ربیع ۱۳۳۸ھ	۵	چندہ دارالعلوم ندوۃ العلماء	۱۴
منجانب نجر مہین الذودہ شلہ	۶	جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس وائریا	۱۵
جناب میان غلام محمد الدین صاحب پرنس شلہ	۷	محشر پٹا دتسر	۱۶

۲	جناب شیخ تاج محمد رضا و محمد رضا سوداگر	۱۶	جناب بدو رضا	۱۲
	سندھ معرفت مولوی غلام محمد رضا شملوی	۱۷	جناب تقو رضا	۱۸
۳	معرفت مولوی محمد امین اللہ رضا کلیل اللہ	۱۸	جناب چھنگا خان چپڑی	۴
	غازی پور بابت چندہ متفرق	۱۹	جناب گو بخش رضا	۴
۴	جناب شاہ منیر الدین ممتاز رئیس اسلام پور	۲۰	جناب بشی مقصود عالم رضا	۴
	ضلع پٹنہ	۲۱	جناب دھالبا کوفروش	۲
۵	جناب بشی عبد الحفیظ صاحب دیر سوارہ	۲۲	جناب نبو یکہ والا	۲
۶	جناب بشی سجاد حسین صاحب کٹر علی اللہ	۲۳	جناب بشی سرفراز علی ممتاز رئیس غلپورہ سید آباد	۵
	بارہ بنکی	۲۴	جناب مولوی انوار احمد صاحب کٹر علی	
۷	جناب بشی قربان احمد صاحب کلیل رہ بنکی	۲۵	جناب امین اسلامیہ ہردوئی	لحم
۸	بابت منافع تجارت بذریعہ شی عبد الحفیظ	۲۵	جناب شفیق حسن خاں صاحب ممتاز رئیس مہد پور ضلع	
	صاحب سب و دیر سوارہ بنکی	۲۶	بارہ بنکی	۵
۹	جناب بشی ممتاز علی صاحب پٹنہ بارہ بنکی	۲۶	جناب مصطفی اشرف صاحب فیصل آباد	۵
۱۰	جناب بشی فیض الدین صاحب بارہ بنکی	۲۷	جناب محمد یوسف صاحب	۵
۱۱	جناب بشی خلیل الرحمن صاحب	۲۸	جناب محمد رضا صاحب کٹوہ پورہ بنارس	۷
۱۲	جناب بشی محمد قاسم صاحب	۲۹	سکرٹری امین اسلامیہ ہردوئی	۷
۱۳	جناب امین بخش صاحب	۳۰	جناب ضیاء الدین صاحب	۵
۱۴	جناب مولوی سیح الدین صاحب سرشتہ دار	۳۱	جناب صاحب علی صاحب بنارس	۵
۱۵	جناب شبر علی صاحب	۳۲	جناب چودھری بہادر خان صاحب	۸

۳۳	جناب شی عبدالحی صناغزاروشی سرسبز	۵۱	جناب تصدق حسین خان صناغزاری	ع
	صناغزار	۵۲	جناب سید محمد صناغزار سید محمد صغیر الدین	ع
۳۴	جناب مرزا محمد نعیم صناغزار عظیم گڑھ	۵۳	صناغزار چوہدرہ بانکی پور	ع
۳۵	جناب مرزا محمد سلیم صناغزار عظیم گڑھ	۵۴	جناب محمد غوث صناغزار	ع
۳۶	جناب حافظ محمد عیسیٰ صناغزار علی گڑھ	۵۵	جناب سید محمود صناغزار خٹک مولوی صغیر الدین	ع
۳۷	جناب شیخ ہدایت اللہ صناغزار سیلطان	۵۶	صناغزار	ع
۳۸	جناب فرید احمد صناغزار سونی	۵۷	جناب مولوی محمد اشرف صناغزاری - اے	ع
۳۹	جناب شیخ احمد صناغزار گوند پورہ بنارس	۵۸	ریاست جالپور	ع
۴۰	جناب محمد شریف صناغزار	۵۹	جناب شیخ کفایت اللہ صناغزار سیل و	ع
۴۱	جناب سید منظور مہدی صناغزار	۶۰	نیو سیل کشتری پنا گڑھ	ع
۴۲	جناب سید محمد باری صناغزار قوم پور گیارہ	۶۱	جناب مولوی عبدالحجیب صناغزار پٹنہ	ع
۴۳	جناب مولوی احمد حسن صناغزار پھلی شہر	۶۲	جناب مولوی رفیع الدین صناغزار ڈی کلکٹر	ع
۴۴	جناب آہی خان صناغزار	۶۳	ایک صناغزار	ع
۴۵	معلوم الاسم دسوی	۶۴	"	ع
۴۶	جناب عبد الستار صناغزار لاناہ بنارس	۶۵	جناب شیخ علی حسین صناغزار گرو اور فائونڈر	ع
۴۷	جناب عبد الرحیم صناغزار بنارس	۶۶	جناب شہر محمد سعید صناغزار پٹنہ	ع
۴۸	نامعلوم الاسم	۶۷	ایک صناغزار پٹنہ	ع
۴۹	جناب رشید احمد صناغزار	۶۸	ایک شخص	ع
۵۰	جناب محمد موسیٰ رضا صناغزار	۶۹	جناب عبد الصمد خان امان	ع

۶۶	جناب بھگوتی صاحب	۸۴	جناب مولابخش صاحب ضلع دار پرتا بگڈھ
۶۷	جناب عبد الرحمن صاحب	۸۵	جناب شی عادل خان صاحب ایجنٹ محکمہ سدا
۶۸	جناب شی محمد یحییٰ صاحب نقشبہ نویس	۸۶	کوہ لیبا بگ
۶۹	جناب جمعی صاحب	۸۷	جناب بابو شیونند صاحب ڈی کلکٹر پرتا بگڈھ
۷۰	علی سلمان	۸۸	جناب شی ولج الدین صاحب ڈی کلکٹر سلطان پور
۷۱	جناب عبداللہ صاحب	۸۹	جناب شاہ ظہیر عالم صاحب ڈی کلکٹر سلطان پور
۷۲	جناب محمد ابراہیم صاحب	۹۰	جناب سید محمد باقر صاحب ڈی کلکٹر سلطان پور
۷۳	جناب شہاست صاحب	۹۱	جناب شی عبدغنی صاحب منصف سلطان پور
۷۴	جناب سینی خان سامان	۹۲	جناب پیکار صاحب عدالت جمعی سلطان پور
۷۵	جناب سید محمد حسین صاحب گانگنہ پرتا بگڈھ	۹۳	جناب مرزا انظر اللہ صاحب سبج گورداس پور
۷۶	جناب سید اصغر حسین صاحب محروا دل	۹۴	جناب شیخ نبی بخش صاحب کیل گورداس پور
۷۷	پرتا بگڈھ	۹۵	جناب شیخ علی احمد صاحب کیل گورداس پور
۷۸	جناب سید محمد صدیق محروم پرتا بگڈھ	۹۶	جناب بابو یعقوب خان صاحب کیل گورداس پور
۷۹	جناب شیخ محمد علی رضا صاحب محروم پرتا بگڈھ	۹۷	جناب خواجہ عبد الرحمن صاحب رئیس گورداس پور
۸۰	جناب زاہد علی صاحب ضلع دار پرتا بگڈھ	۹۸	جناب بابو محمود حسن خان صاحب بی اے وکیل
۸۱	جناب حبیب اللہ صاحب ضلع دار پرتا بگڈھ	۹۹	عدالت ایٹھ
۸۲	جناب رشید علی صاحب جمعدار پرتا بگڈھ		جناب شی محمد بندہ علی خان صاحب بی اے وکیل
۸۳	جناب باقر علی صاحب جمعدار پرتا بگڈھ		ایٹھ
۸۴	جناب محب علی صاحب ضلع دار پرتا بگڈھ		جناب قاضی محمد انصاف حسن صاحب کیل ایٹھ

۱۰۰	جناب قاضی جمیل الدین صنا مختار ایٹہ	۱۱۶	جناب شیخ تصدق حسین صنا سٹنٹ
۱۰۱	جناب شیخ احمد حسین صنا مختار ایٹہ	۱۱۷	جنرل کلرک ایٹہ
۱۰۲	جناب سید محمد علی صنا انپٹر پولیس ایٹہ	۱۱۸	جناب ولایت خان صنا اہل مدرسہ
۱۰۳	جناب شیخ محمد رفیع خان صنا سٹنٹ	۱۱۹	پولیس ایٹہ
	پولیس ایٹہ	۱۲۰	جناب قاضی محمد قدس حسین صنا مختار ایٹہ
۱۰۴	جناب شیخ ابو جیسن خان صنا محافظ دفتر	۱۲۱	جناب حافظ صوبہ دار خان صنا پانی پتی ایٹہ
	ایٹہ	۱۲۲	نامعلوم الاسم ایٹہ
۱۰۵	جناب شیخ علا الدین خان صنا اہل مدرسہ	۱۲۳	جناب شیخ رحمت اللہ صنا محرر تلف ایٹہ
۱۰۶	جناب شیخ جنگ بہادر خان صنا پیشکار ایٹہ	۱۲۴	جناب شیخ جنگ پرشاد صنا جبر طرار قانون
۱۰۷	جناب سید قدس حسین صنا محرر جوڈیشل ایٹہ	۱۲۵	کاسٹنگ ایٹہ
۱۰۸	جناب کیم بقول حسین صنا ایٹہ	۱۲۶	جناب شیخ گنگا سہاے صنا نائب اصل باقی
۱۰۹	جناب شمس الدین حسین صنا ایٹہ	۱۲۷	نوبس صدر ایٹہ
۱۱۰	جناب محمد نواب خان صنا وغیرہ اللہ خان صنا	۱۲۸	جناب محمد بخش صنا چپراسی ایٹہ
	ایٹہ	۱۲۹	جناب محمد حسین صنا مارہروی ضلع دار ایٹہ
۱۱۱	جناب مولانا بخش صنا بستہ بردار ایٹہ	۱۳۰	جناب شیخ محمد اسحاق حسین صنا محرر کول ایٹہ
۱۱۲	جناب کریم بخش صنا سوداگر جوڈیشل ایٹہ	۱۳۱	جناب نائب جبر طرار صنا قانون کاسٹنگ ایٹہ
۱۱۳	جناب شیخ عنایت اللہ خان صنا مختار ایٹہ	۱۳۲	جناب شیخ ولی محمد خان صنا مختار ایٹہ
۱۱۴	جناب شیخ خادم حسین صنا امید کاسٹل ایٹہ	۱۳۳	جناب مولوی محمد اسماعیل صنا ذیل ایٹہ
۱۱۵	جناب حافظ فضل حق صنا جنرل سپرنٹنڈنٹ	۱۳۴	جناب شیخ فیاض حسین صنا نائب پکچر ایٹہ

۱۳۲	جناب محمد ظفر حسن صناع ارض نویس ایٹ	۲	۱۳۵	جناب محمد بیس صناعیہ فروش ایٹ	۸
۱۳۲	جناب یحییٰ لطف علی صناعیہ کدہ دار ایٹ	لعر	۱۳۶	سماہ بدھا باطن ایٹ	۸
۱۳۳	جناب شبر الی صناعیہ پز ایٹ	عمر	۱۳۷	چندہ متفرق از بازار	۱۰
۱۳۴	جناب غازی الدین صناعیہ احمد تحصیل ایٹ	عمر	۱۳۸	چندہ متفرق کاس گنج ضلع ایٹ	۹
۱۳۵	جناب شعی حق داد خان صناعیہ محافظ دفتر	۱۳۹	جناب بشی جلال الدین صناعیہ کارندہ کاس گنج	۹	
	پوبیس ایٹ	۸	ضلع ایٹ	لعر	
۱۳۶	جناب شیخ فرخ حسین صناعیہ مختار ایٹ	۸	مینان گل		
۱۳۷	جناب کیم انوار حسین صناعیہ نقل نویس ایٹ	۸	چندہ دارالعلوم جلسہ بنارس		
۱۳۸	جناب ابوس محمد صناعیہ بی۔ اے کیٹ	۸			
۱۳۹	جناب فرید احمد خان صناعیہ بن سہیل صناعیہ تحصیل دار	۱	جناب شیخ محمد صناعیہ بن سہیل تاجر شاگنج	۵	
	ایٹ	لعر	جناب شیخ ابوبکر شمس صناعیہ بن سہیل تاجر	۲	
۱۴۰	جناب مولوی محمد عبدالرحمن خان صناعیہ وٹ		شاگنج	۵	
	کلکٹر ایٹ	۵	جناب شیخ سخاوت علی صناعیہ بن سہیل تاجر شاگنج	۳	
۱۴۱	جناب بیض محمد صناعیہ ملازم بابو محمود حسن	۴	جناب مولوی محمد عثمان صناعیہ وکیل شاگنج	۵	
	خانصا ایٹ	۲	جناب عبداللہ خان صناعیہ کھیتا سرا	۵	
۱۴۲	جناب شعی محمد جان صناعیہ	۸	جناب مولوی ابوبکر صناعیہ بلیا	۶	
۱۴۳	جناب شیخ احمد حسین صناعیہ وکیل ایٹ	۸	جناب حافظ محمد صدیق صناعیہ کوٹوال بلیا	۷	
۱۴۴	جناب حافظ دلداز شمس صناعیہ تبا کو فروش	۸	جناب شعی ظلیل الدین صناعیہ بن سہیل تاجر	۸	
	ایٹ	عمر	بلیا	عمر	

۹	جناب مولوی محمد عبداللطیف صاحب پیشکار لیا	۲۶	جناب شیخ ولی محمد صاحب نقل نویس
۱۰	جناب شیخ واجد علی صاحب ریس	۲۷	جناب مولوی عزیز الله صاحب اردلی
۱۱	جناب خواجہ رحمت الله صاحب انتخاب سیدار	۲۸	جناب شیخ محمد جان صاحب
	بانس ڈیا ضلع لیا	۲۹	جناب شیخ جگمو لازم مولوی محمد صاحب راج پور
۱۲	جناب ولایت حسین خان صاحب ریس چھرہ		لیا
۱۳	جناب مولوی محمد اصغر صاحب اختر سبج	۳۰	جناب عبدالغفور صاحب چتر پور تحصیل
۱۴	جناب شی لال محمد صاحب کویل	۳۱	مفت عبدالغفور صاحب
۱۵	جناب شی عزیز الله صاحب	۳۲	جناب شی بنگواری صاحب
۱۶	جناب شی عمر حسین صاحب بی ۱-۷ کویل	۳۳	جناب محمد کریم صاحب
	بایکورٹ	۳۴	جناب صادق علی صاحب چپر سی منضی
۱۷	جناب شیخ امجد علی صاحب ریس سٹار	۳۵	جناب محمد طاهر و محمد وحید صاحبان
۱۸	جناب شی نصاح حسین صاحب ادق امین	۳۶	جناب محمود عالم صاحب
۱۹	جناب لالہ بینی مادیو صاحب منضی غازی پور	۳۷	جناب شی جادو لال صاحب رحبر سٹری
۲۰	جناب شیخ علی احمد صاحب لیا	۳۸	جناب شی حکیمی صاحب مختار کل سٹری
۲۱	جناب مولوی امانت حسین صاحب	۳۹	جناب شی حشمت علی صاحب پکڑا نٹا
۲۲	جناب محمد حسن خان صاحب دفتری	۴۰	جناب آبرار خان صاحب
۲۳	جناب محمد سلیم صاحب نگار	۴۱	جناب شی گو رکھ پرناد صاحب جبر طار
۲۴	جناب مولوی محمد حسین صاحب نائب محافظ دفتر		بانس ڈیا
۲۵	جناب شی عبد المجید صاحب انزاوول	۴۲	جناب شی محمد ابراہیم صاحب بٹوکی گس

۴۳	جناب شی علی رضا صاحب جعفر تحصیلدار	۶۱	جناب سید احمد صاحب	۱۲
	بیس ڈیا	۶۲	سوداگر یکم پور	۱۸
۴۴	جناب محمد بخش خان صاحب کاسٹل	۶۳	جناب عبدالغفور صاحب	۳
۴۵	جناب شی وحید الدین صاحب پیشکار کلکٹری	۶۴	جناب بہادر خان صاحب لازم سب ڈپٹی صاحب	۴
۴۶	جناب حافظ عبداللطیف صاحب پیشکار کلکٹری	۶۵	جناب مولوی محمد حسین صاحب گوہر	۷
۴۷	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب	۶۶	قصاب ٹولہ معرفت جناب حاجی محمد حسن صاحب	۸
۴۸	معرفت جناب قاضی عبدالغنی صاحب	۶۷	جناب یوسف خان صاحب ساکن سکر یہ	۹، ۱۰
۴۹	جناب چھوٹری صاحب رئیس ریوتی	۶۸	جناب اصغر لازم سب ڈپٹی صاحب	۱۱
۵۰	جناب محمد سلیمان صاحب	۶۹	جناب شیخ عبد السلام صاحب کلیل سلطان پور	۱۲
۵۱	جناب شیخ امیر صاحب یوہان	۷۰	جناب شی علی شاکر خان صاحب سلطان پور	۱۳
۵۲	جناب منور علی صاحب	۷۱	جناب ہادی میان محمد شیخ عبد السلام	۱۴
۵۳	جناب جان محمد صاحب	۷۲	صاحب کلیل	۱۵
۵۴	جناب شیخ عبد اللہ صاحب	۷۳	جناب محمد روشن لازم شیخ عبد السلام	۱۶
۵۵	جناب ضمیر خان صاحب	۷۴	صاحب کلیل	۱۷
۵۶	جناب حبیب علی صاحب	۷۵	جناب حاجی مولابخش صاحب سوداگر قنڈا	۱۸
۵۷	جناب حلیم صاحب	۷۶	جناب دین محمد صاحب تاجر چرم	۱۹
۵۸	جناب امام علی شاہ صاحب	۷۷	جناب حاجی شہاب الدین صاحب	۲۰
۵۹	جناب چھیدی چوکیدار	۷۸	جناب شی جنکی خان صاحب	۲۱
۶۰	جناب سحان احمد صاحب	۷۹	جناب بہادر علی صاحب چارسا دیوانی	۲۲

۷۸	جناب شی محمد و عالم صاحب سلطانپور	۲۷	میونسپل بورڈ مرزاپور	۷۸
۷۹	جناب شیخ حسین علی صاحب کلیل	۷۹	جناب مرزا فیروز بخت خٹا رئیس بناس	۷۹
۸۰	جناب سطر مظفر امام صاحب سطر اٹلا	۸۰	جناب بیگم صاحبہ مرزاپور	۸۰
۸۱	جناب مولوی عزیز الرحمن خان خٹا مین	۸۱	جناب شاہ امجد اللہ صاحب مرزاپور	۸۱
۸۲	جناب مفتی مبارک حسین خٹا	۸۲	جناب محمد عابد خان خٹا رئیس مرزاپور	۸۲
۸۳	جناب مولوی حبیب الرحمن خان خٹا شروانی	۹۰	جناب شی فوجدار خان خٹا مختار عدالت	۸۳
۸۴	رئیس مھکین پور ضلع علیگڑھ	۷۵	مرزاپور	۸۴
۸۵	جناب شیخ عبدالغفار خٹا رئیس شیخوپور	۹۱	جناب شی واجد علی صاحب مختار آبادی	۸۵
۸۶	جناب شیخ محی الدین حیدر خٹا رئیس	۷۵	مرزاپور	۸۶
۸۷	جناب شی سید محمد خٹا رئیس	۹۲	جناب مولوی عبد القدوس سید مولوی	۸۷
۸۸	جناب شیخ حکیم احمد جان خٹا رئیس	۷۵	اسکول مرزاپور	۸۸
۸۹	جناب شیخ علی جان خٹا رئیس	۹۳	جناب میرا رشید علی خٹا مختار عدالت مرزاپور	۸۹
۹۰	جناب قاضی عبد المنان خٹا رئیس	۹۴	جناب عزیز الدین خٹا	۹۰
۹۱	جناب شیخ محبوب احمد خٹا رئیس	۹۵	جناب شی شرافت حسین خٹا	۹۱
۹۲	جناب شی شرف حسین خٹا	۹۶	جناب نبی بخش خٹا مین سادر ابریلی	۹۲
۹۳	جناب شیخ عبدالغفار صاحب تاجر قاین مرزاپور	۹۷	جناب میرا بط علی صاحب سراجان رابرلی	۹۳
۹۴	ایک ہمدرد قوم	۹۸	جناب خورشید علی صاحب چپری	۹۴
۹۵	جناب حاجی عبدالرشید خان خٹا سکرٹری	۹۹	جناب عبد الغفری خان خٹا	۹۵
		۱۰۰	جناب نیاز حسین خان خٹا	۹۶

ص	جناب محمد باقر صاحب سوداگر	۱۲۰	۲	جناب احمد الله صاحب ابرلی	۱۰۱
ص	جناب مولوی فضل الله صاحب	۱۲۱	۲	جناب محمد حسن خان صاحب	۱۰۲
ص	جناب علی شیر خان صاحب	۱۲۲	ص	جناب ماسر عبد القادر خان صاحب	۱۰۳
ص	جناب یکم سید علی صاحب	۱۲۳	ص	جناب شیخ عبد القادر صاحب	۱۰۴
ص	جناب مبارک علی صاحب	۱۲۴	۸	جناب عبد الغفور صاحب نگر نیر	۱۰۵
ص	جناب ماسر احمد حسین شاه صاحب	۱۲۵	۸	جناب نعمت خان صاحب	۱۰۶
ص	جناب شیخ ناظم حسین صاحب انیکر طبره	۱۲۶	۹	جناب محمد امین صاحب	۱۰۷
چ	متفرق در طلبه و غظ	۱۲۷	۴	جناب فضل علی بیگ صاحب	۱۰۸
ص	جناب شیخ محمد صالح صاحب محله قلعه	۱۲۸	ص	جناب احمد علی خان صاحب قلعه دار	۱۰۹
ص	جناب اکرام الله خان صاحب	۱۲۹	ص	جناب شیخ عبد الله صاحب سرشته دار	۱۱۰
ص	جناب شیخ حبیب احمد صاحب	۱۳۰	ص	جناب شیخ ولایت علی صاحب سوداگر	۱۱۱
ص	جناب شیخ ابن الحسن صاحب	۱۳۱	۴	جناب جهان بابک صاحب	۱۱۲
ص	جناب رحیم بخش صاحب باورچی قلعه دروازه	۱۳۲	ص	جناب محمد شیر خان صاحب سوداگر	۱۱۳
ص	جناب شیخ علی احمد صاحب قلعه دار	۱۳۳	۴	جناب محمد بخش صاحب جوت فروش	۱۱۴
ص	جناب مولوی بنده حسین صاحب	۱۳۴	ص	جناب عبد الله صاحب گهری ساز	۱۱۵
۹۹	جناب محمد جان صاحب	۱۳۵	۸	جناب محمد نصیر خان صاحب سوداگر	۱۱۶
۱۳	متفرق چند رابرلی	۱۳۶	۴	جناب غفور خان صاحب	۱۱۷
ص	جناب ظهور محمد صاحب	۱۳۷	ص	جناب شوکت علی خان صاحب امین	۱۱۸
ص	جناب حاجی اکبر بخش صاحب	۱۳۸	ص	جناب نور محمد خان صاحب سوداگر	۱۱۹

۱۳۹	جناب مولوی ولی اللہ صاحب اے بریلی	لحمہ	۱۵۶	جناب سردار خانصفا تھانہ دارچاوی فیض آباد	عمر
۱۴۰	جناب مرزا حاتم بیگ صاحب	۴	۱۵۷	جناب علی حسن صاحب تبا کو فروش	۸
۱۴۱	جناب مفتی فضل حسین صاحب سرشتہ دار	عمر	۱۵۸	جناب گو در صاحب خط	۸
۱۴۲	جناب شیخ محمد حسن صاحب کورٹ پیکٹر	عمر	۱۵۹	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب چوڑی فروش	عمر
۱۴۳	جناب سید خلیل الدین صاحب	عمر		منیف آباد	عمر
۱۴۴	جناب سید ضیاء الدین صاحب	عمر	۱۶۰	جناب کرامت خانصفا	عمر
۱۴۵	جناب سید محمد حسین صاحب	عمر	۱۶۱	متفرق چندہ در مسجد شاہ ٹاٹ صاحب	۱۵
۱۴۶	جناب شیخ محمد اشرف صاحب	عمر	۱۶۲	جناب محمد حسین لازم صاحب حافظ عبد الرحمن	عمر
۱۴۷	جناب ممن خانصفا سبزی منڈی فیض آباد	۱۰		سوداگر منیف آباد	عمر
۱۴۸	جناب عبد المجید صاحب موضع انور منیف آباد	عمر	۱۶۳	جناب شیخ ولی اللہ صاحب فیض آباد	۸
۱۴۹	جناب اسماعیل بیگ صاحب ٹھیکہ دار محلہ ساجو	عمر	۱۶۴	ایک شاہ صاحب	۶
	منیف آباد	عمر	۱۶۵	جناب حیدر صاحب تاشانہ ساز	عمر
۱۵۰	جناب حافظ وفائی صاحب	۲	۱۶۶	جناب حاجی شیخ احمد علی صاحب مسجد شاہ ٹاٹ	عمر
۱۵۱	جناب شیخ صاحب علی صاحب ٹھیکہ دار	عمر	۱۶۷	جناب مولانا کرگڑے صاحب	۸
۱۵۲	جناب حسین خانصفا دھار محمدانی کوٹھری	عمر	۱۶۸	جناب محمد انوار خانصفا فتح گنج	عمر
	منیف آباد	عمر	۱۶۹	جناب حافظ عبد الرحیم صاحب عبد الرحمن صاحبان	عمر
۱۵۳	جناب شیخ رحیم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر	عمر		سوداگران	۵
۱۵۴	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب ستری منیف آباد	عمر	۱۷۰	جناب شیخ فخر بخش صاحب کونوال لال	عمر
۱۵۵	جناب خلیفہ صاحبہ	۴		کرتی بازار	عمر

۱۴۱	جناب حافظ اکرام آبی و کرم آبی صاحب	۱۸۳	جناب مولانا بخش حسنا فیض آباد	۶
	سوداگران فیض آباد	۱۸۴	جناب واکٹر فیض محمد خان حسنا جیف ٹیکل	۶
۱۴۲	جناب حاجی عبدالغفار و حافظ انعام آبی		انسر ریاست ناہ	
	صاحبان سوداگران	۱۸۵	نیرا نکل	
۱۴۳	جناب مہدی خان حسنا ملازم منصفی		سرایہ محفوظہ	
۱۴۴	جناب حاجی کریم بخش حسنا میدافروش			
	فیض آباد	۱۸۶	جناب سکریٹری عین النورہ شملہ	۱
۱۴۵	جناب محمد علی صاحب اور مصطفیٰ علی صاحب	۲	معرفت مولوی عبدالباری حسنا طالب علم	۶
	پاکلی خانہ	۱۸۷	جناب محمد زبیر حسنا رے بریلی	۳
۱۴۶	جناب محمد عظیم خان حسنا زیندار سیوار	۴	جناب غلام صادق حسنا آنریری جھڑ	۴
۱۴۷	جناب حافظ عنایت اللہ حسنا	۵	امرتہ	۵
۱۴۸	جناب محمد نیر خان حسنا کابگنج	۶	جناب بابو نظام الدین حسنا سوداگر	۵
۱۴۹	جناب بشی محمد سہیل حسنا بی۔ اے۔	۷	امرتہ	۱
	ال۔ ال۔ بی وکیل	۸	جناب شیخ محمد دوست حسنا سوداگر	۵
۱۵۰	جناب بشی امتیاز علی حسنا بی۔ اے۔	۹	جناب میان اللہ جویا و مولانا بخش حسنا	۵
	ال۔ ال۔ بی وکیل	۱۰	سوداگران امرتہ	۵
۱۵۱	جناب عبداللہ حسنا	۱۱	جناب شیخ شمس الدین حسنا سوداگر	۵
۱۵۲	جناب کریم اللہ حسنا	۱۲	امرتہ	۵
۱۵۳	جناب شیر علی حسنا	۱۳	جناب میان غلام رسول حسنا سوداگر	۵

۱۰	جناب شیخ فقیر صناد رسی امرتسر	۱۵	سوداگران امرتسر	۱۵	سر
۱۱	جناب شیخ علی محمد صناداگر	۲۳	جناب میان شمس الدین و فضل الہی	۲۳	۵
۱۲	جناب شیخ حسین صناد رسی	۳۰	سوداگران امرتسر	۳۰	۵
۱۳	جناب شیخ چٹھا عبدالرحیم صناد رسی	۳۵	جناب میان امام الدین صناٹھیکہ دار	۳۵	۵
۱۴	جناب شیخ عبدالرزاق صناد رسی	۳۶	امرتسر	۳۶	۵
۱۵	جناب شیخ فتح محمد دوست محمد صنا جانا امرتسر	۳۷	جناب یکیم یار محمد صنادا امرتسر	۳۷	۵
۱۶	جناب میان غلام قادر صنادا زیری	۳۸	معلوم الاسم	۳۸	۴۳
	محسٹریٹ امرتسر	۳۹	جناب شیخ محمد طویل صناداگر دیوبند	۳۹	۵
۱۷	جناب میان نظام الدین صناٹھیکہ	۴۰	کشترا امرتسر	۴۰	۵
	دار امرتسر	۴۱	جناب سردار نور الدین خان صنادا امرتسر	۴۱	۵
۱۸	جناب میر محمد حبیب اللہ صنادا زیری	۴۲	جناب خواجہ غلام محمد صادق صنادا امرتسر	۴۲	۵
	محسٹریٹ امرتسر	۴۳	جناب شیخ نور احمد صناداگر امرتسر	۴۳	۵
۱۹	جناب شیخ محمد صنا بر طریٹ لا امرتسر	۴۴	جناب میان شمس الدین و چراغ الدین	۴۴	۵
۲۰	جناب شیخ حفیظ اللہ صنادا کیل امرتسر	۴۵	صاجان سوداگران امرتسر	۴۵	۵
۲۱	جناب بابو بریکش صنا فخر الدالت	۴۶	جناب شیخ علی بخش و فتح الدین صنا جانا	۴۶	۵
	امرتسر	۴۷	سوداگران امرتسر	۴۷	۵
۲۲	جناب شی غلام حیدر صنادا ورکش	۴۸	جناب مولوی محمد امین اللہ صنادا کیل	۴۸	۵
	بورڈ اسکول امرتسر	۴۹	غانی پور	۴۹	۵
۲۳	جناب میان شیر محمد و جلال الدین صنا جانا	۵۰	فروخت نمک علی نمائش موقوفہ العالی	۵۰	۵

ص	جناب شیخ فزای حسن صاحب کلر محکمہ انہار	۴۸	ص	مولوی شبلی صانغانی	
ص	جناب شیخ غلام محی الدین صاحب کلر محکمہ	۴۹	ص	جناب شیخ تاج الدین صاحب کلر پنجاب	۳۷
ع	انہار شملہ	۵۰	ع	شملہ	
ع	جناب شیخ شاہ محمد صاحب کلر	۵۱	ع	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب ملک ٹیکل ہال	۳۸
ع	جناب شیخ محمد دین صاحب کلر	۵۲	ع	شملہ	
ص	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملہ کیل نزد	۵۳	ص	جناب خواجہ عبدالغنی صاحب ریس شملہ	۳۹
ع	جناب شیخ محمد روشن صاحب شملہ	۵۴	ع	جناب بابو عبدلقدار صاحب سیستان ش	۴۰
ع	جناب جان محمد صاحب گڑھی ساز شملہ	۵۵	ع	شملہ	
ع	جناب امیر الدین صاحب شملہ	۵۶	ع	جناب شیخ عبدالغفور صاحب گادڑ	۴۱
ع	جناب غلام محمد صاحب خاٹھیکہ دار جالندھری	۵۷	ع	جناب شیخ عبدالغنی صاحب پنجاب فٹ شملہ	۴۲
ع	شملہ	۵۸	ع	جناب شیخ تاج الدین احمد صاحب فانسٹ	۴۳
ع	جناب محمد علی صاحب دقزی ہوم آفس شملہ	۵۹	ع	شملہ	
ع	جناب اسماعیل صاحب شملہ	۶۰	ع	جناب شیخ گوہر علی صاحب روٹ کمپنی شملہ	۴۴
ع	جناب بابو بشیر خان صاحب وائس ریگل لاجی	۶۱	ع	منفرد چندہ معرفت مولوی نعم الدین صاحب	۴۵
ع	شملہ	۶۲	ع	شملہ	
ع	جناب بابو قدرت اللہ صاحب اڈیر شملہ	۶۳	ع	جناب مولوی منعم الدین صاحب ملازم گورنمنٹ	۴۶
ع	جناب شیخ عبدالغنی صاحب زردوز	۶۴	ع	پریس شملہ	
ع	جناب علی بیچ صاحب تہی ٹیکہ دار شملہ	۶۵	ع	جناب شیخ چراغ الدین صاحب کلر پنجاب	۴۷
ع	جناب فخر محمد صاحب	۶۶	ع	آفس شملہ	

۶۳	جناب فخر عبدلکرم مصطفیٰ ٹھیکہ دار شملہ	۷۹	جناب بشی عبد الرحیم صنا شملہ	۷۹	عمر
۶۵	جناب مامون تہی ٹھیکہ دار شملہ	۸۰	جناب حاجی عبد الرحمن مصطفیٰ ٹھیکہ دار	۸۰	عمر
۶۶	جناب محمد بخش صنا	۸۱	جناب بابو میر محمد صنا سٹور کسپر برادر زاده	۸۱	عمر
۶۷	متفرق چندہ	۸۲	عبد القادر صنا شملہ	۸۲	عمر
۶۸	جناب بشی حیات محمد صنا سٹور کسپر	۸۳	جناب بشی محمد رفیع صنا شملہ	۸۳	عمر
۶۹	جناب مصفا خان صنا شملہ	۸۴	جناب محمد رمضان صنا	۸۴	عمر
۷۰	جناب غلام حسن صنا سوداگر شملہ	۸۵	جناب مولوی غلام محمد صنا شملہ	۸۵	عمر
۷۱	جناب شیخ عبدالرزاق صنا جام سوداگر	۸۶	جناب مہتری منصف علی شاہ صنا محکمہ تعمیرات	۸۶	عمر
	شملہ	۸۷	شملہ	۸۷	عمر
۷۲	جناب بابو محمد سحاق صنا پبلک دفتر	۸۸	جناب کیم فضل محمد صنا جالندھری شملہ	۸۸	عمر
۷۳	جناب عبدلناص صنا سوداگر شال	۸۹	جناب کریم بخش صنا شملہ	۸۹	عمر
	اپر بازار شملہ	۹۰	متفرق چندہ از جامع مسجد شملہ	۹۰	عمر
۷۴	جناب خیر الدین صنا شملہ	۹۱	جناب بابو محمد یوسف صنا خلف بابو جہاگہ	۹۱	عمر
۷۵	جناب بابو محمد امین صنا خلف بابو محی الدین	۹۲	صنا شملہ	۹۲	عمر
	صنا شملہ	۹۳	جناب بشی پرچہ صنا ٹھیکہ دار شملہ	۹۳	عمر
۷۶	جناب بشی عبد الغریض صنا شملہ	۹۴	جناب الہیہ صاحبہ جناب غلام محی الدین	۹۴	عمر
۷۷	جناب مہتری محمد سلیمان صنا انجن ڈرائیو	۹۵	صنا ملازم نمک شملہ	۹۵	عمر
	ٹون ہال شملہ	۹۶	جناب امام الدین صنا شملہ	۹۶	عمر
۷۸	جناب بشی عطا محمد صنا ملازم کھیل شملہ	۹۷	جناب امجد دیا صنا	۹۷	عمر

۹۴	جناب ولی محمد صائلمه	۴	۱۰۹	شملوی	۴
۹۵	جناب کرامت علی صنا	۴	۱۰۹	الہیہ صاحبہ جناب بابو عمر الدین صنا کیا پیر	۴
۹۶	جناب حافظ فخر الدین صنا ابینا	۴		شملہ	۴
۹۷	جناب اللہ ویاصنادیگر	۲	۱۱۰	الہیہ صاحبہ جناب میثا علی صنا طین پیر شملہ	۴
۹۸	جناب حاجی غلام صنا ٹھیکہ دار	۸	۱۱۱	والدہ صاحبہ جناب جمال الدین کیا پیر شملہ	۴
۹۹	جناب بشی مولکش صنا و قری	۴	۱۱۲	والدہ صاحبہ و چچی صاحبہ جناب محمد حفیظ	۴
۱۰۰	جناب جمال صنا کشمیری	۴		صاحب شملہ	۹
۱۰۱	جناب واکر نظام الدین صنا باپٹل		۱۱۳	جناب بابو عبد لغز صنا اسٹوکیہ پراہر زادہ	
	اسٹنٹ شملہ	۵		بابو عبد لقادر صنا شملہ	۵
۱۰۲	جناب اظہر حسین صنا شملہ	۴	۱۱۴	خالہ صاحبہ جناب ضیا اللہ صنا شملہ	۴
۱۰۳	جناب نظام الدین صنا سوداگر شملہ	۴	۱۱۵	جناب مرزا ہدایت بیگ صنا کارکن خزانہ شملہ	۴
۱۰۴	جناب پیر حبیب اللہ صنا امام مسجد		۱۱۶	جناب بشی منظور محمد صنا کارکن عدالت شملہ	۴
	مارکٹ شملہ		۱۱۷	جناب میر الطاف حسین خان صنا شملہ	۴
۱۰۵	متفرق چندہ	۲	۱۱۸	خان بہادر جناب الانجش صنا شملہ	۵
۱۰۶	بیگم صاحبہ جناب محمد صاحب جو صنا شالی منڈی		۱۱۹	جناب بابو عبد الغنی صنا سب اور پیری شملہ	۵
	شملہ	۵	۱۲۰	جناب ستری غلام بی صنا انگریز محلہ بارکٹ	۵
۱۰۷	والدہ صاحبہ جناب محمد عظمت اللہ خان صنا	۵		ماسٹری شملہ	۴
	شملہ		۱۲۱	جناب عبد اللہ صنا خدنگار شملہ	۴
۱۰۸	الہیہ صاحبہ جناب مولوی غلام محمد صنا		۱۲۲	نامعلوم الاسم حجام شملہ	۲

ع ۱۳۲	جناب شاد احمد صاحب شملہ	ع ۱۳۲	جناب ستری محمد بخش صاحب انگریز شملہ
ع ۱۳۳	جناب بینگن صاحب	ع ۱۳۳	جناب لالہ دیوان چند صاحب لارنس گنج
ع ۱۳۵	جناب عبد القادر صاحب	ع ۱۳۴	جناب عبد الوحید صاحب
ع ۱۳۶	جناب نور الہی صاحب	ع ۱۳۵	جناب عبد المجید صاحب قصاب
ع ۱۳۷	جناب جلد لغز صاحب	ع ۱۳۶	جناب چودھری سعدی صاحب قصاب
ع ۱۳۸	جناب محمد داکم صاحب	ع ۱۳۷	جناب عبد الغنی صاحب قصاب
ع ۱۳۹	جناب ببر صاحب	ع ۱۳۸	جناب علیاد افواجی صاحب
ع ۱۴۰	جناب محمد علی صاحب	ع ۱۳۹	جناب محمد بخش صاحب بیضہ فروش
ع ۱۴۱	جناب امداد صاحب	ع ۱۴۰	جناب عید صاحب بیضہ فروش
ع ۱۴۲	جناب شیخ شبرانی صاحب	ع ۱۴۱	جناب شعی سودا صاحب بیضہ فروش
ع ۱۴۳	جناب اکبر صاحب	ع ۱۴۲	جناب بابو خالص صاحب بھلی والے
ع ۱۴۴	جناب فضل الرحمن صاحب	ع ۱۴۳	جناب شیخ کاگو صاحب بیضہ فروش
ع ۱۴۵	جناب وفات اللہ صاحب	ع ۱۴۴	جناب ملا صاحب بیوہ فروش شملہ
ع ۱۴۶	جناب میان عبد اللہ صاحب	ع ۱۴۵	جناب درباری صاحب بیضہ فروش شملہ
ع ۱۴۷	جناب مراد علی صاحب	ع ۱۴۶	جناب شعی شیر محمد صاحب اجٹ
ع ۱۴۸	جناب ولی محمد صاحب	ع ۱۴۷	سفر قچندہ لارنس گنج بازار
ع ۱۴۹	جناب محمد جہو محمد صاحبان بڑا بازار شملہ	ع ۱۴۸	جناب جلد لغز صاحب کوچبان
ع ۱۵۰	جناب علی چرخ الدین صاحب	ع ۱۴۹	جناب مولوی عمر الدین صاحب نور بازار
ع ۱۵۱	جناب عظیم الدین صاحب	ع ۱۵۰	جناب بیض بخش صاحب انگریز بازار

۱۶۱	جناب جھنڈ و آہنگر شملہ	۱۷۷	۴	از ملازان پبلک و کرس شملہ	ع
۱۶۲	متفرق چندہ "	۱۷۸	۱	جناب عبدالکریم صاحب نقاب "	ع
۱۶۳	جناب قدرت اللہ صاحب جام فروش شملہ	۱۷۹	ع	جناب عبدالرحیم صاحب نقاب "	ع
۱۶۴	جناب محمد علی اینڈ برادر س گھڑی سازان	۱۸۰		جناب محبوب بخش صاحب بیضہ فروش "	ع
	شملہ	۱۸۱	ع	جناب محمد رضائی صاحب نقاب "	ع
۱۶۵	جناب غازی خان صاحب خطوط نویس نور	۱۸۲		جناب نصیر الدین صاحب "	ع
	بازار شملہ	۱۸۳	۱	جناب حبیب اللہ صاحب مارکٹ "	ع
۱۶۶	جناب عبدالغنی صاحب قلعی گر شملہ	۱۸۴	۲	جناب رحمت اللہ صاحب "	ع
۱۶۷	جناب تری رام سنگھ صاحب آہنگر	۱۸۵	ع	جناب الہی بخش صاحب "	ع
۱۶۸	جناب فیضی محل احمد صاحب عطار شملہ	۱۸۶	۱	جناب علی بخش صاحب "	ع
۱۶۹	جناب علی بخش صاحب قلعی گر "	۱۸۷	۲	جناب نبی بخش صاحب بیضہ فروش "	ع
۱۷۰	جناب شیر محمد خان صاحبان پز "	۱۸۸	ع	جناب الہی بخش صاحب "	ع
۱۷۱	جناب محمد عمر صاحب جام "	۱۸۹	۴	جناب اللہ دیا صاحبان بالی "	ع
۱۷۲	جناب بابو کر تارام صاحب اور سیکرٹ شملہ	۱۹۰	ع	جناب نبی بخش صاحب بیضہ فروش "	ع
۱۷۳	جناب محمد شبنان جی صاحب کشمیری تھیکہ دار	۱۹۱		جناب جان محمد صاحب "	ع
	شملہ	۱۹۲	ع	جناب عبد الغنی صاحب نقاب "	ع
۱۷۴	جناب لالہ ساہوگل صاحبان دام کنندہ شملہ	۱۹۲	ع	جناب محمد شفیع صاحب "	ع
۱۷۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش "	۱۹۳	۱	جناب نثار احمد صاحب انگاز "	ع
۱۷۶	جناب محمد علی حمید ڈھیل صاحبان "	۱۹۴	ع	جناب تری کفایت اللہ صاحب بازار "	ع

۱۹۵	جناب کریم بخش حسنا شمله	عمر ۲۱۱	جناب ولایت علی حسنا آبدار شمله	للعمر
۱۹۶	جناب مرزا محمد بیگ حسنا وندان ساز شمله	عمر ۲۱۲	جناب هدایت الله شمله	عمر
۱۹۷	جناب میان گلاب حسنا بیضه فروش شمله	عمر ۲۱۳	جناب محمد قدرت علی حسنا شمله	عمر
۱۹۸	جناب محمد اسحاق حسنا قصاب شمله	عمر ۲۱۴	جناب ولی محمد حسنا شمله	عمر
۱۹۹	جناب بابو امام الدین حسنا لازم نیک شمله	عمر ۲۱۵	جناب شی عطا محمد حسنا خانسان شمله	عمر
۲۰۰	متفرق چند از سبج متصل رک شمله	عمر ۲۱۶	جناب عبدالرحمن حسنا شمله	عمر
۲۰۱	جناب شی میر باز حسنا شمله	عمر ۲۱۷	جناب میان قمر الدین حسنا طالب العلم	عمر
۲۰۲	جناب ستری نظام الدین حسنا لازم	عمر ۲۱۸	شمله	عمر
	کید طی شمله	عمر ۲۱۹	جناب شیخ حسین بخش حسنا شمله	عمر
۲۰۳	جناب ستری دیوانه حسنا لازم کیدی شمله	عمر ۲۲۰	جناب محمد دایم حسنا دوباره شمله	عمر
۲۰۴	جناب علی محمد حسنا طیکه دار بخوی شمله	عمر ۲۲۱	جناب فتحه حسنا شمله	عمر
۲۰۵	جناب شی ولی محمد حسنا کپاز طیر گزین شمله	عمر ۲۲۲	جناب پیر محمد حسنا شمله	عمر
	از خانه پیر جی جناب حبیب الله حسنا شمله	عمر ۲۲۳	متفرق چند در جامع مسجد بروز	عمر
۲۰۶	الهی حسنا جنتا محمد صدیق حسنا مرحوم شمله	عمر ۲۲۴	میلاد شریف شمله	عمر
۲۰۷	جناب بابو غلام محی الدین حسنا لازم نیک شمله	عمر ۲۲۵	جناب غلام حسین حسنا خانسان شمله	عمر
۲۰۸	جناب ستری میان جانا حسنا لازم روٹی	عمر ۲۲۶	جناب ثابت علی حسنا شمله	عمر
	گودام مارکٹ شمله	عمر ۲۲۷	جناب محمد بخش حسنا شمله	عمر
۲۱۰	جناب محمد جهانگیر حسنا خانسان شمله	عمر ۲۲۸	جناب محمد بخش دیگر شمله	عمر
		عمر ۲۲۹	جناب عبدلغزیز حسنا طالب العلم	عمر

۲۲۸	جناب شیخ حمید اصنا شملہ	۲۲۵	جناب شیخ کرم الہی و عبد الرحیم صاحبان
۲۲۹	جناب امانت خانہ صفا	۲۲۶	سوداگران اپر بازار شملہ
۲۳۰	جناب حیات محمد صفا	۲۲۷	جناب حاجی عبداللہ و کریم بخش صاحبان
۲۳۱	جناب شہرانی خانہ صفا	۲۲۸	سوداگران شملہ
۲۳۲	جناب مولانا بخش صفا	۲۲۹	جناب کبیر بخش صفا شال حنیٹ اپر بازار شملہ
۲۳۳	متفرق چندہ درجہ جامع مسجد دوبار	۲۳۰	جناب عزیز جان و عبد القدوس صاحبان
۲۳۴	جناب بخشی عزیز الدین صفا پانی والے لور	۲۳۱	اپر بازار شملہ
	بازار شملہ	۲۳۲	جناب عبد الصمد صفا کشمیری سوداگران اپر بازار
۲۳۵	جناب میر رحمت علی صفا دفری لور بازار شملہ	۲۳۳	شملہ
۲۳۶	جناب وزیر الدین صفا زرگر لور بازار شملہ	۲۳۴	جناب محمد سلطان صفا اپر بازار شملہ
۲۳۷	جناب رحیم بخش صفا خیاط شملہ	۲۳۵	جناب خواجہ عبد الغفار صفا رئیس
۲۳۸	جناب محمد حسین خان صفا نیچہ بند شملہ	۲۳۶	جناب مہم امیر صفا گھڑی ساز شملہ
۲۳۹	جناب کبیر جو صفا زرگر شملہ	۲۳۷	جناب مولانا بخش و غریب بخش صاحبان
۲۴۰	جناب محمد شرف صفا باطنی شملہ	۲۳۸	شملہ
۲۴۱	جناب رحمت اللہ صفا خیاط	۲۳۹	جناب بستی وزیر خان صفا روٹی گودام
۲۴۲	جناب نعمت خان صفا ساز بنٹ شملہ	۲۴۰	مارکٹ شملہ
۲۴۳	جناب میان عبد الغنی صفا جنت فروں شملہ	۲۴۱	جناب بخشی عبد اللطیف صفا نقشبندی شملہ
۲۴۴	جناب میان غلام محمد صفا پاٹوی ٹھیکہ	۲۴۲	جناب بابو حبیب اللہ صفا دفری نیو پل
	دار شملہ	۲۴۳	کیڈی شملہ

۲۵۷	جناب الله و احسان قصاب شمله	ع	۲۷۲	جناب حیدر بخش حنا شمله	ع
۲۵۸	جناب بنی بخش حنا لازم کما ندرن چیتله	ع	۲۷۳	متفرق چند در مجلس میلاد واقع جامع	ع
۲۵۹	جناب شاه میرالدین حنا کاندار لور بار	ع	۲۷۴	مسجد شمله	ع
۲۶۰	جناب سید جواد شاه حنا طیکه دار شمله	ع	۲۷۵	جناب بابو نظر علی حنا کلک شمله دوزین	ع
۲۶۱	جناب بنی بخش حنا زغال فروش شمله	ع	۲۷۶	جناب میر جمال الدین حنا نقه نویس شمله	ع
۲۶۲	جناب صدر الدین حنا جفت فروش شمله	ع	۲۷۷	جناب بابو محمد حسین حنا نقه شمله	ع
۲۶۳	جناب عبد القدوس حنا قلعی گر شمله	ع	۲۷۸	جناب بابو دین محمد حنا عت میان بنی بخش	ع
۲۶۴	جناب حافظ محمد اسماعیل حنا نقه جفت شمله	ع	۲۷۹	جناب بابو نور الدین حنا شمله	ع
۲۶۵	جناب عبد الستار حنا پا لوی شمله	ع	۲۸۰	جناب محمد جو حنا خطا پر بازار شمله	ع
۲۶۶	جناب عطار الله حنا شاهجهان پوری شمله	ع	۲۸۱	جناب میان کشل الدین حنا کتب فروش	ع
۲۶۷	جناب عبد الصمد حنا غلبند	ع	۲۸۲	جناب کرم الهی حنا سوداگر	ع
۲۶۸	جناب شمس صیب الله حنا فارین کونر شمله	ع	۲۸۳	جناب میان ملک تاج الدین حنا اکونر	ع
۲۶۹	جناب سکها حنا شمله	ع	۲۸۴	جناب سید محمد شاه حنا طیکه دار شمله	ع
۲۷۰	جناب ابو علی حنا	ع	۲۸۵	جناب بابو فیروز الدین حنا فارس و بیار	ع
۲۷۱	جناب چودهری امام بخش قصاب شمله	ع	۲۸۶	جناب حافظ عبد الریس حنا جفت فروش	ع
۲۷۲	متفرق چند در جامع بنی شمله بر دوز و عطا	ع			

۲۸۶	جناب شی رحمت الله صا قصاب شمله	۲۸۹	۸	جناب بنی بخش صا طیار شمله	۵
۲۸۸	جناب جهان صا بک کشمیری	۲۹۰	عصر	جناب میان عبد الغنی صا زردوز طل	
۲۸۹	جناب رستم صا جاجان جنرل	۲۹۱	۵	بازار شمله	۶
	مرحیت داکس شمله	۲۹۲	عصر	جناب رمضان داکه صا دکاندار شمله	عصر
۲۹۰	جناب غلام محمد صا بردکان عبد الصمد صا	۲۹۳	عصر	جناب محمد رمضان صا خا صا دکاندار طل	
	شمله	۲۹۴	عصر	بازار شمله	۲
۲۹۱	جناب عبد الجان صا سوداگر پر بازار	۲۹۵	عصر	از دکان عبد الله شاه صا	۹
	شمله	۲۹۶	عصر	جناب غلام قادر صا زغال فروش	
۲۹۲	جناب داکتر معراج الدین صا نیو پیل	۲۹۷	عصر	طل بازار شمله	۴
	کیلی شمله	۲۹۸	عصر	جناب نبو بخش صا زغال فروش	۵
۲۹۳	جناب بابو علی نقی صا شمله	۲۹۹	عصر	شمله	۱
۲۹۴	جناب میان چیدی صا	۳۰۰	عصر	جناب مول بخش صا خیاط طل بازار	
۲۹۵	جناب بنی بخش صا لازم جلال صا	۳۰۱	عصر	شمله	۸
	وکیل شمله	۳۰۲	عصر	جناب عمر خان صا پویس بن شمله	۲
۲۹۶	جناب بنی کریم بخش صا وکیل عدالت شمله	۳۰۳	عصر	جناب عبد الواحد صا خانسان کوٹی	
۲۹۷	جناب شاکر خان صا اردلی اگر گٹو نہیں	۳۰۴	عصر	شمله	۲
	شمله	۳۰۵	عصر	جناب تنوار الله صا کشمیری دکاندار	
۲۹۸	جناب بنی غلام قادر صا خلف میان	۳۰۶	عصر	طل بازار شمله	۸
	عبد الغنی صا شمله	۳۰۷	عصر	جناب خد بخش صا خیاط شمله	۲

۳۱۱	جناب امیرسون صنادقال فروش شل	۱۲۵	جناب بهانگیر خاٹنا انسان	ع
	بازار شملہ	۳۲۶	متفرق چندہ از سجد چوٹا شملہ	ع
۳۱۲	متفرق چندہ از ڈال بازار شملہ	۳۲۷	جناب محمد حسن صنا	ص
۳۱۳	جناب جمعہ نان پڑ صنادال بازار شملہ	۳۲۸	جناب بابو محمد شبان صنا لکڑ خزانہ	ع
۳۱۴	جناب حبیب اللہ صناد لکڑی	۳۲۹	جناب غلام مصطفیٰ صنا لکڑی	ص
۳۱۵	جناب نیو دھانیکر صنادال بازار شملہ		جناب غلام مصطفیٰ صنا لکڑی	ع
۳۱۶	جناب خاٹنا زغال فروش شملہ		اب بازار شملہ	ص
۳۱۷	جناب حسین بخش صنا جفت فروش	۳۳۰	جناب عمر جو صنا شال حنیٹ اپر بازار شملہ	ع
۳۱۸	جناب فیض محمد صنا قلعی لکڑ شملہ	۳۳۱	جناب رحمت اللہ صنا سیوہ فروش	ع
۳۱۹	جناب ابی بخش صنا آئینہ والے	۳۳۲	معلوم الاسم ملازم دفتر آب و ہوا شملہ	ص
۳۲۰	جناب ششی نثار احمد صنا لکڑی ساز اپر	۳۳۳	جناب بابو سید ولایت علی صنا ملازم	ع
	بازار شملہ		دفتر آب و ہوا شملہ	ع
۳۲۱	جناب لالہ حیرن مل صنا سوداگر اپر بازار	۳۳۴	جناب بابو غلام محی الدین شاہ صنا ملازم	ع
	شملہ		دفتر آب و ہوا شملہ	ص
۳۲۲	جناب مہتاب سنگہ صنا چوڑا میدان شملہ	۳۳۵	جناب حافظ محمد بخش صنا ملازم دفتر آب و ہوا	ع
۳۲۳	جناب کریم بخش صنا ملازم درکیم بخش صنا		شملہ	ع
	مٹھائی والا شملہ	۳۳۶	جناب بابو جید علی صنا دفتر آب و ہوا	ع
۳۲۴	جناب بیگم صاحبہ مولوی ظہار حسین صنا	۳۳۷	جناب بابو سید برکت علی صنا دفتر	ع
	مرحوم		آب و ہوا شملہ	ع

ع	جناب ابو غلام قادر صنادق قرآب و هوا شمله	ع	جناب ابو غلام قادر صنادق قرآب و هوا شمله	ع	جناب ابو غلام قادر صنادق قرآب و هوا شمله
ع	جناب ابو مولانا بخش صنادق قرآب و هوا	ع	جناب ابو مولانا بخش صنادق قرآب و هوا	ع	جناب ابو مولانا بخش صنادق قرآب و هوا
ع	جناب ابو محمد يوسف صنادق قرآب و هوا	ع	جناب ابو محمد يوسف صنادق قرآب و هوا	ع	جناب ابو محمد يوسف صنادق قرآب و هوا
ع	جناب ابو شمس الحق صنادق قرآب و هوا	ع	جناب ابو شمس الحق صنادق قرآب و هوا	ع	جناب ابو شمس الحق صنادق قرآب و هوا
ع	جناب ولی محمد صنادق قرآب و هوا شمله	ع	جناب ولی محمد صنادق قرآب و هوا شمله	ع	جناب ولی محمد صنادق قرآب و هوا شمله
ع	جناب ابو عبد الله بنی صنادق خلف ابو عبد الله	ع	جناب ابو عبد الله بنی صنادق خلف ابو عبد الله	ع	جناب ابو عبد الله بنی صنادق خلف ابو عبد الله
ع	جناب سکر طری معین الله و ده شمله	ع	جناب سکر طری معین الله و ده شمله	ع	جناب سکر طری معین الله و ده شمله
ع	جناب ابو محمد جان صنادق لازم و قرآب	ع	جناب ابو محمد جان صنادق لازم و قرآب	ع	جناب ابو محمد جان صنادق لازم و قرآب
ع	و هوا شمله	ع	و هوا شمله	ع	و هوا شمله
ع	جناب ابو عبد الله صنادق شمله	ع	جناب ابو عبد الله صنادق شمله	ع	جناب ابو عبد الله صنادق شمله
ع	جناب ابو عبد الله بنی صنادق	ع	جناب ابو عبد الله بنی صنادق	ع	جناب ابو عبد الله بنی صنادق
ع	جناب ابو سلطان بخش صنادق	ع	جناب ابو سلطان بخش صنادق	ع	جناب ابو سلطان بخش صنادق
ع	جناب ابو ولی الله صنادق	ع	جناب ابو ولی الله صنادق	ع	جناب ابو ولی الله صنادق
ع	جناب محمد علی صنادق جمعدار	ع	جناب محمد علی صنادق جمعدار	ع	جناب محمد علی صنادق جمعدار
ع	جناب قطب الدین صنادق	ع	جناب قطب الدین صنادق	ع	جناب قطب الدین صنادق
ع	جناب علی شیر صنادق	ع	جناب علی شیر صنادق	ع	جناب علی شیر صنادق
ع	جناب نور بخش صنادق گهری سافدر	ع	جناب نور بخش صنادق گهری سافدر	ع	جناب نور بخش صنادق گهری سافدر
ع	بازار شمله	ع	بازار شمله	ع	بازار شمله
ع	جناب ابو محمد حسین صنادق سکر طری	ع	جناب ابو محمد حسین صنادق سکر طری	ع	جناب ابو محمد حسین صنادق سکر طری
ع	جناب فتح الدین صنادق کلاک کنی کل	ع	جناب فتح الدین صنادق کلاک کنی کل	ع	جناب فتح الدین صنادق کلاک کنی کل
ع	برای شمله	ع	برای شمله	ع	برای شمله
ع	جناب مرزا غلام محمد صنادق شمله	ع	جناب مرزا غلام محمد صنادق شمله	ع	جناب مرزا غلام محمد صنادق شمله
ع	جناب مولوی سید عبد الله صنادق شمله	ع	جناب مولوی سید عبد الله صنادق شمله	ع	جناب مولوی سید عبد الله صنادق شمله
ع	شمله	ع	شمله	ع	شمله
ع	جناب مستری نصیر الدین صنادق و لی گودام	ع	جناب مستری نصیر الدین صنادق و لی گودام	ع	جناب مستری نصیر الدین صنادق و لی گودام
ع	شمله	ع	شمله	ع	شمله
ع	جناب ابو عبد الله قادری صنادق کلاک آن طی	ع	جناب ابو عبد الله قادری صنادق کلاک آن طی	ع	جناب ابو عبد الله قادری صنادق کلاک آن طی
ع	کور شمله	ع	کور شمله	ع	کور شمله
ع	جناب لکھنیا صنادق شمله	ع	جناب لکھنیا صنادق شمله	ع	جناب لکھنیا صنادق شمله
ع	جناب عبد الله صنادق شال حنیٹ	ع	جناب عبد الله صنادق شال حنیٹ	ع	جناب عبد الله صنادق شال حنیٹ
ع	جناب مستری الہی بخش صنادق متصل سنور	ع	جناب مستری الہی بخش صنادق متصل سنور	ع	جناب مستری الہی بخش صنادق متصل سنور
ع	گودام گادی خانہ شمله	ع	گودام گادی خانہ شمله	ع	گودام گادی خانہ شمله
ع	جناب میان غلام حسین صنادق شمله	ع	جناب میان غلام حسین صنادق شمله	ع	جناب میان غلام حسین صنادق شمله
ع	شمله	ع	شمله	ع	شمله
ع	جناب میان جمال الدین صنادق شمله	ع	جناب میان جمال الدین صنادق شمله	ع	جناب میان جمال الدین صنادق شمله
ع	جناب ابو منصب علی خان صنادق شمله	ع	جناب ابو منصب علی خان صنادق شمله	ع	جناب ابو منصب علی خان صنادق شمله
ع	شمله و وزیر	ع	شمله و وزیر	ع	شمله و وزیر

۳۶۵	جناب مولوی نعم الدین حسنا لازم مولوٹا پ	۳۶۵	جناب میان قدرت اللہ حسنا تحیکہ دار
۳۶۶	جناب میر شقائق حسنا لازم کورنٹ	۳۶۶	جناب شیخ الکبر شمس حسنا لازم مولوٹا پ
۳۶۷	جناب باجو بکت علی حسنا یوے بورڈ شملہ	۳۶۷	جناب شیخ فضل الدین حسنا شملہ
۳۶۸	جناب باجو دین محمد حسنا لازم مٹری دیپٹ	۳۶۸	جناب شیخ سراج الدین حسنا
۳۶۹	جناب مرزا عبد اللہ بیگ حسنا کلک	۳۶۹	جناب حبیب اللہ حسنا دفری
۳۷۰	جناب میرزا اشیر محمد حسنا بیڈ ڈرائس مین	۳۷۰	جناب شیخ نگہیت حسنا دفری
۳۷۱	جناب پبلک دفر شملہ	۳۷۱	جناب میان رحمت اللہ حسنا دفری
۳۷۲	جناب باجو شہاب الدین حسنا لازم	۳۷۲	جناب بیوٹر شملہ
۳۷۳	جناب دفر آب دھوا شملہ	۳۷۳	جناب شیخ جلد قادر حسنا ٹاپ صنف شملہ
۳۷۴	جناب ملک تاج الدین حسنا اکوٹ	۳۷۴	جناب ابو عبد الستار و محمد حسین حسنا
۳۷۵	جناب مٹری ورس شملہ	۳۷۵	جناب شیخ عبد لغفار حسنا

۴۹۰	جناب بابو بشن لال حسنا شمله	۴۰۸	۶	جناب کریم بخش حسنا شمله	۴
۴۹۱	جناب بشی محمد حسین حسنا وراثت شمله	۴۰۹	۴	مسند آقا جعفر دینی	۴
۴۹۲	جناب بشی سخاوت حسین و چراغ الیک	۴۱۰	۸	جناب محمد علی حسنا	۸
	صاحبان شمله	۴۱۱	۴	جناب سطر کوکارت حسنا مهداگرا میسر شمله	۴
۴۹۳	جناب چودھری عبدالحی حسنا شمله	۴۱۲	۴	جناب انبیکا بابو حسنا اگرا میسر شمله	۴
۴۹۴	جناب شیخ شادی حسنا وراثت دھوری شمله	۴۱۳	۴	جناب سطر واکر حسنا اگرا میسر	۴
۴۹۵	جناب بشی محمد اسماعیل حسنا شمله	۴۱۴	۴	جناب سطر واکر حسنا اگرا میسر	۴
۴۹۶	جناب غلام مقید حسنا	۴۱۵	۲	جناب بابو پیش چند حسنا گھوش اگرا میسر	۲
۴۹۷	جناب بشی محمد حیات حسنا	۴۱۶	۴	شمله	۴
۴۹۸	جناب مہدی حسن خان حسنا	۴۱۷	۴	جناب بابو ہندو بہاری حسنا چودھری	۴
۴۹۹	جناب بشی ضامن خان حسنا	۴۱۸	۲	اگرا میسر شمله	۲
۵۰۰	جناب بشی مصطفی خان حسنا	۴۱۹	۸	جناب بابو جودھارا حسنا کاپانی ہولڈر شمله	۸
۵۰۱	جناب بشی عبدالحی حسنا	۴۲۰	۴	جناب بابو نور محمد حسنا روارز	۴
۵۰۲	جناب بتری غلام محی الدین حسنا شمله	۴۲۱	۱۲	جناب بابو ہری موہن حسنا گھوش کاپانی	۱۲
۵۰۳	جناب دین محمد حسنا جعفر شمله	۴۲۲	۴	ہولڈر	۴
۵۰۴	معلوم الاسم	۴۲۳	۸	جناب سطر بیک حسنا ریڈر شمله	۸
۵۰۵	جناب چراغ الدین حسنا	۴۲۴	۴	جناب بابو نور محمد حسنا کاپانی ہولڈر شمله	۴
۵۰۶	جناب ہمتا کاشی رام حسنا	۴۲۵	۴	جناب سطر واکر حسنا ریڈر	۴
۵۰۷	غلام زمان ہکول شمله	۴۲۶	۸	جناب سطر واکر حسنا ریڈر	۸

۴۲۴	جناب بابو بهاری لال حسنا گوش ریڈر شملہ	۸	۴۴۱	جناب پنڈت گرانندھ حسنا کاپی ہولڈر	۲
۴۲۵	جناب لالہ نانک چند حسنا ریڈر	۸	۴۴۲	جناب میر محمد حسین حسنا کاپی ہولڈر	۳
۴۲۶	جناب بابو جہنڈو خان حسنا ریڈر	۸	۴۴۳	جناب بابو ہری پادار احسا چودھری	۳
۴۲۷	جناب بابو خضر محمد حسنا ریڈر	۸	۴۴۴	شملہ	۳
۴۲۸	جناب بابو میر لال حسنا افسر ریڈر	۸	۴۴۵	جناب پنڈت تلمشی رام حسنا کاپی چوڈھری	۳
۴۲۹	جناب لالہ نہال چند حسنا ریڈر	۸	۴۴۶	شملہ	۳
۴۳۰	جناب بابو گوپال چند حسنا چند روزم دار	۸	۴۴۷	جناب سید جلال دین شاہ حسنا شملہ	۳
	ریڈر شملہ	۸	۴۴۸	جناب خواجہ حسن شاہ حسنا	۳
۴۳۱	جناب بابو دیندرو ناتھ حسنا چودھری شملہ	۸	۴۴۹	جناب بشی سراج الدین حسنا	۳
۴۳۲	جناب بشی عبدالغفار حسنا ریڈر شملہ	۸	۴۵۰	جناب بشی تمشل اسلام حسنا	۳
۴۳۳	جناب بابو نگندر و ناتھ دت حسنا ریڈر	۸	۴۵۱	جناب بشی اسلام الدین حسنا	۳
	شملہ	۸	۴۵۲	جناب بسی قرالدین حسنا	۳
۴۳۴	جناب بابو طوطا رام حسنا ریڈر شملہ	۸	۴۵۳	جناب بشی نور الدین حسنا	۳
۴۳۵	جناب بابو کریم بخش حسنا ریڈر	۸	۴۵۴	جناب بابو عیناش چند حسنا کمپوزٹر	۳
۴۳۶	جناب سید فزند علی شاہ حسنا ریڈر	۸	۴۵۵	جناب بابو گوپال چند حسنا مطبعہ شملہ	۳
۴۳۷	جناب سیرجی پنہو احمد حسنا ریڈر	۸	۴۵۶	جناب بابو کوشن چند نبی حسنا	۳
۴۳۸	جناب ملک فضل دین حسنا ریڈر	۸	۴۵۷	جناب بشی چراغ الدین حسنا شکر بن ہولڈر	۳
۴۳۹	جناب مٹھری نواس اسکن کاپی ہولڈر	۸	۴۵۸	شملہ	۳
۴۴۰	جناب میر محمد حسین حسنا کاپی ہولڈر	۸	۴۵۹	جناب بابو شیام لال نبی حسنا چکر شملہ	۳

۴۵۷	جناب شیخ سلطان حسین صاحب کش پولڈر	۴۷۱	جناب بابو سری رام چندر صاحب ندی
۴۵۸	جناب لالہ احمد صاحب اسٹنٹ پولڈر نمبر ۶	۴۷۲	کپور طیر شملہ
۴۵۹	جناب شی عبد الرحمن صاحب نمبر کپور طیر	۴۷۳	جناب پنڈت چندر کا پرشاد صاحب کپور
۴۶۰	جناب منشی معراج الدین صاحب نمبر کپور	۴۷۴	شملہ
۴۶۱	جناب لالہ نند صاحب شملہ	۴۷۵	جناب معین الدین صاحب کپور طیر
۴۶۲	جناب مولوی واحد علی صاحب کپور طیر شملہ	۴۷۶	جناب محمد حنیف صاحب کپور طیر
۴۶۳	جناب بابو رکھی گاروس صاحب شملہ	۴۷۷	جناب میان صاحب کپور طیر
۴۶۴	جناب منشی عبد المجید صاحب	۴۷۸	جناب عبدالرزاق صاحب کپور طیر
۴۶۵	جناب بیروارام صاحب	۴۷۹	جناب عبد المجید صاحب کپور طیر
۴۶۶	جناب حیدر خان صاحب	۴۸۰	کشن پولڈر نمبر ۲ شملہ
۴۶۷	جناب بخشی رام صاحب نمبر کپور طیر	۴۸۱	جناب منشی محمد عظیم صاحب اسٹنٹ شملہ
۴۶۸	جناب منشی امیر احمد صاحب کپور طیر	۴۸۲	جناب غلام مصطفیٰ صاحب کپور طیر
۴۶۹	جناب مسٹر سلورنس صاحب کپور طیر شملہ	۴۸۳	جناب خواجہ تقی الدین صاحب کپور طیر
۴۷۰	جناب منشی سعادت خان صاحب کپور طیر شملہ	۴۸۴	جناب بابو سنگھ رام صاحب کپور طیر
		۴۸۵	جناب بابو شیر سنگھ صاحب کپور طیر
		۴۸۶	جناب منشی محمد امین خان صاحب
		۴۸۷	جناب منشی محمد امین صاحب

۴۸۷	جناب شعی محبوب احمد صا کپور طیر شملہ	۵۰۶	۸	جناب محمد عثمان صا شملہ	۶
۴۸۸	جناب سطر و طیر صا کپور طیر شملہ	۵۰۷	۸	جناب حامد حسین صا	۷
۴۸۹	جناب بابو رامندر لال صا نبرجی	۵۰۸	۸	جناب لالہ ملارام صا نبر	۱
۴۹۰	جناب سالک رام صا نبر	۵۰۹	۴	جناب حبیب علی صا	۸
۴۹۱	جناب سطر جے رابن سن شملہ	۵۱۰	۴	جناب سید محمد حسین صا	۷
۴۹۲	جناب سطر جے بن جمن صا	۵۱۱	۸	جناب شعی غلام محمد صا نبر	۸
۴۹۳	جناب سید ولایت شاہ صا	۵۱۲	۷	نامعلوم الاسم	۲
۴۹۴	جناب بابو وہر سنگھ صا	۵۱۳	۷	جناب شعی عبد الغنی صا نبر	۷
۴۹۵	جناب قاضی قطب علی صا	۵۱۴	۷	جناب شعی عبد البرزاق صا نبر	۸
۴۹۶	جناب بابو لال خید صا نبر	۵۱۵	۸	جناب کا تیارام صا	۴
۴۹۷	جناب میر علی حسین صا	۵۱۶	۷	جناب چند و مل صا	۴
۴۹۸	جناب شعی مولابخش صا	۵۱۷	۸	جناب شعی شاہ محمد صا	۷
۴۹۹	جناب قاسم علی صا	۵۱۸	۷	جناب لالہ تھو لال صا	۸
۵۰۰	جناب بابو نبیاش چند صا کپجی	۵۱۹	۸	جناب لالہ ٹھوڑی صا	۸
۵۰۱	جناب عبد الکرم صا نبر	۵۲۰	۷	جناب میر احسان علی صا نبر	۷
۵۰۲	جناب خدابخش صا نبر شملہ	۵۲۱	۷	جناب لالہ کھون سنگھ صا	۴
۵۰۳	نواب عبد شکور صا	۵۲۲	۷	جناب شعی نواز حسین صا	۴
۵۰۴	جناب نبی بخش صا نبر	۵۲۳	۴	جناب بابو کالی چرن صا گنگولی	۸
۵۰۵	جناب ولی محمد صا نبر	۵۲۴	۷	جناب شعی عبد الرحیم صا اسٹنٹ	۸

۵۲۵	جناب میرا ششم علی صفا شمله	ص	۵۴۳	جناب وزیر خافضا شمله	ص
۵۲۶	جناب شی محمد شفیع صفا	۸	۵۴۵	جناب بابودی دین صفا تا وکشن	۸
۵۲۷	جناب شی نور محمد صفا	۴	شمله		ص
۵۲۸	جناب شی محمد علی صفا	۸	۵۴۱	جناب بهاری لال صفا صر شمله	ص
۵۲۹	جناب بابور ام صفا	۸	۵۴۲	جناب حسین الدین صفا	۸
۵۳۰	جناب بقاوت الله صفا	۴	۵۴۳	جناب بشیر احمد صفا	ص
۵۳۱	جناب عبدالغفار صفا نیر	۴	۵۴۴	جناب چند دلال صفا	۸
۵۳۲	جناب آبی بخش صفا نیر	۴	۵۵۰	جناب محمد بخش صفا نیر	۴
۵۳۳	جناب محمد حبیب صفا	۲	۵۵۱	جناب محمد زمان خافضا	ص
۵۳۴	جناب میر بخش صفا	۲	۵۵۲	جناب محمد شکور خافضا	۸
۵۳۵	جناب عبدالغفر خافضا	۲	۵۵۳	جناب عبدالرحمن صفا	۸
۵۳۶	جناب لیاقت علی صفا	۲	۵۵۴	جناب کفایت الله صفا	۴
۵۳۷	جناب محمد شفیع لک صفا	۲	۵۵۵	جناب خورشید محمد صفا	۴
۵۳۸	جناب بهاری لال صفا	۸	۵۵۶	جناب طحطیک صفا	۴
۵۳۹	جناب شی رام صفا	۸	۵۵۷	جناب سید الدین صفا	۸
۵۴۰	جناب سوز لال صفا	۸	۵۵۸	جناب شمس الدین صفا نیر	۴
۵۴۱	جناب محمد شفیع الدین صفا	۸	۵۵۹	جناب لیل الرحمن صفا	۲
۵۴۲	جناب وزیر بیگ صفا	۲	۵۶۰	جناب عمر حسین صفا	ص
۵۴۳	جناب شیخ عبداللہ صفا	۴	۵۶۱	جناب نلی رام صفا	۸

۵۶۱	جناب ظهور خانصا شمله	۵۸۰	جناب نندلال صا شمله	۲
۵۶۲	جناب پرامند صانمبر	۵۸۱	جناب عبدالاحد صا	۴
۵۶۳	جناب درگاپرثا صانمبر	۵۸۲	جناب ابراهیم خانصا	۸
۵۶۴	جناب امیر بیگ صا	۵۸۳	جناب عبد الجان صا	۸
۵۶۵	جناب تاجپند صا	۵۸۴	جناب عبد الغفار خانصا	۸
۵۶۶	جناب دیو چرند صا	۵۸۵	جناب خدابخش صانمبر	۴
۵۶۷	جناب محمد ابراهیم خانصا	۵۸۶	جناب محمد دین صانمبر	۴
۵۶۸	جناب عبد الستار صا	۵۸۷	جناب جیت رام صا	۴
۵۶۹	جناب صفی اللہ خانصا	۵۸۸	جناب چراغ الدین صانمبر	۴
۵۷۰	جناب بنی بخش صانمبر	۵۸۹	جناب گنگا دت صا	۴
۵۷۱	جناب فیاض علی صا شمله	۵۹۰	جناب عبد الرحیم صا	۴
۵۷۲	جناب من موہن کرمی صا اسٹنٹ نمبر	۵۹۱	جناب سٹرجی کھارڈی صا اسٹنٹ	۴
۵۷۳	کشن شمله	۵۹۲	جناب چھو صا شمله	۴
۵۷۴	جناب سکندر خانصا شمله	۵۹۳	جناب بخیر بخش صا	۲
۵۷۵	جناب کپور چند صا	۵۹۴	جناب بیر سنگھ صا	۴
۵۷۶	جناب منشی رام صانمبر	۵۹۵	جناب شمس الدین صا	۴
۵۷۷	جناب عبد الکرم صانمبر	۵۹۶	جناب دواریا کاپرثا صا شمله	۴
۵۷۸	جناب عبد الرحمن صانمبر	۵۹۷	جناب نثار رام صا شمله	۴
۵۷۹	جناب محمد ظیل صا			

۴۹۱	جناب ہاشم بیگ صاحب شملہ	۴	۵۰۹	جناب محمد شیخ صاحب شملہ	۲
۴۹۲	جناب جمال الدین صاحب نمبر ۱ شملہ	۸	۵۱۰	جناب عبدالرحمن خان صاحب شملہ	۵۱۰
۴۹۳	جناب سجاد حسین صاحب نمبر ۱ شملہ	۸	۵۱۱	جناب قدرت اللہ صاحب شملہ	۲
۴۹۴	جناب امام الدین صاحب شملہ	۲	۵۱۲	جناب احسان اللہ خان صاحب	
۴۹۵	جناب احسان علی صاحب نمبر ۱ شملہ	۵۱۲	شملہ	۲	
۴۹۶	جناب نظیر محمد صاحب شملہ	۸	۵۱۳	جناب پریم سنگہ صاحب شملہ	۲
۴۹۷	جناب دین محمد صاحب شملہ	۸	۵۱۴	جناب اکیار ام صاحب شملہ	۲
۴۹۸	جناب محمد ابراہیم صاحب شملہ	۸	۵۱۵	جناب اجود ضیاء شاہ صاحب	
۴۹۹	جناب انٹارام صاحب نمبر ۱ شملہ	۸	نمبر ۱ شملہ	۱	
۵۰۰	جناب گردیال سنگہ صاحب شملہ	۸	۵۱۶	جناب روشن علی صاحب شملہ	۲
۵۰۱	جناب کیر سنگہ صاحب شملہ	۸	۵۱۷	جناب مجاہد الدین صاحب شملہ	۲
۵۰۲	جناب محمد شریف صاحب شملہ	۵۱۸	۵۱۸	جناب عبدالغفور صاحب نمبر ۱	
۵۰۳	جناب عطاء محمد صاحب نمبر ۱ شملہ	۸	شملہ	۲	
۵۰۴	جناب منسراج صاحب شملہ	۴	۵۱۹	جناب نواجہ حسین صاحب شملہ	۲
۵۰۵	جناب وی بی سرن صاحب شملہ	۸	۵۲۰	جناب ستانی رام صاحب شملہ	۲
۵۰۶	جناب عبدالرحیم صاحب شملہ	۸	۵۲۱	جناب سراج الدین صاحب	
۵۰۷	جناب محمد حسین صاحب نمبر ۱ شملہ	۵۲۲	نمبر ۱ شملہ	۲	
۵۰۸	جناب حبیب اللہ صاحب نمبر ۱ پکیشن	۸	۵۲۳	جناب امیر بخش صاحب شملہ	۲
	نمبر ۱ شملہ			جناب علا الدین صاحب شملہ	۲

۵۲۴	جناب ٹھاکر داس صاحب شملہ	۲	۵۲۳	جناب فرحت اللہ صاحب شملہ	۱
۵۲۵	جناب حاکم رائے صاحب شملہ	۱	۵۲۲	جناب منزل حسین صاحب شملہ	۲
۵۲۶	جناب شرافت حسین صاحب شملہ	۴	۵۲۵	جناب محمد شفیع صاحب شملہ	۲
۵۲۷	جناب غلام کبریا خاں صاحب شملہ	۷	۵۲۴	جناب برکت علی خاں صاحب شملہ	۱
۵۲۸	جناب احمد علی صاحب شملہ	۷	۵۲۷	جناب عید و صاحب شملہ	۱
۵۲۹	جناب الفت خان صاحب شملہ	۴	۵۲۸	جناب کریم بخش صاحب شملہ	۱
۵۳۰	جناب کریم بخش صاحب شملہ	۷	۵۲۹	جناب ادریس خاں صاحب شملہ	۴
۵۳۱	جناب علی بخش صاحب شملہ	۴	۵۵۰	جناب مبارک علی صاحب شملہ	۲
۵۳۲	جناب منظور خان صاحب شملہ	۸	۵۵۱	جناب صوبہ دار خاں صاحب شملہ	۱
۵۳۳	جناب اکمل خان صاحب شملہ	۴	۵۵۲	جناب دینی چند صاحب شملہ	۲
۵۳۴	جناب علی الروف صاحب شملہ	۴	۵۵۳	جناب نظیر محمد صاحب شملہ	۴
۵۳۵	جناب رحیم بخش صاحب شملہ	۲	۵۵۴	جناب پریم بخش صاحب شملہ	۲
۵۳۶	جناب ریاض الدین صاحب شملہ	۲	۵۵۵	جناب غلام حسین صاحب شملہ	۲
۵۳۷	جناب علا بخش صاحب شملہ	۲	۵۵۶	جناب عباس علی صاحب شملہ	۲
۵۳۸	جناب عبد الحجاز صاحب شملہ	۴	۵۵۷	جناب نورنگہ صاحب شملہ	۲
۵۳۹	جناب حسین الدین صاحب شملہ	۴	۵۵۸	جناب جید رحیمین صاحب شملہ	۱
۵۴۰	جناب عبد الرحمن صاحب شملہ	۱	۵۵۹	جناب محمد قیوم صاحب شملہ	۱
۵۴۱	جناب مشرق علی صاحب شملہ	۲	۵۶۰	جناب عوض علی صاحب شملہ	۲
۵۴۲	جناب یعقوب علی صاحب شملہ	۴	۵۶۱	جناب ابراہیم صاحب شملہ	۱

۵۶۲	جناب امیر الدین صاحب شملہ	۱	۵۸۱	جناب اندروت صاحب شملہ	۲
۵۶۳	جناب بشارت علی صاحب جمعہ اشملہ	۴	۵۸۲	جناب نوالا صاحب نمبر ۱ شملہ	۱
۵۶۴	جناب شبرام صاحب شملہ	۳	۵۸۳	جناب گیندن صاحب نمبر ۱ شملہ	۱
۵۶۵	جناب عبدالغفور صاحب شملہ	۲	۵۸۴	جناب صادق علی صاحب شملہ	۱
۵۶۶	جناب عقلو صاحب شملہ	۲	۵۸۵	جناب مرتضیٰ خان صاحب شملہ	۸
۵۶۷	جناب مدن سنگہ صاحب شملہ	۴	۵۸۶	جناب عبدالستار صاحب شملہ	۲
۵۶۸	جناب پوپ سنگہ صاحب شملہ	۱	۵۸۷	جناب عطار الدین صاحب شملہ	۴
۵۶۹	جناب غوجہ صاحب شملہ	۱	۵۸۸	جناب بیہیت رام صاحب شملہ	۴
۵۷۰	جناب نوالا صاحب شملہ	۲	۵۸۹	جناب بھوپ سنگہ صاحب شملہ	۲
۵۷۱	جناب روڈا صاحب شملہ	۲	۵۹۰	جناب دھومی صاحب نمبر ۱ شملہ	۱
۵۷۲	جناب پوریا صاحب شملہ	۲	۵۹۱	جناب ہیرا صاحب شملہ	۱
۵۷۳	جناب ستاد صاحب شملہ	۲	۵۹۲	جناب دیالو صاحب شملہ	۱
۵۷۴	جناب رکھی ام صاحب نمبر ۱ شملہ	۱	۵۹۳	جناب محمد یار خان صاحب نمبر ۱ شملہ	۲
۵۷۵	جناب سیریا صاحب شملہ	۱	۵۹۴	جناب ظہور الدین صاحب شملہ	۲
۵۷۶	جناب حکیم چند صاحب شملہ	۱	۵۹۵	جناب محمد حسین صاحب شملہ	۲
۵۷۷	جناب سندر صاحب شملہ	۱	۵۹۶	جناب فضل احمد صاحب شملہ	۸
۵۷۸	جناب عبداللہ خان صاحب شملہ	۲	۵۹۷	جناب شمشیر خان صاحب شملہ	۲
۵۷۹	جناب حسین خان صاحب شملہ	۱	۵۹۸	جناب یعقوب خان صاحب شملہ	۲
۵۸۰	جناب ننھکو صاحب شملہ	۲	۵۹۹	جناب جب خان صاحب شملہ	۲

۶۰۰	جناب گو بردھن صاحب شملہ	۱	نشئی عبدالقادر صاحب شملہ	۶۰۰
۶۰۱	جناب عزیز ڈاڑ صاحب شملہ	۱۵	بابت قیمت کھال قترانی	۶۱۲
۶۰۲	جناب کریم بخش صاحب رفوگر دلی بازار	۸	از جانب عبدالغفور صاحب گادڑ	۶۰۲
	شملہ		شملہ	۶۰۳
۶۰۳	جناب غلام رسول صاحب کانداز شملہ	۱۵	چندہ عید لفظ شملہ	۶۱۵
۶۰۴	جناب اسجو صاحب کانداز شملہ	۸	جناب مولوی محمد عمر صاحب	۶۱۶
۶۰۵	جناب محمد خلیل صاحب شملہ	۸	محقق دفتر عدالت دیوانی	۶۰۵
۶۰۶	جناب محمد شاہ صاحب نان پڑ شملہ	۸	عظم گڑھ	۶۰۶
۶۰۷	جناب خلیفہ غلام رسول صاحب	۱۷	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب	۶۱۷
	خیاط شملہ	۲	منصف مومن آباد ریاست	۶۰۷
۶۰۸	جناب رحیم بخش صاحب کشمیری		حیدر آباد دکن	۶۰۸
	ٹھیکہ دار شملہ	۶	جناب مولوی جان محمد صاحب	۶۱۸
۶۰۹	جناب خیراتی صاحب خیاط		رئیس عظم ہوشیار پور	۶۰۹
	شملہ	۸	جناب شیخ نبی صاحب مختار کلکتری	۶۱۹
۶۱۰	چندہ چھوٹا شملہ معرفت جناب مزار		قلعہ کہنہ غازی پور	۶۱۰
	غلام مصطفی صاحب شال مچنٹ دیانہ	۲۰	جناب مولوی محمد سعید صاحب کیل	۶۲۰
۶۱۱	جناب غلام نبی صاحب خیاط شملہ	۸	سید پور ضلع غازی پور	۶۱۱
۶۱۲	چندہ بروز عید الفصحی شملہ	۱۷	جناب عبدالغفار خان صاحب	۶۲۱
۶۱۳	قیمت کھال قربانی از جناب		سب اور سیر بارہ بنگی	۶۱۳

عطیات ندوة العلماء

عہدہ			عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اسد ملکہ
۵۲۴۵	چندہ ندوة العلماء بابت سال ۱۳۲۵ھ	۵۱	جناب بیظرنواب صاحب رئیس گیا
۵۱	جناب مولوی ریاض حسن خان صاحب	۵۲	جناب عابد علی صاحب اگر لکھنؤ
۵۱	رئیس رسول پور ضلع مظفر پور	۵۳	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب
۵۱	جناب مولوی ابوالحسن خان صاحب	۵۴	علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال
۵۱	رسول پور ضلع مظفر پور	۵۵	جناب مولوی فدا حسین صاحب رئیس
۵۱	جناب مولوی اعجاز حسن خان صاحب	۵۶	موضع رتنی ضلع گیا
۵۱	رئیس سولپور ضلع مظفر پور	۵۷	جناب حاجی قادر بخش صاحب
۵۱	جناب مولوی عبدالقادر صاحب	۵۸	آنریری مجسٹریٹ رئیس فیض آباد
۵۱	پیشہ پڑھنے والے کلکٹر سیتاپور	۵۹	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب
۵۱	جناب محمد عزت اسد صاحب قاضی پور	۶۰	رئیس بھوپال مقیم لکھنؤ
۵۱	کلان بنارس	۶۱	جناب فیض بخش صاحب اگر لکھنؤ
۵۱	جناب نشی محمد رحمت اسد صاحب	۶۲	جناب مولوی محمد حبیب الرحمن خانقاہ
۵۱	نامی پریس کانپور	۶۳	شروانی رئیس بھینکین پور ضلع
۵۱	جناب ڈپٹی احسان علی صاحب	۶۴	علی گڑھ
۵۱	مارہرہ ضلع امیہ	۶۵	جناب مولوی محمود علی صاحب کوفیسر
۵۱		۶۶	رندھیر کالج لکھنؤ

فرخ آباد	۲۷	ع	جناب مرزا محمد امین الدخان صاحب	ع
۲۸ جناب مولوی عبدالحق صاحب	۲۸	ع	اکسٹرا سسٹنٹ کمشنر گجرانوالہ	ع
وکیل گجرانوالہ	۲۹	ع	جناب سردار مرزا عظمت الدخان صاحب	ع
۲۹ جناب مولوی عبدالعزیز صاحب	۳۰	ع	رئیس مزیر آباد ضلع گجرانوالہ	ع
مختار گجرانوالہ	۳۱	ع	جناب سردار مرزا خلیل الدخان صاحب	ع
۳۰ جناب مولوی احمد علی صاحب مختار	۳۲	ع	جمعہ دار رحمت نمبر۔ گجرانوالہ	ع
گجرانوالہ	۳۳	ع	جناب قاضی باقی شاہ صاحب	ع
جناب شیخ غایت الد صاحب	۳۴	ع	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	ع
سابق مثل خوان سب جج گجرانوالہ	۳۵	ع	جناب چودھری حیات محمد خان صاحب	ع
۳۲ جناب ایرود بخش صاحب منصف	۳۶	ع	ذیلدار وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	ع
گجرانوالہ	۳۷	ع	جناب حکیم صفدر علی صاحب	ع
۳۳ جناب مرزا اسد الدخان صاحب	۳۸	ع	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	ع
تحصیلدار گجرانوالہ	۳۹	ع	جناب شیخ کرم الہی صاحب پشماٹر	ع
۳۴ جناب سید قلندر حسین صاحب	۴۰	ع	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	ع
سپر وائزر گجرانوالہ	۴۱	ع	جناب حسین محمد خان صاحب رئیس	ع
۳۵ جناب مولوی علاء الدین صاحب	۴۲	ع	خانپور ضلع بہار پور	ع
امام جامع مسجد جدید گجرانوالہ	۴۳	ع	جناب محمد عبداللہ خان صاحب	ع
۳۶ جناب راجہ اکرام الدخان صاحب	۴۴	ع	رئیس وسوہا گرجان پور ضلع	ع
آنریری مجسٹریٹ گجرانوالہ	۴۵	ع	ہشیا پور	ع

۴۶	جناب شیخ غلام محی الدین خان صاحب سوداگر	۵۵	جناب شیخ محمد جمیل و محمد یعقوب صاحبان
	ورئیس خان پور ضلع ہشیار پور	۵۶	محلہ چوک فرید آباد تھہ داران چرم
۴۷	جناب مولوی علی محمد خان صاحب نقل نویس	۵۷	امرتسر
	خان پور ضلع ہشیار پور	۵۸	جناب خان بہادری شیخ غلام صادق صاحب
۴۸	جناب مولوی فضل الدین صاحب	۵۹	رئیس آنرییری مجسٹریٹ شہر امرتسر
	وکیل گجرانوالہ	۶۰	جناب میان علی محمد صاحب دکان حاجی
۴۹	جناب مولوی محمد حفیظ الدین صاحب	۶۱	شیخ بیٹا عاوی محمد صاحبان سوداگران
	ہائب تحصیلہ رپور و اضلاع اٹاؤ	۶۲	چرم امرتسر
۵۰	جناب بابو نظام الدین صاحب	۶۳	جناب مسٹر احسان الحق صاحب سٹریٹ لا
	تاجر چرم امرتسر	۶۴	وسکریری انجمن اسلامیہ جالندھر
۵۱	جناب حاجی محمد حبیب الدین صاحب	۶۵	جناب لاناو مولوی چرن علی شاہ صاحب
	سوداگر پشیمینہ امرتسر	۶۶	قادی آلہ یاری ہمت پور ضلع جالندھر
۵۲	جناب میان دست محمد صاحب	۶۷	جناب حکیم مولوی فضل محمد صاحب
	دکان شیخ بیٹا عاود دست محمد صاحبان	۶۸	بکرم ہال شہر جالندھر
	آؤ تھہ داران چرم امرتسر	۶۹	جناب حکیم علی اکبر شاہ صاحب
۵۳	جناب میر حبیب الدین صاحب	۷۰	ہمت پور ضلع جالندھر
	آنرییری مجسٹریٹ شہر امرتسر	۷۱	جناب ابو غلام محمد صاحب شین باسٹر
۵۴	جناب میان نظام الدین صاحب	۷۲	جالندھر
	ٹھیکہ دار کٹر و الہو الیان شہر امرتسر	۷۳	جناب قاضی محبوب عالم صاحب

۱	رئیس اعظم جالندھر	۱	انسپکٹر پولیس	۱
۲	جناب مولوی محمد بخش صاحب	۲	جناب نواب محمد سعد الدخان صاحب	۲
۳	وکیل جالندھر	۳	ڈسٹرکٹ جج جالندھر	۳
۴	جناب منشی رستم علی صاحب مختار	۴	جناب سید عبد الحفیظ صاحب	۴
۵	ریاست کپور تھلہ	۵	سب اور سیر ڈسٹرکٹ بورڈ بارہ بنگی	۵
۶	جناب چودھری مولا بخش صاحب	۶	جناب منشی محمد محمود عالم صاحب	۶
۷	ولید ارگو کپڑہ ضلع لائل پور	۷	حلف جناب منشی سرفراز علی صاحب	۷
۸	جناب بابر غلام محی الدین صاحب	۸	مرحوم فیض آباد	۸
۹	پلیڈر جالندھر	۹	جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب	۹
۱۰	جناب خان بہادر احمد شاہ خالص صاحب	۱۰	چائل ہیشیا رپوری	۱۰
۱۱	ڈسٹرکٹ جج پنشنر رئیس نوبستی	۱۱	کتب خانہ	۱۱
۱۲	جناب صاحب نیاز محمد خان صاحب	۱۲	جناب نیاز جنگ خاں صاحب مہم معرفت	۱۲
۱۳	وکیل جالندھر	۱۳	جناب صدیق الدین خاں صاحب سالدار	۱۳
۱۴	جناب حکیم بدر الدین صاحب قصبہ	۱۴	قائم گنج فرخ آباد بریل خرید کتب	۱۴
۱۵	آدم پور ضلع جالندھر	۱۵	نواز جنگ خاں صاحب احمد رضا خاں صاحب مہم	۱۵
۱۶	جناب مولوی کمال الدین صاحب	۱۶	جج ہائیکورٹ حیدر آباد ڈویژن ہانگی پور	۱۶
۱۷	ہاسپٹل اسٹنٹ متعلقہ پلیگ	۱۷	اخترانہ محمدیہ	۱۷
۱۸	ڈیوٹی جالندھر	۱۸	جناب محمد حسن خان صاحب چرپسی فرخ آباد	۱۸
۱۹	جناب خان حبیب الدخان صاحب	۱۹		۱۹

۲	چندہ متفرق معرفت جناب حافظ نظیر حسن صاحب فرخ آباد	۸	چرم قربانی معرفت حکیم لیاقت حسین صاحب	۱
		۹	جناب شیخ ثناء الرحمن صاحب موضع بڑاگاؤن ضلع بارہ بنکی	۲
	زکوٰۃ	۱۰	جناب منشی اصغر حسین صاحب ساکن دسہ ضلع پٹنہ	۳
۱	جناب شیخ محسن علی صاحب رئیس بگپور	۱۱	جناب شیخ محمد عرب صاحب سبکپٹر دیوگاؤن قیمت چرم قربانی	۴
۲	جناب حکیم سید کرم حسین صاحب تجارہ ریاست الور	۱۲	جناب منشی عادل خان صاحب ایجنٹ محکمہ رسدات کوہ لیاہنگ	۵
۳	جناب فیض الحسن صاحب نبوی گولا گنج لکھنؤ قیمت چرم قربانی ۲ عدد	۱۳	جناب ڈاکٹر محمد نعیم الدین خان صاحب جناب محمد احسان الدین خان صاحب	۶
۴	جناب میر عثمان علی صاحب ۳ عدد چرم قربانی	۱۴	قیمت چرم مرسلہ جناب امیر حسین صاحب نیوتنی ضلع اوناؤ	۷
۵	جناب منشی بشیر الدین صاحب چرم قربانی	۱۵	قیمت چرم قربانی عطیہ جناب شیخ تفضل حسین صاحب رئیس محمد پور	۸
۶	جناب مرزا محمد فصیح صاحب کیل ایک چرم قربانی	۱۶	جناب منشی عزیز الدین صاحب سبکپٹر کوٹوالی ڈیرہ دون قیمت	۹
۷	جناب منشی عزیز الدین صاحب سبکپٹر کوٹوالی ڈیرہ دون قیمت	۱۷	چرم قربانی	۱۰
۸	جناب منشی عزیز الدین صاحب سبکپٹر کوٹوالی ڈیرہ دون قیمت	۱۸	جناب بابو عبدالغفور صاحب رئیس ہاری موضع سلطانپور	۱۱

۱۸	جناب منشی علی گوہر صاحب	۲۸	جناب منشی میر ان بخش صاحب پٹواری	۲۵	دیس جہان خیلان ضلع ہیشاپور
۱۹	جناب حشمت علی صاحب کوٹہ غدار	۲۹	جناب سید شمس الدین صاحب منصف	۲۶	جناب ہوشیار پور
۲۰	جناب مولوی حاجی عیسیٰ صاحب	۳۰	جناب حاجی شیخ طالع محمد صاحب	۲۷	جناب شمس الدین صاحب
۲۱	جناب ڈاکٹر محمد نعیم احمد خان صاحب	۳۱	جناب شیخ حمت علی صاحب نقشبندی	۲۸	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۲	جناب بابو احسان احمد خان صاحب	۳۲	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب بچیم	۲۹	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۳	جناب بابو نبی احمد خان صاحب	۳۳	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب نظام الدین	۳۰	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۴	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۳۴	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۱	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۵	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۳۵	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۲	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۶	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۳۶	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۳	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۷	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۳۷	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۴	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۸	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۳۸	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۵	جناب سید شمس الدین صاحب
۲۹	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۳۹	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۶	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۰	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۰	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۷	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۱	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۱	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۸	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۲	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۲	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۳۹	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۳	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۳	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۰	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۴	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۴	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۱	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۵	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۵	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۲	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۶	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۶	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۳	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۷	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۷	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۴	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۸	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۸	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۵	جناب سید شمس الدین صاحب
۳۹	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۴۹	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۶	جناب سید شمس الدین صاحب
۴۰	جناب منشی محمد بشیر الدین خان صاحب	۵۰	جناب حاجی شیخ گلاب الدین صاحب	۴۷	جناب سید شمس الدین صاحب

۳۶	جناب لانا مولوی محمد حسین صاحب درس عربی گورنمنٹ ہائے اسکول ہشیار پور	۱	۱	جناب موسیٰ حاجی اسماعیل صاحب رئیس الہی ملک الالباب جناب عبدالغنی صاحب ولیکرم فرارضا دہولہ محلہ دلوپور جناب منشی عبدالحفیظ صاحب ابوسمر بارہ بنکی جناب منشی نصیر الدین صاحب بارہ بنکی جناب منشی ممتاز علی صاحب نیشنل بارہ بنکی جناب منشی خلیل الرحمن صاحب بارہ بنکی جناب منشی محمد قائم صاحب بارہ بنکی جناب شہرانی تیلی صاحب بارہ بنکی جناب منشی طاہر حسین صاحب بارہ بنکی	۲۵ و ۲۴
	امانت کھاتہ	۲	۱۱/۶/۱۳		
۱	مرسد جناب محمد ابراہیم صاحب ذری ریاست جیندہ	۱	۱		
۲	مرسد مولوی غلام محمد صاحب شیخ پوری اشعبان	۲	۱		
۳	جناب سید سلیم الدین صاحب عروت محمد کرم حسین صاحب یاسٹ آلور تجارہ بلا تفصیل	۳	۱		
	سرکار عالیہ الیہ یاسٹ پال	۴	۱		
۱	۲ ذیقعدہ	۱	۱		
۲	۱۸ ربیع الاول	۲	۱		
	عطیات سالانہ ہزباننس	۳	۱		
۱	نواب صاحب ہنار دہا و لپور بالقتاب	۴	۱		

۱۰	جناب حسین بخش صاحب	۱۹	جناب مولوی عبدالحق صاحب فکیل
	بارہ بسکی	۱۰	گجراتوالہ
۱۱	جناب مولوی محمد عبدالمنان صاحب	۲۰	جناب شیخ رحیم بخش صاحب افسر مال
	شیخ پور ضلع بدایون	۱۰	گجراتوالہ
۱۲	جناب محمد یعوب علی صاحب	۲۱	جناب شیخ غایت اللہ صاحب باق
	مارہرہ ضلع ایٹہ	۱۰	مثل خوان سب گجراتوالہ
۱۳	صفی الدولہ حسام الملک جناب	۲۲	جناب شیخ ایرد بخش صاحب منصف
	نواب علی حسن خان صاحب	۱۰	گجراتوالہ
	رئیس بھوپال	۲۳	جناب سید قلندر حسین صاحب
۱۴	عطیہ امیر الامران ناصر الاسلام	۱۰	سپر وائزر گجراتوالہ
	جناب شیخ بہار الدین صاحب زیر	۲۴	جناب شیخ غلام احمد صاحب سکریٹری
	ریاست جوئنا گڈھ	۱۰	ڈسٹرکٹ بورڈ گجراتوالہ
۱۵	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب لکڑ	۲۵	جناب بابو کریم آئی صاحب لوکل فنڈ
	رئیس بارہ مولا کشمیر	۱۰	اکونٹنٹ گجراتوالہ
۱۶	جناب شیخ اک بخش صاحب	۲۶	جناب شیخ شوق محمد صاحب لوکل فنڈ
	مشک گنج لکھنؤ	۱۰	کلرک گجراتوالہ
۱۷	نامعلوم الاسم	۲۷	جناب منشی برکت علی صاحب
۱۸	جناب حافظ نظیر حسن صاحب	۲۸	نقشہ نویس لوکل فنڈ گجراتوالہ
	فرخ آباد	۲۸	جناب قاضی نور علی صاحب محرر

۲۸	لوکل فند گجر انواله	۳۸	جناب منشی عمر بخش صاحب محرر
۲۹	جناب منشی محمد بخش صاحب محرر	۳۹	دفتر و شرکت بور و گجر انواله
۳۰	لوکل فند گجر انواله	۴۰	جناب بابو عبدالواحد خا نصاحب
۳۱	جناب شیخ یعقوب علی صاحب	۴۱	نقشه نویس محکمہ نہر گجر انواله
۳۲	محافظ دفتر گجر انواله	۴۲	جناب شیخ فضل محمد صاحب
۳۳	جناب منشی حسن علی صاحب نائب	۴۳	نقشه نویس گجر انواله
۳۴	محافظ دفتر گجر انواله	۴۴	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب
۳۵	جناب منشی نظام الدین صاحب نائب	۴۵	نقشه نویس گجر انواله
۳۶	محافظ دفتر گجر انواله	۴۶	جناب منشی عبدالرحیم صاحب
۳۷	جناب منشی محمد اسحاق صاحب	۴۷	نقشه نویس محکمہ نہر گجر انواله
۳۸	نقل نویس گجر انواله	۴۸	جناب شیخ خدا علی صاحب کلرک
۳۹	جناب شیخ دانشمند صاحب	۴۹	نہر گجر انواله
۴۰	نقل نویس گجر انواله	۵۰	جناب منشی محمد سعید صاحب کلرک
۴۱	جناب منشی عبدالواحد صاحب	۵۱	محکمہ نہر گجر انواله
۴۲	نقل نویس گجر انواله	۵۲	جناب منشی حسین بخش صاحب
۴۳	جناب میان محمد حسین صاحب	۵۳	نقشه نویس محکمہ نہر گجر انواله
۴۴	دفتری گجر انواله	۵۴	جناب منشی مستح محمد صاحب
۴۵	جناب بابو کرم آبی صاحب	۵۵	نقشه نویس نہر گجر انواله
۴۶	کلرک دفتر انگریزی گجر انواله	۵۶	جناب منشی قائم الدین صاحب

۴۷	رئیس وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۴۷	نقشہ نویس محکمہ نہر گجرانوالہ
۴۸	جناب مرزا احسان الدخان صاحب	۴۸	جناب منشی غلام الامین صاحب
۴۹	نشین برج وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۴۹	نقشہ نویس گجرانوالہ
۵۰	جناب سردار مرزا خلیل الدخان صاحب	۵۰	جناب منشی غلام مصطفیٰ صاحب
۵۱	جمودار رحمت نمبر ۱	۵۱	نقشہ نویس نہر گجرانوالہ
۵۲	جناب حافظ غلام رسول صاحب	۵۲	جناب منشی عبدالسبحان صاحب
۵۳	سوداگر وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۵۳	سکند کلرک محکمہ نہر گجرانوالہ
۵۴	جناب شیخ غلام قادر صاحب اگر	۵۴	جناب منشی محمد دین صاحب کلرک
۵۵	وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۵۵	محکمہ نہر گجرانوالہ
۵۶	جناب بابو علاء الدین صاحب	۵۶	جناب منشی عطاء محمد صاحب
۵۷	وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۵۷	پٹواری گجرانوالہ
۵۸	جناب میان غلام محمد صاحب اگر	۵۸	جناب منشی غلام شاہ صاحب
۵۹	لوٹ وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۵۹	گجرانوالہ
۶۰	جناب میان شہاب الدین صاحب	۶۰	جناب اجا کرام الدخان صاحب
۶۱	سوداگر وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۶۱	آئیزی مجسٹریٹ گجرانوالہ
۶۲	جناب شیخ غلام رسول صاحب اگر	۶۲	جناب مرزا محمد امین الدخان صاحب
۶۳	وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۶۳	اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر
۶۴	جناب میان کالو خان صاحب	۶۴	گجرانوالہ
۶۵	پٹواری وزیر آبا و ضلع گجرانوالہ	۶۵	جناب سردار مرزا غفرت الدخان صاحب

۶۶	جناب بابو محمد دین صاحب	وزیر آباد	۱۷
۶۷	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	جناب شیخ فضل الہی بخش صاحب	۱۷
۶۸	جناب شیخ حسین بخش صاحب	وزیر آباد	۱۷
۶۹	کتب فروش وزیر آباد	جناب کرم الدین صاحب اسٹور کیپر	۱۷
۷۰	جناب محمد عیسیٰ صاحب قصاب	وزیر آباد	۱۷
۷۱	وزیر آباد	جناب محمد قاسم خان صاحب	۱۷
۷۲	جناب شیخ عبدالصاحب	جمعہ دار و سوداگر چوب گجرانوالہ	۱۷
۷۳	چرم فروش وزیر آباد	جناب ملک نبی بخش صاحب	۱۷
۷۴	جناب شیخ نبی بخش صاحب داگر	لکی زئی سوداگر چوب وزیر آباد	۱۷
۷۵	چرم وزیر آباد	جناب شیخ شمس الدین صاحب	۱۷
۷۶	جناب شیخ چراغ الدین صاحب	عائض نویس وزیر آباد	۱۷
۷۷	سوداگر چرم وزیر آباد	جناب شیخ فضل الدین صاحب	۱۷
۷۸	جناب شیخ محمد جان صاحب	لوٹ فروش وزیر آباد	۱۷
۷۹	وزیر آباد	جناب شیخ قیصر الدین صاحب	۱۷
۸۰	جناب شیخ نبی بخش صاحب	سوداگر وزیر آباد	۱۷
۸۱	وزیر آباد	جناب شیخ محمد صاحب ٹھیکہ دار	۱۷
۸۲	جناب شیخ فتح الدین صاحب	وزیر آباد	۱۷
۸۳	وزیر آباد	جناب قاضی زندہ پیر صاحب	۱۷
۸۴	جناب شیخ الہی بخش صاحب داگر چرم	قریشی وزیر آباد	۱۷

۸۵	جناب ماسٹر محمد خان صاحب		وزیر آباد	۸
	وزیر آباد	۹۵	جناب میان محمد بیون شاه صاحب	۸
۸۶	جناب ماسٹر مہر الہی صاحب		کشمیری وزیر آباد	۸
	وزیر آباد	۹۶	جناب حاجی جھنڈو خان صاحب	۸
۸۷	جناب بابو عبدالکریم صاحب		سوداگر و رئیس خانپور ضلع ہشیار پور	۸
	وزیر آباد	۹۷	جناب حسین محمد خان صاحب	۸
۸۸	جناب منشی فضل الہی صاحب		رئیس خانپور ضلع ہشیار پور	۸
	ایجنٹ وزیر آباد	۹۸	جناب ڈاکٹر محمد جان صاحب خلیف	۸
۸۹	جناب مہر کرم الدین صاحب		دوست محمد خان صاحب خانپور	۸
	نمبردار وزیر آباد	۹۹	جناب محمد عبداللہ خان صاحب سوداگر	۸
۹۰	جناب سید خادم علی شاہ صاحب		رئیس خانپور ضلع ہشیار پور	۸
	سندرو وزیر آباد	۱۰۰	جناب حکیم یار محمد خان صاحب	۸
۹۱	جناب حکیم سلطان علی صاحب	۸	خانپور ضلع ہشیار پور	۷
	وزیر آباد	۱۰۱	جناب اروغہ امیر خان صاحب	۸
۹۲	جناب ملک محمد دین صاحب		پنشنر خانپور ضلع ہشیار پور	۸
	وزیر آباد	۱۰۲	جناب شیخ غلام محی الدین صاحب	۸
۹۳	جناب ملک غلام محمد صاحب		سوداگر و رئیس خانپور ضلع ہشیار پور	۸
	وزیر آباد	۱۰۳	جناب مولوی علی محمد خان صاحب	۸
۹۴	جناب میان محمد دین صاحب خراوی		نقل نویس خانپور ضلع ہشیار پور	۸

۱۰۴	جناب شیخ فضل محمد صاحب سہو اگر	۱۱۴	مہتمم تھانہ پور وہ	۱۰۵	جناب خانبہار ضلع ہشیار پور
۱۰۵	جناب خان بہادر خان صاحب رئیس	۱۱۵	جناب منشی احمد علی صاحب محرم پوٹہ	۱۰۶	جناب بابو غطا محمد صاحب وکیل
۱۰۷	جناب مولوی الہی بخش صاحب	۱۱۶	عرفت جناب محمد ابراہیم صاحب	۱۰۸	جناب شیخ جان محمد صاحب نیپل کشن
۱۰۸	جناب شیخ جان محمد صاحب نیپل کشن	۱۱۷	جناب مولانا حاجی لدھاسیٹھ صاحب	۱۰۹	جناب راجہ ظفر الدین صاحب
۱۰۹	جناب راجہ ظفر الدین صاحب	۱۱۸	گوڈون سٹریٹ مدراس	۱۱۰	جناب مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۰	جناب مولوی فضل الدین صاحب	۱۱۹	جناب منشی عبد الغفور صاحب	۱۱۱	جناب مولوی محمد عبدالحی صاحب وکیل
۱۱۱	جناب مولوی محمد عبدالحی صاحب وکیل	۱۲۰	جناب محمد صاحب فترلفٹ	۱۱۲	جناب مولوی حفیظ الدین صاحب نائب
۱۱۲	جناب مولوی حفیظ الدین صاحب نائب	۱۲۱	جناب مولوی لالیت الدین صاحب	۱۱۳	جناب منشی محمد صدیق صاحب افسر

۶	ع	موضع محی الدین ضلع اُناؤ	جناب منشی نور الحسن صاحب نائب
۱۲۲		جناب کرنیل عبد المجید خان صاحب فائر	مینجر اسٹنٹ کرہی ضلع مظفر پور
	۷	ریاست پٹیالہ	جناب مولوی محمد شفیع صاحب وکیل
۱۲۳		چندہ دار العلوم مرسلہ مولانا حکیم محمد	عدالت ججی مظفر پور
	۸	عبد الباسط خان صاحب ناظم معین النذہ	جناب مولوی عبد الغفور صاحب
		معتمد بنگلہ رصوبہ مدراس جسکی فہرست	رئیس مظفر پور
	۹	اب تک دفترین معصوم نہیں ہوئی	جناب لوی سید حفاظت کریم صاحب
		سرما یہ محفوظہ	وکیل عدالت ججی مظفر پور
	۱۰		جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
		جناب مسٹر محبوب حسن جی سٹریٹ	مظفر پور
	۱۱	ورٹیس مظفر پور	جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب
		جناب لوی ریاض حسن انصاری	مظفر پور
	۱۲	رسول پور ضلع مظفر پور	جناب مولوی علی کریم صاحب وکیل
		جناب بابو سید سعادت علی خان صاحب	عدالت ججی مظفر پور
	۱۳	رئیس پیغمبر پور ضلع دیہنگہ	جناب منشی محمد صدیق صاحب مختار
		جناب مولوی سید ظفر حسن خان صاحب	مظفر پور
	۱۴	رئیس رسول پور ضلع مظفر پور	جناب منشی عبد الحمید صاحب مختار
		جناب مولوی فیظ احمد صاحب وکیل	مظفر پور
	۱۵	عدالت ججی مظفر پور	جناب منشی ابوالحسن صاحب مظفر پور

۱۶	جناب مولوی طفیل احمد صاحب	۲۵	جناب ماسٹر غلام محی الدین صاحب پٹیڈر	۱۷	جناب لائل پور
۱۷	بھیر و پوری مظفر پور	۲۶	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۱۸	جناب منشی اعجاز علی خان صاحب
۱۸	جناب مولوی ظہور احمد صاحب ساکن	۲۷	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۱۹	جناب منشی اعجاز علی خان صاحب
۱۹	ڈوبور یا ضلع مظفر پور	۲۸	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۰	جناب حافظ عبداللہ و حافظ عبدالغفور
۲۰	جناب منشی اعجاز علی خان صاحب	۲۹	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۱	صاحبان تاجران علی گڑھ کارخانہ
۲۱	منٹیا مظفر پور	۳۰	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۲	قفل برنجی
۲۲	جناب حافظ عبداللہ و حافظ عبدالغفور	۳۱	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۳	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس
۲۳	صاحبان تاجران علی گڑھ کارخانہ	۳۲	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۴	و آنریری مجسٹریٹ تاجر چرم کانپور
۲۴	قفل برنجی	۳۳	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۵	جناب حکیم سید عطاء محمد شاہ صاحب
۲۵	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس	۳۴	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۶	سکنہ علاول پور ضلع جالندھر
۲۶	و آنریری مجسٹریٹ تاجر چرم کانپور	۳۵	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۷	جناب بابو غلام محمد صاحب امین ماسٹر
۲۷	جناب حکیم سید عطاء محمد شاہ صاحب	۳۶	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۸	جناب جالندھر
۲۸	سکنہ علاول پور ضلع جالندھر	۳۷	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۲۹	جناب منشی نور الدین صاحب ساجنٹ
۲۹	جناب بابو غلام محمد صاحب امین ماسٹر	۳۸	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۳۰	درجہ اول جالندھر
۳۰	جناب جالندھر	۳۹	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۳۱	جناب جے دھری مولان بخش صاحب فیڈرار
۳۱	جناب منشی نور الدین صاحب ساجنٹ	۴۰	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان	۳۲	ایک نمبر ۱۳ کوکرا تحصیل سمندری
۳۲	درجہ اول جالندھر	۴۱	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان		
۳۳	جناب جے دھری مولان بخش صاحب فیڈرار	۴۲	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان		
۳۴	ایک نمبر ۱۳ کوکرا تحصیل سمندری	۴۳	جناب شیح کریم الدین و فضل الدین صاحبان		

۳۳	جناب میان احمد بخش صاحب کلرک	۴۱	نیچ مدراس	عہ
	کشنری جالندھر	۴۲	عطاء امیر الامران ناصر الاسلام جناب	
۳۴	جناب شیخ آکدیا صاحب بقی غذاں	۴۳	شیخ بہار الدین صاحب زیر ریات	
۳۵	جناب خان اکبر خان صاحب رئیس عظم		جونا گڈھ	عطاء
	ہمت پور تھیل نکود ضلع جالندھر	۴۵	جناب نواب نزل اللہ خان صاحب	
۳۶	جناب نواب محمد سعد اللہ خان صاحب		رئیس نئی گروہی ضلع علی گڈھ	عطاء
	ڈسٹرکٹ جج جالندھر	۴۷		
۳۷	جناب قاضی عبدالغنی صاحب رئیس			
	شہر جالندھر محلہ قاضیان	۴۸	جناب نواز محمد علی خان صاحب	
۳۸	جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب		ممبر کونسل ریاست ٹونک	عہ
	مدرس گورنمنٹ ہائے اسکول	۴۹	جناب مولوی محمد نسیم صاحب وکیل	عہ
	ہشیار پور	۵۰		
وظائف		۵۱	عظیہ تعلیم عربی	عہ
۱	جناب کنور عبدالکریم خان صاحب	۱	جناب خان صاحب نیاز محمد خان صاحب	عہ
	تحصیل دار فوجہ در ضلع بارہ بنکی		وکیل شہر جالندھر	عہ
۲	جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب			
	شروانی رئیس بھکین پور ضلع علی گڈھ	۵۲	عظیہ برائے تعلیم انگریزی	عہ
۳	جناب ایم محمد حنیف صاحب فرسٹ لٹرن	۱	جناب مشراحسان الحق صاحب	عہ
			پیر سٹراٹ لاجا لندھر	عہ

آمدنی جا ئداد			قیمتہ چرم قربانی از جناب سید ہاشم علی صاحب
۱ کرایہ دوکانات و مکانات متعلقہ		۶	ملازم گورنمنٹ پریس
۲ آمدنی موضع برتنہ ضلع بریلی موقوفہ		۷	قیمتہ چرم قربانی از جناب سید شاعر علی صاحب
جناب مولوی خدایار خان صاحب		۸	گھڑی ساز شملہ
بریلی		۹	ایضا از جناب شیخ آئی بخش صاحب
فرد حساب معین الدین و شملہ بارہ ستمبر ۱۹۰۶ء		۱۰	قیمتہ کھال قربانی از خانیان عبد الغفور صاحب گدر
۱ جناب منشی نجم الدین صاحب اگیار سیر گورنمنٹ		۱۱	جناب بابو چیراغ الدین صاحب ڈسٹرکٹ سب اور سیر
۲ مائٹرائٹ پشیملہ		۱۲	نامعلوم الاسم
۳ چندہ بروز عید النسخی		۱۳	انجمن معین الاخلاق شملہ
۴ قیمتہ چرم قربانی از جناب بابو عبدالقادر صاحب		۱۴	جناب مولوی عبد السلام صاحب امام مسجد قطب خانسان شملہ
۵ سکریٹری معین الدودہ		۱۵	جناب میر عبدالستار صاحب شال حنیٹ اپر بازار شملہ
۶ قیمتہ چرم قربانی از جناب بابو عبدالغیر رضا		۱۶	جناب میان بکیت علی صاحب
۷ اسٹور کیپر مینو سہل کٹی شملہ		۱۷	جناب خلیفہ رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار
۸ قیمتہ چرم قربانی از جناب امیر بخش صاحب		۱۸	وردی بلیم میشر
۹ خانسانان		۱۹	جناب مرزا صاحب

۱۸	جناب میان پر محمد صاحب ٹھیکہ دار	۶۰	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکٹیکل ٹال	۶۰
۱۹	جناب نشی عبد الواحد صاحب کلرک	۶۱	اپر بازار شملہ	۶۱
	رپن ہاسٹیل شملہ	۶۱	جناب اجے عبد الغفار صاحب رئیس شملہ	۶۱
۲۰	جناب بابو غیاث الدین صاحب ملازم	۶۲	جناب میر شریف حسین صاحب رئیس شملہ	۶۲
	فارن آفس	۶۲	جناب نشی نثار احمد صاحب گھڑی شملہ	۶۲
۲۱	جناب بابو عبد القادر صاحب سکرٹری	۶۳	جناب میان عبد القدوس صاحب ٹیپسٹائلر	۶۳
	معین التودہ شملہ	۶۳	جناب علی محمد صاحب ٹھیکہ الہی	۶۳
۲۲	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب اسٹنٹ	۶۴	از دفتر انگریز آف اکاؤنٹس معرفت	۶۴
	ویسرینڈنٹ آف ٹور پنجاہ گورنمنٹ	۶۴	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب	۶۴
۲۳	جناب نشی شمس الدین صاحب کتب فروش	۶۵	جناب مولوی محمد سلیمان صاحب ملازم	۶۵
	اپر بازار شملہ	۶۵	بجلی گھر ٹون ہال شملہ	۶۵
۲۴	جناب خواجه کبیر محمد صاحب سوداگر	۶۶	جناب بابو محمد حسین خان صاحب اور سیر	۶۶
	اپر بازار شملہ	۶۶	کمٹی شملہ	۶۶
۲۵	جناب میان عبد الصمد صاحب ایضاً	۶۷	جناب ملک محمد امین خان صاحب رئیس	۶۷
۲۶	جناب محمد سلطان صاحب ٹال حرمٹ	۶۸	شمس آباد	۶۸
	اپر بازار شملہ	۶۸	معلوم الاسم و دفتر آب ہوا شملہ	۶۸
۲۷	جناب غلام محمد عبد الخالق صاحبان	۶۹	جناب فشی محمد شریف صاحب وکیل	۶۹
۲۸	جناب عزیز بجان صاحب	۷۰	ریاست کلکتہ	۷۰
۲۹	جناب حافظ احمد عبد صاحب	۷۱	جناب بابو غلام منصف صاحب سنگریٹ	۷۱

۱۷	چهره بار و دشلمه	۱۷	ایر بازار شلمه
۱۸	جناب شیخ محمد امیر صاحب گهری ساز	۱۸	جناب میان محمد جان صاحب گهری ساز
۱۸	ایر بازار شلمه	۱۸	شلمه
۱۸	جناب مرزا عبداله بیگ صاحب کلارک	۱۸	جناب عبداللہ و صاحب شال حریف
۱۸	پرو و نشل و ویشن شلمه	۱۸	شلمه
۱۸	جناب سید محمد علی صاحب گهری ساز	۱۸	جناب محمد جو صاحب بساطی ایر بازار شلمه
۱۸	بازار زیرین شلمه	۱۸	جناب عبدالرحمن صاحب له هیانوئی شال
۱۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب شلوی	۱۸	مرحمت شلمه
۱۸	وکیل ندوه	۱۸	جناب قدرت اللہ صاحب بساطی اور بازار
۱۸	جناب تاج الدین احمد صاحب کلارک	۱۸	شلمه زیر جامع مسجد
۱۸	فانس قپارمنٹ شلمه	۱۸	جناب مرزا هدایت بیگ صاحب کلرک
۱۸	جناب بابو فتح دین صاحب پلٹ پلک	۱۸	خرانه شلمه
۱۸	ورکس و پارٹمنٹ شلمه	۱۸	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دینان ساز
۱۸	جناب عبدالجنان صاحب پائوسی واکر	۱۸	بازار زیرین شلمه
۱۸	ایر بازار شلمه	۱۸	جناب خواجہ حفیظ اللہ صاحب گهری ساز
۱۸	جناب بابو نور الدین صاحب کلارک	۱۸	جناب شیخ حسین بخش صاحب حیف فرشت
۱۸	رونیوڈ بازار شلمه	۱۸	جناب شیخ محمد مشرف عبدالغنی صاحبان
۱۸	جناب ابو عبدالعزیز صاحب سٹوکر کیمبر	۱۸	دوکاندار
۱۸	مینوسپل کمیٹی شلمه	۱۸	جناب شیخ کرم اکھی صاحب لائسنس دار

بند ہو گیا (تفصیل آگے آتی ہے) تاہم استقلال کے ساتھ اس مخالفت کا مقابلہ کیا گیا، اور ربع الاول ۱۳۱۹ھ میں انگریزی زبان جاری کر دی گئی، لیکن ایک مدت تک یہ تعلیم پرانے ام رہی جسکی وجہ یہ تھی کہ اولاً تو انگریزی زبان محض اختیاری تھی لازمی نہ تھی، دوسرے مدرسین دل سے اس تجویز کے ساتھ متفق نہ تھے لیکن فقیر یہ رکاوٹیں کم ہوتی گئیں، یہاں تک کہ جب معتد حال نے حیدرآباد سے آکر دارالعلوم میں قیام کیا، تو سطر زیادہ توجہ کی، اور طلبہ انتظامیہ میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ انگریزی تعلیم ہر طالب علم کے لیے لازمی قرار دیجائے، لیکن چونکہ ارکان دارالعلوم میں اس وقت کوئی شخص انگریزی کا ماہر نہ تھا اسلئے نصاب کی ترتیب، اور صفت بندی، صحیح طریقہ پر نہ تھی، صفر ۱۳۲۳ھ ہجری میں ارکان دارالعلوم میں مولوی ظور احمد صاحب بی اے وکیل لکھنؤ کا انتخاب ہوا، اور انھوں نے اس صیغہ پر خاص توجہ کی نیا نصاب مرتب کیا، اور یہ تجویز پیش کی کہ ہر طالب علم کو جب تک روزانہ دو گھنٹہ، انگریزی کی تعلیم دیجائیگی، آٹھ برس کی مدت میں، جو یہاں کی تعلیم کی انتہائی مدت ہے، انگریزی زبان بقدر ضرورت بھی نہیں آسکتی، چنانچہ اس تجویز کے مطابق سال حال سے دو گھنٹہ ہر طالب علم کے لیے لازمی کر دیے گئے،

ایک بڑی بے ترتیبی شروع سے یہ ہوتی آتی تھی کہ اکثر طلبا اس قسم کے تھے، جو عربی تعلیم میں متحد الجماعت تھے لیکن انگریزی میں چونکہ انکی انگریزی شروع سے مختلف تھی اسلئے انگریزی گھنٹوں میں جا کر وہ کئی کئی جماعتوں میں منقسم ہوتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ایک اسٹرکوا ایک ہی گھنٹہ میں کئی کئی جماعتوں کو پڑھانا ہوتا تھا اور اس طرح کسی ایک جماعت کی پڑھائی بھی چھٹی نہ ہوتی تھی، بالآخر یہ طر کیا کہ مختلف جماعتوں کا یہ فرق اس طرح مٹا دیا جائے کہ ہر جماعت میں جو طلبا سب کم درجہ کے ہوں، بقیہ طلبا انھیں کے تابع کر دیے جائیں، اس طریقے سے اگر بعض طلبا کا ہرج اور نقصان ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو یہ خرابی کسی زمانے میں نہ مٹ سکتی،

انگریزی، اور حساب، وجغرافیہ، وقلیدس کا جو نصاب اب جاری ہے، اُس کا نقشہ رپورٹ کے آخر میں شامل ہے،

انگریزی اور حساب وجغرافیہ وغیرہ کے دُخل ہونے کا ایک یہ بھی بڑا فائدہ ہے کہ اگر کوئی طالب علم اُنہی تعلیم میں، دارالعلوم کو چھوڑ کر انگریزی تعلیم حاصل کرنا چاہے تو اُس کا یہ زمانہ بیکار نہ جائے، کیونکہ انگریزی اور حساب وغیرہ سے وہ کسی قدر آشنا ہوگا، اور اس کے ساتھ مذہبی معلومات بھی بقدر ضرورت حاصل کر چکا ہوگا،

ترہیت تعلیم سے بہت زیادہ ضرورت تربیت کی ہے، اور مخالفوں کو تعلیم پر کشتہ چینی اور شہادت کا جو موقع ملتا ہے، اسکی وجہ صرف تربیت کی خرابی ہے،

تمام ہندوستان میں علانیہ نظر آتا ہے کہ مولویوں میں ہمیشہ معمولی مسائل کے متعلق جو محافت ہوتی ہے، وہ کن ناگوار طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے، تحریروں میں لعن و طعن، استہزاء، بڑبائی، بھگتائی یہاں تک کہ اکثر موقعوں پر ہاتھ پائی کی نوبت آتی ہے، دوچار عالم بھی متفق ہو کر کسی کام کو انجام نہیں دے سکتے، اور اگر کسی کام میں شریک ہوں تو فوراً باہم اختلاف پیدا ہو جاتا ہے، ہر عالم دوسرے عالم کا ذکر کرتا ہے تو اس طرح کرتا ہے کہ اپنا تفوق اور دوسرے کی کم مائی ثابت ہے، عاشر کا طریقہ بجز زرد و نیل کے جوہر حقیقت ایک قسم کی دیوڑھی گری ہے، انکے خیال میں نہیں آسکتا، یہ تمام باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ صرف اس وجہ سے کہ تربیت کا طریقہ نہایت خراب ہے، طلباء کے خورد و نوش کا عموماً یہ انتظام ہے کہ کیسے بیان انکا کھانا مقرر ہو جاتا ہے، دونوں وقت، طالب علم وہاں جا کر فقیروں کی طرح کھانا کھاتے ہیں، بعض مدارس میں دارالاقاسہ کا انتظام ہے لیکن اس طرح کہ مدرسہ سے باہر نان بائیوں کی دکانیں قائم کر دی گئی ہیں، طلباء کھانے کے وقت نان بائی کی دکان پر کھانا کھاتے ہیں، جامع ازہر میں یہ طریقہ ہے کہ طلباء سڑک پر دو روپے قطارین باندھ کر کھڑے

ہو جاتے ہیں، اور ایک شخص اگر ان کو تنوری روٹیاں تقسیم کرتا ہے جسکو وہ ہاتھوں سے تھام کر
عبا کی جیبوں میں رکھ لیتے ہیں، ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس طریقے سے طالب علموں میں خود داری
عنوت نفس، بلند خیالی، حمیت، اور غیرت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے،

اس بنا پرندہ نے اس امر کی طرف خاص توجہ کی، دارالعلوم کے احاطہ میں رالائقا
(بورڈنگ) ہر تمام طلباء سمین رہتے ہیں، طلباء دو قسم کے ہیں، مستطیع اور غیر مستطیع، غیر مستطیعوں
کے خور و نوش کا مکفل دارالعلوم کے ذمہ ہے، مستطیع اپنے پاس سے صرف کرتے ہیں، لیکن دونوں
قسم کے طلباء ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں، اور غیر مستطیعوں کو بھی اسی قسم کا کھانا دیا جاتا
ہے جو مستطیعوں کا ہوتا ہے، کھانا اساتذہ کی نگرانی میں کھلایا جاتا ہے تاکہ طلباء، آداب طعام و نوش میں
کے عادی ہوں ۴ بجے کے بعد طلباء و روش جسمانی یعنی فٹ بال وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں
اور اس وقت بھی کوئی نہ کوئی عہدہ دار مدرسہ موجود رہتا ہے، تمام طلباء کو سہرات میں خوش سلیکی اور
صفائی کی تاکید کی جاتی ہے، شب کو ایک مدرس طلباء کے کمروں میں گشت کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے
کمروں میں موجود اور اپنے کام میں مصروف ہیں یا نہیں، پنجگانہ نماز، تمام طلباء مسجد میں ادا کرتے
ہیں، اور مدرس اول سب کو خود ساتھ لیکر مسجد میں جاتے اور خود امامت کرتے ہیں، ہر عہدہ دارالعلوم
اکثر اوقات طلباء کے مجمع میں، خود داری، بلند خیالی، عالی حوصلگی، پر خطبہ (گجر)، دیتا ہے،

اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ دارالعلوم کا موجودہ مکان، ان اغراض کے لیے
بالکل کافی نہیں، اور اس لیے ہر کام میں سخت دقت ہوتی ہے، سب مقدم یہ ہے کہ دارالعلوم کے لیے
وسیع اور تمام ضروریات کے لیے کافی عمارت طیار کی جائے،

فتا ایک خاص گھنٹہ، فتوے لکھنے کا مقرر ہے، اس میں مستعد طالب علموں کو فتوے
لکھنا سکھایا جاتا ہے، باہر سے کوئی استفادہ کیا ہو، تو وہ، ورنہ خود سوال قائم کر کے طلب کو

لیے جاتے ہیں، وہ کتب خانے میں بیٹھ کر کتابوں کی مدد سے فتوے لکھتے ہیں، اور اساتذہ کو اصلاح کے لیے دکھلاتے ہیں،

مضمون نگاری عربی خوان طلباء کی نسبت یہ عام شکایت ہے کہ انکو مضمون نگاری اور انشا پر ذرا ہی نہیں آتی، تمام کتابوں کے پڑھ لینے کے بعد بھی عربی زبان کی دو طرحین لکھنی نہیں آتیں، اس بنا پر طلباء کو روزانہ عربی عبارت لکھنے کی مشق کرائی جاتی ہے، ان کو اردو زبان کی کوئی عبارت دیری جاتی ہے اور عربی میں ترجمہ کرایا جاتا ہے اس طریقہ کا یہ نتیجہ ہے کہ متعدد طلباء ایسے تیار ہو گئے ہیں، جو ہمیشہ عربی عبارت لکھ سکتے ہیں، اردو مضمون نگاری کی بھی تعلیم ہوتی ہے، اور متعدد طلباء ایسے موجود ہیں جو نہایت قابلیت کے ساتھ مضامین لکھ سکتے ہیں، چنانچہ انکے مضامین رسالہ الندوہ میں اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں،

مجلس مقالہ طلباء نے متعدد مجلسین خاص تقریر اور مقالہ میں مہارت پیدا کرنے کے لیے قائم کی ہیں، ایک مجلس کا نام ”البیان“ ہے، اس میں ایک ہفتہ پہلے سے کوئی عنوان تعین کیا جاتا ہے، طلباء اس پر تقریر کرتے ہیں، تقریر کے وقت بعض اساتذہ موجود رہتے ہیں، اور طلباء کی تقریر کی فروگزاشتوں کی اصلاح کرتے ہیں،

دارالمعلومات طلباء کی وسعت نظر اور حالات زمانے سے واقفیت کے لیے عربی اور اردو زبان کے بہت سے اخبارات اور رسالے منگولے جاتے ہیں، اور ایک خاص کمرے میں سلیقہ سے میز پرچنے جاتے ہیں، طلباء فرصت کے اوقات میں جمع ہو کر اخبارات اور رسالوں کو دیکھتے ہیں جسکی وجہ سے انکی معلومات کو ترقی ہوتی ہے، اور اردو کی مضمون نگاری میں مدد ملتی ہے،

کتب خانہ دارالعلوم کے لیے سب سے زیادہ مقدم اور ضروری چیز کتب خانہ ہے، مدرسین اور طلباء کی وسعت معلومات اور ترقی کے لیے ایک ایسے وسیع کتب خانہ کا ہونا ضرور ہے، جس میں

کتب درسیہ کے علاوہ، ہر علم و فن کی نادر اور کیاب کتابیں جمع ہوں، اس ضرورت کے لحاظ سے ابتدا میں اسکے متعلق کوشش شروع کی گئی، اجلاس سالانہ مقام شاہ جہان پور میں مولوی عبدالرفیع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے تین ہزار کتابیں، اس غرض کے لیے عنایت فرمائیں، پٹنہ کے اجلاس میں مولوی عبدالعظیم صاحب مرحوم نے دو سو کتابوں کا اضافہ کیا، اسکے بعد وقتاً فوقتاً اور اہل علم کے سرپایہ میں اضافہ کرتے رہے جن میں سے نواب عالمگیر محمد خان صاحب، نواب علی حسن خان صاحب، مولوی سید عبدالغنی صاحب، سید حمید الدین صاحب رئیس پٹنہ، مولوی محمد یحییٰ صاحب مرحوم کھنوا سید احسن شاہ صاحب رئیس سروھنہ کے عطیات قابل ذکر ہیں، اس وقت مجموعی تعداد کتابوں کی ۴۰۰۰ ہے جن میں سے مصر کی اکثر مطبوعات ہیں، اور بعض بعض کتابیں نادر اور کیاب ہیں مثلاً رسائل یعقوب کندی، مدینۃ العلوم اربعی، تذکرہ ہفت اقلیم امین رازی، جواہر القرآن کامل، وغیرہ وغیرہ کتب خانہ میں ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا اسطراب ہے جو عالمگیر کی اوائل سلطنت کے زمانے کا بنا ہوا ہے اور جس پر صنائع کا نام اور سنہ نہ خوشخط کندہ ہے۔

کتب خانہ کے علمین ایک دار و کتب خانہ اور ایک فیزی ہے،

عمارت افسوس ہے کہ دارالعلوم کی عمارت نہایت معمولی اور کم حیثیت ہے، ابتدا میں ایک مکان واقع گولا گنج، بہتیت نو ہزار دو سو روپیہ خرید لیا گیا تھا، اسکے بعد جناب زیر صاحب یاسٹ جگہ لکڑی نے ایک خاص کمرے کی تعمیر کے لیے ہزار روپیہ ارسال کیے، اسکے علاوہ حسب ضرورت کچھ اور اضافہ ہوا، لیکن موقع، وسعت، ضروریات، نمود و شان، غرض کسی حیثیت سے یہ مکان دارالعلوم کے شایان نہیں، جناب منشی احتشام علی صاحب، اور جناب شیخ احمد مشیر حسین صاحب قدوائی نے عمارت کی غرض سے وسیع زمین عنایت کی تھیں لیکن چونکہ وہ شہر سے قریب چھ میل کے فاصلے پر تھیں، ایسے اُنکی فیاضی سے فائدہ نہیں اُٹھا گیا، مصارف عمارت کا تخمینہ کم از کم ساٹھ ہزار ہے،

کا مہیا ہوتا ہے،

مالی حالت

چلائے جاتے ہیں، دارالعلوم میں بھی یہی طریقہ مدت تک جاری رہا، لیکن چونکہ یہ نہایت ناقابل
اطمینان طریقہ ہوا اسلئے ۱۲۲۳ھ مطابق ۱۳۲۳ھ ہجری میں اس پر توجہ ہوئی، اور اس وقت سے مستقل کا
خیال ہوا، پچھلے سال جلسہ سالانہ واقع مقام بنارس میں ایک خاص رزلویشن اس مضمون کا منظور
کیا گیا کہ ایک لاکھ روپیہ سرمایہ مستقل کی حیثیت سے جمع کیا جائے چنانچہ قریباً بارہ ہزار کاچندہ ہوا، لیکن
یہ تمام رقم محض وعدہ ہی وعدہ تھا جواب تک نہ ادا ہوا، نہ آئندہ امید ہی جلسہ سے پہلے معتذر دارالعلوم

اور جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب نے شمالہ اور امرت سرکادورہ کیا تھا اور قریباً ڈھائی ہزار نقد پورے وصول ہوا تھا، اور جزئی رقمیں بھی وقتاً فوقتاً وصول ہوئیں جسکا مجموعہ للعلماء عیسویہ ہزار روپیہ ہے،

۳۹۹۱

ماہوار مصارف کی یہ صورت ہے کہ پچاس روپیہ ماہوار جناب سرکار عالیہ بھوپال خلد بہادرتعالیٰ نے مقرر کر دیے ہیں، تین سو روپیہ سالانہ جناب نواب صاحب بہاول پور مرحوم و مغفور نے وظائف کی مدین مقرر فرمائیں باقی وظائف ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے،

جناب امیر الامراء ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین صاحب وزیر ریاست جو ناگہان عہد ماہوار

جناب خان بہادر نواب منزل احمد خان صاحب رئیس بھیکن پور، سے مامور

جناب مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس حبیب گنج

جناب خان بابر شیخ غلام صادق صاحب کس و آنزیری محسٹریٹ امرتسر پنجاب، عہدہ ماہوار

ان کے علاوہ، وقفی مکانات ہیں جبکہ گریہ ماہوار انتیس روزہ ہے، یہ گویا مستقل آمدنی ہے، اسکے علاوہ

متفرق چندے ہیں جنکی تفصیل نقشہ منسلک ضمیمہ سے معلوم ہوگی۔

ایک عام غلط فہمی اس موقع پر ایک عام غلط فہمی کا رفع کرنا ضرور ہے، اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ

دارالعلوم کے لیے نہایت کثیر التعداد چندہ ہوا لیکن جیسا طور پر صرف کر دیا گیا، اسکی حقیقت یہ ہے کہ جلسوں میں چندوں کا جو زبانی وعدہ کر دیا جاتا ہے، عام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ وصول بھی ہو گیا، سب سے بڑی تعداد شاہ جہان پور کے چندہ کی خیال کی جاتی ہے، اسکی کیفیت یہ ہے کہ شاہ جہان پور میں دو صاحبوں نے پچاس پچاس روپیہ ہوا ہر کی جائیدادین دارالعلوم کے لیے وقف کیں جسکی قیمت پچاس ہزار روپیہ تخمینہ کی گئی لیکن دونوں میں سے ایک صاحب نے بھی ان جائیدادوں پر قبضہ نہیں دیا، اور نہ اسپر آبادہ ہوتے، نہ وہ کی طرف سے بہت کچھ خط کتابت بھی ہوئی لیکن کچھ نتیجہ نہیں ہوا، اسطرح بنارس میں دس بارہ ہزار کا چندہ لکھا گیا جس میں سے پانچ سو بھی وصول نہیں ہوا، باقی جو رقمیں وقتاً فوقتاً وصول ہوتی رہیں ان سے دارالعلوم کے مصارف جو چار سو ہوا ہر کے قریب قریب ہیں، ادا ہوتے رہے کس قدر افسوس اور عبرت کی بات ہے کہ قوم کی طرف سے خلاف وعدگی اور غلط بیانی کا بڑا نوکریا جائے، اور اس کا الزام نہ وہ کئے نامہ اعمال میں لکھا جائے،

نتائج امتحانات دارالعلوم کی کل مدت خواندگی (پیشناسے درجہ تکمیل) آٹھ برس قرار دی گئی ہے اور چونکہ دارالعلوم کو قائم ہوئے نو برس ہوئے اسلئے تیس سال ہے کہ طلباء امتحان فراغت میں شریک ہو رہے ہیں، ۱۲۲۲ھ ہجری میں (۴) اور ۱۲۲۳ھ ہجری میں (۳) اور ۱۲۲۴ھ ہجری میں (۲) طالب علم کا میاب ہوئے لیکن ۱۲۲۲ھ تک نصاب تعلیم وہی قدیم تھا، اور اسی میں طلبہ نے امتحان دیا، پچھلے دو سال سے جدید نصاب کے موافق امتحان لیا جا رہا ہے،

امتحانات کے پرچے باہر سے سرمہر بند کر آتے ہیں، اور نہایت احتیاط سے عین امتحان کے وقت کھولے جاتے ہیں، امتحان فراغت کے علاوہ، اور تمام صفوں کا امتحان بھی لیا جاتا ہے، جو ان قسم کے امتحانوں کے نتیجے رپورٹ کے ضمیمہ میں درج ہیں،

مولانا سے موصوف کی تقریر کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اشتہار میں جناب شاہ سلیمان صاحب کے اعتماد پر شب کو جلسہ وعظ کا اعلان کیا گیا تھا، مگر چونکہ وہ تشریف نہ لاسکے، اسلئے حاضرین کی یہ تمنا پوری نہ ہو سکی، اور انکی تمام امیدوں کا دار و مدار کل کے جلسے پر رہا،

اجلاس دوم

روزِ شنبہ

(از آٹھ بجے تا دس بجے صبح، واز سات بجے تا دس بجے شام)

دوسرے روز کا جلسہ جو اپنی اہمیت اور جدت کے لحاظ سے مدوۃ العلماء کی تاریخ کا دیباچہ زمین تھا، صبح آٹھ بجے سے شروع ہوا، قوم کو معلوم تھا کہ آج ندوہ کی تعلیم و تربیت کے نمونے پیش کیے جائیں گے، اور یہ دکھایا جائے گا، کہ ندوہ، اور دیگر مدارس میں کیا کیا چیزیں مابہ الامتیا زہین، اسلئے نہایت کثرت سے لوگ تشریف لائے، جن کی تجسازنگاہیں بتاتی تھیں کہ وہ ندوہ کے عملی کارناموں کو کس ذوق و شوق سے دیکھنا چاہتے ہیں، اس بنا پر شمس العلماء مولانا نقشبلی نعمانی نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ آج جو ہندوستان میں روز بروز علمی مذاق پست ہوتا جاتا ہے، اور قوم کے ایک بہت بڑے حصے میں جو بخیا لیاں پھیلتی جاتی ہیں، انکا سبب بڑا سبب یہ ہے کہ قوم کے اکثر افراد جو عربی علوم و فنون سے بالکل نا آشنا ہیں، عموماً مالک کے گوشے گوشے میں وعظ کہتے پھرتے ہیں، جسکے زہریلے اثر سے نہایت غلط خیالات قوم کے رگ و پڑ میں سرایت کرتے جاتے ہیں، اسلئے نہایت ضروری ہے کہ طلباء دارالعلوم خاص خاص علمی موضوع پر

۶۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ملازم	۱۵	۷۴	جناب بابو عبداللہ صاحب ہشت بخیر	
۶۴	جناب شیر محمد خان صاحب کابلیان پز		۷۵	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر	۱۷
	لور بار از شملہ	۱۵	۷۶	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۸
۶۵	جناب مستری وزیر خان صاحب		۷۷	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	روٹی گودام شملہ	۱۵	۷۸	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۶۶	جناب بابو محمد حسین خان صاحب پبلک		۷۹	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ	۱۵	۸۰	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۶۷	جناب خواجہ عبداللہ صاحب شملہ	۱۵	۸۱	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۶۸	جناب شیخ علی الدین صاحب گھڑی ساز		۸۲	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	اپر بار از شملہ	۱۵	۸۳	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۶۹	جناب منشی محمد حسن خان صاحب ہشت		۸۴	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	فائیننس ڈپارٹمنٹ شملہ	۱۵	۸۵	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۷۰	جناب بابو محمد اسماعیل صاحب کھیری	۱۵	۸۶	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۷۱	جناب بابو دین محمد صاحب بی		۸۷	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	ملٹری سپلائی ڈپارٹمنٹ شملہ	۱۵	۸۸	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۷۲	جناب بابو غلام قادر صاحب		۸۹	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	ایگزامینر آفس شملہ	۱۵	۹۰	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
۷۳	جناب میر محمد خان صاحب بی		۹۱	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷
	ایل بی پلیڈر شملہ	۱۵	۹۲	جناب بابو مولانا بخش صاحب دفتر آب	۱۷

۸۵	جناب بابو برکت علی صاحب دفتر	آب و ہوا شملہ	۱۴
	آب و ہوا شملہ	جناب بند و صاحب دفتر آب ہوا	۹۵
۸۶	جناب بابو اکرام علی صاحب	شملہ	۱۴
	دفتر آب و ہوا شملہ	جناب نور محمد صاحب دفتر آب	۹۶
۸۷	جناب بابو محمد عبدالصاحب	و ہوا شملہ	۱۴
	دفتر آب و ہوا شملہ	چندہ محفل میلاد شریف واقع پٹنیم	۹۷
۸۸	جناب بابو جان محمد صاحب دفتر	معرفت ہو لوی غلام محمد صاحب	۱۴
	آب و ہوا شملہ	ایضاً کشمیری محلہ	۹۸
۸۹	جناب بابو عبدالعزیز صاحب	چندہ بروز عید الفطر	۹۹
	دفتر آب و ہوا شملہ	جناب محمد صابر جو صاحب کس	۱۰۰
۹۰	جناب قطب الدین صاحب	و شال و حینٹ شملہ	۱۰۱
	دفتر آب و ہوا شملہ	جناب عبدالرب صاحب خلعت	۱۰۲
۹۱	جناب محمد علی صاحب جمعدار	جناب منشی نعم الدین صاحب	۱۰۳
	دفتر آب و ہوا شملہ	جناب عبدالرزاق صاحب	۱۰۴
۹۲	جناب قدرت علی صاحب دفتر	خلعت ایضاً	۱۰۵
	آب و ہوا شملہ	جناب شیخ اکہ بخش صاحب سبکشن	۱۰۶
۹۳	جناب بصیرت علی صاحب	ہولڈر گورنمنٹ مانڈا رینج پٹنیم شملہ	۱۰۷
	دفتر آب و ہوا شملہ	جناب بابو سرت کمار بٹھا چارج	۱۰۸
۹۴	جناب علی شیر صاحب دفتر	کمپاڈیٹر	۱۰۹

۱۰۵	جناب بابو جوالا شکھ صاحب	۴	۸	جناب سید حسینی میان صاحب	۴
۱۰۶	جناب بابو جوالال صاحب	۴	۹	جناب سید حسین صاحب	۹
۱۰۷	جناب بابو جھولارام صاحب	۴	۱۰	جناب سید حمید صاحب	۸
۱۰۸	جناب منشی ظہور احمد صاحب	۸	۱۱	جناب سید چاند صاحب	۸
۱۰۹	جناب گل سنگھ صاحب	۲	۱۲	جناب سید عبدالصمد صاحب	۷
۱۱۰	جناب منشی عبدالرحمن صاحب	۲	۱۳	جناب سید امین صاحب	۷
۱۱۱	جناب منشی عبدالرحمن خان صاحب		۱۴	جناب محمد عبدالحکیم صاحب	۸
	کاپی ہولڈر	۴	۱۵	جناب محمد قادر پادشاہ صاحب	
۱۱۲	جناب عبدالستار صاحب فتری	۲		افغان	۸
	۱۴		۱۶	جناب محمد غلام دستگیر صاحب	
	فہرست چندہ العلوم از کویت			افغان	۸
			۱۷	جناب محمد حسن صاحب	۷
۱	جناب سید حسین صاحب	۱۸	۱۸	جناب محمد یونس خان صاحب	۲
۲	جناب سید عبدالمد صاحب	۷	۱۹	جناب محمد فخر الدین صاحب	۴
۳	جناب سید عبدالرحیم صاحب	۷	۲۰	جناب محمد عبدالقادر صاحب	
۴	جناب سید محمود صاحب	۷	۲۱	عرفت بابگی	۸
۵	جناب سید عبدالوہاب صاحب	۷	۲۲	جناب حیدر ملک صاحب	۷
۶	جناب سید عبدالقدوس صاحب	۷	۲۳	جناب یوسف ملک صاحب	۷
۷	جناب سید امیر صاحب	۴	۲۴	جناب رحمان ملک صاحب	۸

۲۴	جناب کریم ملک صاحب	۴۳	۸	جناب میران صارا اوتتر صاحب	۴۳	۸
۲۵	جناب رفقا ملک صاحب	۴۴	۸	جناب ولین اوتتر صاحب	۴۴	۸
۲۶	جناب عثمان ملک صاحب	۴۵	۲	جناب قادری الدین اوتتر صاحب	۴۵	۲
۲۷	جناب حسن ملک صاحب	۴۶	۸	جناب سید قادری الدین صاحب	۴۶	۸
۲۸	جناب شیخ عبدالقادر صاحب	۴۷	۴	جناب مٹھن شریف صاحب	۴۷	۴
۲۹	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب	۴۸	۴	جناب ایوب ملک صاحب	۴۸	۴
۳۰	جناب شیخ علی صاحب	۴۹	۴	جناب ضیاء الدین صاحب	۴۹	۴
۳۱	جناب شیخ محمود صاحب	۵۰	۸	جناب سید مصطفیٰ صاحب	۵۰	۸
۳۲	جناب شیخ برہان صاحب	۵۱	۲	جناب سید محی الدین صاحب	۵۱	۲
۳۳	جناب شیخ عبدالرحمان صاحب	۵۲	۸	جناب سید اکبر صاحب	۵۲	۲
۳۴	جناب شیخ عثمان صاحب	۵۳	۴	جناب سید یوسف صاحب	۵۳	۲
۳۵	جناب شیخ قادر صاحب	۵۴	۲	جناب یوسف صاحب افغان	۵۴	۲
۳۶	جناب غلام رسول صاحب	۵۵	۲	جناب اہلیہ صاحبہ جناب عبدالرزاق	۵۵	۲
۳۷	جناب غلام محی الدین شریف صاحب	۵۶	۴	صاحب جنرل کنٹرول	۵۶	۴
۳۸	جناب عبدالکرم صاحب	۵۷	۸	معرفت جناب سید عبدالرزاق صاحب	۵۷	۸
۳۹	جناب قادر پادشاہ صاحب	۵۸	۸	جنرل کنٹرول بابت چندہ دھاراپور	۵۸	۸
۴۰	جناب بابا میان صاحب	۵۹	۴	جناب سید عبدالرحمن صاحب	۵۹	۴
۴۱	جناب سرور بیگ صاحب	۶۰	۸	للہ بزرگان کل	۶۰	۸
۴۲	جناب خواجہ عبدالوہاب صاحب	۶۱	۸		۶۱	۸

۱۶	جناب احمد الله خان صاحب	۱۶		فہرست چند دارالعلوم امیو	
۱۷	جناب یعقوب محمد سیٹھ صاحب	۱۷			
۱۸	جناب اللہ رکھا یوسف سیٹھ صاحب	۱۸		جناب صالح محمد بن ابوبکر صاحب سیٹھ	۱
۱۹	جناب سلیمان بن عبد الکوریٹھ صاحب	۱۹	۱۷	مرحوم	
۲۰	جناب عبد الواحد حاجی علی محمد سیٹھ	۲۰	۱۷	جناب محمد بن احمد صاحب سیٹھ	۲
۲۱	صاحبان			جناب اسماعیل خان یوسف علی خان	۳
۲۲	جناب اسماعیل عبد اللہ سیٹھ صاحبان	۲۱	۱۷	صاحبان	
۲۳	اینڈ سنر		۱۷	جناب احمد علی صاحب صوفی	۴
۲۴	جناب عبدالقادر صاحب تاجر	۲۲	۱۸	جناب حلیم خان صاحب	۵
۲۵	جناب باقر علی خان صاحب تاجر	۲۳	۱۶	جناب حسن خان صاحب	۶
۲۶	جناب سالار خان صاحب تاجر	۲۴	۱۷	جناب حاجی محمد بخش صاحب خلیفہ	۷
۲۷	متصرف	۲۵	۱۷	جناب زکریا حاجی قائم سیٹھ صاحب	۸
۲۸	جناب سید عبد اللطیف صاحب	۲۶	۱۷	جناب محمد پیر صاحب تاجر	۹
۲۹	رجنٹ دار		۱۶	جناب حکیم سید مصطفیٰ صاحب	۱۰
۳۰	لشکر سید معرفت جناب محمد یعقوب	۲۷	۱۷	جناب یونس بن جمال سیٹھ صاحب	۱۱
۳۱	صاحب امام		۱۶	جناب سید عبدالرزاق صاحب	۱۲
۳۲	جناب سید فخر الدین صاحب	۲۸	۱۷	جناب ابراہیم صاحب لائبریری و کان	۱۳
۳۳	جمہدار		۱۶	جناب غفار صاحب منڈی	۱۴
۳۴	جناب سلطان محمود صاحب رس	۲۹	۱۷	جناب سید محمد الدین صاحب بناد و صوبہ دار	۱۵

۳۰	جناب محمد اکبر صاحب میجر	۱۷	جناب عبدالرحیم صاحب مٹھی	۱۷
۳۱	جناب سلیمان صاحب	۱۷	ناس کے دوکان دار جناب	۲۸
۳۲	جناب شیخ آدم صاحب نعلبند	۱۸	عبدالرحمن صاحب	۱۷
۳۳	جناب فخر الدین صاحب میجر	۱۷	جناب عبدالرحمن خان صاحب	۲۹
۳۴	جناب محمد شریف صاحب سپاہی	۱۷	متولی مسجد درگاہی	۱۷
۳۵	جناب برادر سید مرتضیٰ صاحب		۱۷	۱۷
	تاجر	۱۸		
۳۶	جناب عبدالرزاق صاحب بنسوری	۱۷		
۳۷	جناب حاجی رحمت اللہ سیٹھ صاحب	۱۸	جناب ڈاکٹر خواجہ لطیف الدین صاحب	۱
۳۸	جناب عبدالوہاب صاحب	۱۸	ایل ایم اینڈ ایس اے پیٹھ مدراس	۱۷
۳۹	جناب عبدالقادر صاحب	۱۷	جناب ڈاکٹر سید محی الدین صاحب	۲
۴۰	مفت سرق	۱۷	جناب ڈاکٹر ستم خان صاحب	۳
۴۱	جناب عبدالرؤف خلیل صاحب	۱۷	طلبہ مدرسہ اعظم لورکلا سسینر	۴
۴۲	جناب سالار محمد اسماعیل صاحب	۱۷	جناب نواب بن العابدین خان صاحب	۵
۴۳	جناب باقر علی صاحب اڈبٹنٹ	۱۷	حیدر آبادی طالب علم مدرسہ اعظم	۱۷
۴۴	جناب حافظ ظفر علی صاحب اڈبٹنٹ	۱۷	طلبہ مدرسہ اعظم فورٹہ فارم	۱۷
	انوار الصوفیہ لاہور	۱۷	طلبہ مدرسہ اعظم ففتہ فارم	۱۷
۴۵	از مسجد سوارالین میسور	۱۷	جناب خواجہ عبدالہادی صاحب	۸
۴۶	جناب اباعبد الشکور سیٹھ صاحب	۱۷	حیدر آبادی	۱۷

۹	جناب منشی محمد عبدالرحمان صاحب سرور	۲۰	جناب خان بہادر نواب کون احمد خان صاحب
	مدرس مدرسہ اعظم	۱۸	پرتو میلپور
۱۰	جناب محمد عبدالرحمن صاحب مدرس	۲۱	جناب خان بہادر انور الدین خان صاحب شریف
۱۱	جناب محمد مخدوم صاحب	۱۸	مدراس میلپور
۱۲	جناب سید محمد ذاکر صاحب	۲۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب فاروقی
	ڈرائنگ ماسٹر	۱۸	انسپیکٹر پولیس
۱۳	جناب عبدالرحیم خان صاحب مدرس	۲۳	جناب محمد صفدر حسین صاحب بی اے
۱۴	اساتذہ مدرسہ اعظم	۱۲	سپرینڈنٹ پوسٹ آفس مدراس
۱۵	جناب نواب محمد علی خان صاحب ناظم	۲۴	خان بہادر جناب غلام محمد صاحب
	رائی پیٹھ	۱۵	ہماجر ترنگٹری جیپاک مدراس
۱۶	جناب منشی محمد حسین صاحب مرحوم	۲۵	جناب سید محمد عبدالقادر صاحب ڈیٹر
	والد اسٹنٹ انسپکٹر صاحب	۱۵	مخبر دکن رائی پیٹھ
۱۷	جناب مولوی عبدالحفیظ صاحب	۲۶	پروفیسر جناب محمد عظیم صاحب بی اے
	ایم۔ اے۔	۱۵	سید ایٹھم جیگل پیٹھ
۱۸	جناب مولوی محمد غوث صاحب	۲۷	جناب محمد عظیم صاحب بی اے بی ایل ضلع جیگل پیٹھ
	سعید۔ مددگار ریپرائیٹ سکرٹری	۲۸	جناب ڈاکٹر محمد عزیز الدین صاحب
۱۹	جناب محمد صالح الدین خان صاحب	۲۹	بی اے ایم بی سی ایم مدراس
	فرحت باغ میلپور مدراس	۳۰	آئریبل جناب فواید محمد خان صاحب ہمدرد
		۳۱	ہمایون منزل رائی پیٹھ مدراس

۳۰	جناب مشر محمد عثمان صاحب بی لے	۳۹	متفرق از محترم غواتین معرفت
۳۱	ڈپٹی کلکٹر سید ایڈیٹھ ضلع جیکل پٹھہ	۴۰	جناب منشی حبیب اللہ صاحب راغب
۳۱	جناب شیخ احمد صاحب یلوری تاجر	۴۱	معرفت جناب عبد الغفور صاحب
۳۲	شریک یلو جناب حاجی محمد یوسف صاحب	۴۲	انچارج پولیس لین سیکم بازار
۳۲	لکپنی گڈنگ کلی	۴۳	جناب محمد عبدالغفار صاحب جرن
۳۲	معرفت جناب منشی محمد حبیب صاحب	۴۴	جنرل آفس راس
۳۳	راغب مخدوف خان باغ دومرتبہ	۴۵	جناب غوث محی الدین صاحب
۳۳	از محلہ بابر کس معرفت خاقا در بک صاحب	۴۶	جناب محمد عظیم الدین صاحب
۳۴	مد راس	۴۷	جناب غلام دستگیر صاحب
۳۴	از محلہ پر سپاک معرفت جناب محمد حنیف	۴۸	جناب سلطان محمود صاحب
۳۵	صاحب متولی مسجد	۴۹	جناب صاحبزادہ سلطان محمود صاحب
۳۵	جناب حکیم محمد نظام الدین صاحب بر بنو	۵۰	جناب شیخ علی صاحب
۳۶	نمبر ۳۳ پو میسٹری مشرف مخدوف خان باغ	۵۱	جناب سید قدرت اللہ صاحب
۳۶	از محلہ بکرمندی شولہ معرفت امام مسجد		
۳۷	مد راس		
۳۷	جناب منشی محمد حسین صاحب بی لے		
۳۸	ڈسٹرکٹ رجسٹرار تنور		
۳۸	جناب منشی حکیم محمد عبداللہ صاحب		
	مصنف قاموس اردوی		
۱	جناب ٹی این الدین صاحب تاجر عظم		

فہرست چندہ دارالعلوم از تجار گڈنگ
کلی ٹریڈٹ وغیرہ مد راس

۹	جناب سید عبدالرزاق صاحب	۳	جناب حاجی قاسم سیٹھ صاحب	۴
	جنرل کنٹرولر کو کم تو رہا بٹ لائی	۴	جناب ساجی سیٹھ صاحب اینڈ کو	۵
	واگست	۵	جناب یوسف حاجی صدیق سیٹھ	
۱۰	مٹھاوار جناب محمد عبدالقادر صاحب		صاحب	۶
	تاجر گڈنگ گلی از می تا ستمبر	۶	جناب گل محمد صاحب اینڈ کو	۷
۱۱	جناب مولانا محمد عبدالسبحان صاحب	۷	جناب یوسف شریف صاحب	
	تاجر گڈنگ گلی از می تا ستمبر	۸	اینڈ کو	۹
۱۲	اہلیہ محترمہ جناب مولانا عبدالسبحان	۸	جناب سی۔ م۔ صاحب اینڈ کو	۱۰
	صاحب تاجر	۹	جناب محمد شریف صاحب اینڈ کو	۱۱
۱۳	احاج عبدالملک بادشاہ صاحب	۱۰	جناب صفی خیر شاہ صاحب	۱۲
۱۴	جناب عبید اللہ بادشاہ صاحب	۱۱	جناب صفی حاجی ظفر علی سیٹھ صاحب	۱۳
	مولانا	۱۲	جناب محمد شام سیٹھ صاحب	۱۴
	فہرست چندہ دارالعلوم	۱۳	جناب امام خان صاحب	۱۵
	اوٹ کنندہ صوبہ سندھ	۱۴	جناب حیدر بیگ صاحب	۱۶
	جناب صفی حاجی جماعت علی شاہ	۱۵	جناب محمد قاسم سیٹھ صاحب	۱۷
۱	صاحب علی پوری	۱۶	جناب قادر ابرام سیٹھ صاحب	۱۸
۲	جناب عبدالرحمن حاجی فقیر محمد حسن	۱۷	جناب اسماعیل سیٹھ صاحب	۱۹
	صاحبان اینڈ سنس	۱۸	جناب اے۔ آر۔ موسیٰ، سیٹھ	۲۰
		۱۹	صاحب	۲۱

۱۹	جناب محمد ابرام سیٹھ صاحب	۳۸	جناب فقیر محمد صاحب	۱۸
۲۰	جناب سید قاسم سیٹھ صاحب	۳۹	جناب عبد الجلیل صاحب	۱۱
۲۱	جناب محمد عمر صاحب اینڈ کو	۴۰	جناب پونا صاحب	۱۲
۲۲	جناب ابرام صاحب	۴۱	جناب عبد الرحیم صاحب	۱۸
۲۳	جناب آدم سیٹھ صاحب	۴۲	جناب عینی سیٹھ صاحب	۴۴
۲۴	جناب سید احمد صاحب قاضی	۴۳	جناب عبد اللہ صاحب	۱۸
۲۵	جناب قادر صاحب	۴۴	جناب بخت علی محمد صاحب	۱۲
۲۶	جناب عبد لغفور صاحب	۴۵	جناب قاسم صاحب	۱۲
۲۷	جناب کر س صاحب	۴۶	قلعی گرجا صاحب	
۲۸	جناب شیخ ابراہیم صاحب		اینڈ سنس	۱۷
۲۹	ٹی۔ ٹی۔ جناب محمد سلطان صاحب	۴۷	جناب محمد قادر پاچا صاحب	۱۷
۳۰	جناب چنامو تھو صاحب	۴۸	جناب عبد الرزاق صاحب	۱۷
۳۱	جناب عبد الکریم صاحب	۴۹	جناب سید محمد صاحب	۱۲
۳۲	جناب سید کریم صاحب	۵۰	جناب عبد لغنی صاحب	۱۲
۳۳	جناب م۔ دی۔ سمعیل صاحب	۵۱	جناب پاچا صاحب	۱۲
۳۴	جناب حسن بوا صاحب	۵۲	جناب گدو میان صاحب	۱۷
۳۵	جناب پریامیار ودر صاحب	۵۳	جناب عبد الرزاق صاحب	۱۷
۳۶	جناب محمد صاحب	۵۴	جناب محمد صدیق صاحب	۴۴
۳۷	جناب معین الدین صاحب	۵۵	جناب معلومی محمد علی صاحب	۱۷

۵۶	جناب میان محمد صاحب	۱۷
۵۷	پانیر نمبر ۲۶ رجمنٹ اوٹوکنڈ سے	
	بتوسل صوبہ دار میجر جناب بیر عباس	
	صاحب بہادر	۱۳
	۱۳	
	چندہ کویم تورپولاجی اوڈھل پیٹ	
	میتو تیم دھارا پورم	۱۴
	۲ جناب کے اسد اللہ خان صاحب	
	کوئیل	۱۵
	۱۵	

ایک مذہبی مدرسہ عظیم (یونیورسٹی) کی عمارت کے لیے تمام ہندوستان کی مسلمانوں کی دسترس
 تمام ہندوستان میں ایک ہی ایسا خالص دینی، ماورائے مذہبی مدرسہ نہیں، جو بلحاظ جامعیت، وسعت، عظمت مدرسہ عظیم
 کہلانے کا مستحق ہو، یعنی
 جس میں تمام علوم دینی یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، کی تعلیم ایسے کمال کے درجہ تک دی جاتی ہو کہ تحقیق کا
 مرتبہ حاصل ہو سکے

جس میں اسلامی علوم کی تمام قدیم، اور نادر اور کیاب کتابیں فراہم کی گئی ہوں
 جس میں طالب العلم کو تصنیف، تالیف کی تعلیم دی جاتی ہو،
 جس میں ایسے لوگ پیدا کیے جاتے ہوں جو مخالفین، مذہب کے اعتراضات کا جواب آج کل کے مذاق کے متوقع دیکھیں
 جس میں حکومت موجودہ کی زبان بھی بقدر ضرورت پڑھائی جاتی ہو،
 جس کی عمارت، وسیع، پر فضا اور عظیم الشان ہو،

ہندوستان میں چکر و رسولان میں، اول کی سیکڑوں دینی تعلیم گاہیں ہیں، سیکڑوں چھوٹے چھوٹے مدرسے ہیں
 لیکن ایک بھی مدرسہ عظیم (یونیورسٹی) نہیں ہے، ایسے قدر افسوس، اور شرم کی بات ہے۔

اس غرض کے پورا کرنے کے لیے لکھنؤ میں مذکورہ ادارہ العلوم قائم کیا گیا، اور اگرچہ عجائبات کا محض خاکہ تیار ہوا لیکن ضرورت
 اور بیان کی گئیں، ان سب کی داغ بیل لگی گئی ہے، تمام مذہبی و عربی علوم کی تعلیم ہوتی ہے عربی کی زبان و ادب اس درجہ تک
 سکھائی جاتی ہے کہ طلباء جبرستہ بڑے بڑے طبوس میں عربی زبان میں لکچر دے سکتے ہیں، تصنیف، تالیف کی مشق
 کرائی جاتی ہے، جس کا اندازہ طلباء کے لکھے ہوئے مضامین سے ہو سکتا ہے، جو اذکار و دین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

علوم جدیدہ، اور حکومت موجودہ کی زبان بھی بقدر ضرورت سکھائی جاتی ہے، یہ تمام امور اعلیٰ ابتدائی چارہ پڑھانے اور کوشش ہے
 کہ اعلیٰ درجہ کی حد تک پہنچ جائیں لیکن تالیفات افسوس ہے کہ عمارت کی بہت حالتیں خراب رفت و نظیر طایف، طالب علم کی ترقی کی بجائے
 عمارت کا جو نقشہ تجویز کیا گیا ہے، اس کی قطع ہے کہ چاروں طرف طالب العلم کے رہنے کے مکانات پہنچ میں مدرسہ کی عمارت،
 اور ایک طرف عظیم الشان مسجد ہوگی، تمام علوم کو درس کے لیے الگ الگ کمرے ہو گئے، یعنی تفسیر کے لیے جدا حدیث کے لیے

جدا فقہ کے لیے جدا ادب کے لیے جدا، علیٰ ہذا القیاس کرے نہیں علوم کے نام سے موسوم ہو گئے مثلاً دارالتفسیر،
 دارالحدیث، دارالفقہ، وغیرہ وغیرہ جو میں نے امیر حسن کو ملی تھیں صرف اس لیے کہ ان کے ہاں کمرہ کی پیشانی پر اون کا نام کندہ ہوگا
 اور اس طرح ابدال بدلتی خبر جاری ان کی نام پر قائم ہوگی، جو کہ عام جہدہ طیار ہوگا اور پھر ان شخصوں کا کندہ ہو جائیگا جو کم سہ سہ عقیدہ
 چونکہ عمارت ایک عظیم الشان عمارت ہوگی، جبکہ تھیں (مسجد کو علاوہ) پاس میں کو کم نہیں ہو سکتا اس لیے بزرگان قوم سے امید
 کہ ہماری، اور ای شرم رکھیں گے، اور اگر خالص مذہبی کام کے انجام دینے میں ہم کو ہر قسم کی اعانت دین گے،

مقام اشاعت لکھنؤ الندوہ

ایک علمی اور مذہبی ماہوار رسالہ

ادبیر

شبلی نعمانی و حبیب الرحمن خان شروانی

قیمت صرف عامہ مع محصول ڈاک

اس رسالہ کی آمدنی کسی کی ذاتی ملک نہیں

زمانہ کی جدید ضرورتوں نے تمام مسلمانوں کو تعلیم جدید کی طرف متوجہ کر دیا اور یہ قوم کی خوش قسمتی ہے کہ مسلمان فوراً اس کی طرف متوجہ ہوتے جاتے ہیں لیکن جدید تعلیم اس قدر در طلب و تمام اوقات کو مصروف کر نیوالی ہے کہ اسکے ساتھ دوسرے علوم و فنون کی طرف توجہ نہیں کیا جاسکتی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جدید تعلیم یافتہ اسلامی مسائل - اسلامی معلومات اسلامی تاریخ سے گویا محروم ہوتے جاتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ مسلمان اگر اپنے عقائد و تاریخ سے جاہل رہ کر ترقی بھی کر جائیں تو درحقیقت وہ مسلمانوں کی ترقی نہ ہوگی

اس بنا پر ارکان ندوۃ العلماء نے ارادہ کیا کہ ایک ایسا ماہوار رسالہ جاری کیا جائے جس میں اسلام کے ہمتا مسائل اور اسلامی تاریخ کے متعلق اہم تحقیقات اور مباشات درج ہوں اور اسلامی مسائل کا فلسفہ حالیہ مقابلہ موازنہ کیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ فلسفہ حال کے مسائل یا تو اسلام کے مخالف نہیں یا مخالف ہیں تو خود ناقابل اعتبار ہیں اسی کے ساتھ علوم جدید سے بھی بحث کی جائے تاکہ قدیم تعلیم یافتہ لوگوں کو جدید حیالات و فہمیت کا موقع ملے یہ رسالہ تین برس سے جاری ہے اور اگرچہ ابھی تک اپنے اصلی معراج عروج تک نہیں پہنچا تاہم جس قوم کے محرکۃ الافکار مضامین اسکے ذریعہ سے آج تک شائع ہوئے اسکا اعتراف تمام ملک نے کیا ہے۔

ان خصوصیات کے علاوہ ایک خاص بات یہ کہ اس رسالہ میں ندوۃ العلماء کے تازہ حالات نصاً بتلایم نہ بل او طلباء و العلماء کے علمی مضامین عموماً شائع ہوتی ہیں جن میں اسلامی جو لوگ ندوہ کی اصل حقیقت طرز تعلیم اور اسکے علم حالات کا اندازہ کرنا چاہیں ان کے لیے یہ رسالہ نہایت مفید ہے۔ درخو استین اس پتہ پر آئیں۔ منیجر الندوہ لکھنؤ

